تجزیہ

فتنہ حقوق و آزادیٔ نسواں

اور

این جی او مافیا

تورات و انجیل
کی صحت و حقانیت

از

عبدالرشید ارشد

NGOS & MINORITIES VIOLATE FREEDOM - A CRITICAL STUDY

النور ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

فون : 0454-720401

جوہر پریس بلڈنگ جوہر آباد

Marfat.com
Marfat.com

تجزیہ

فتنہ حقوق و آزادئ نسواں

اور

این جی او مافیا

تورات و انجیل کی صحت و حقانیت

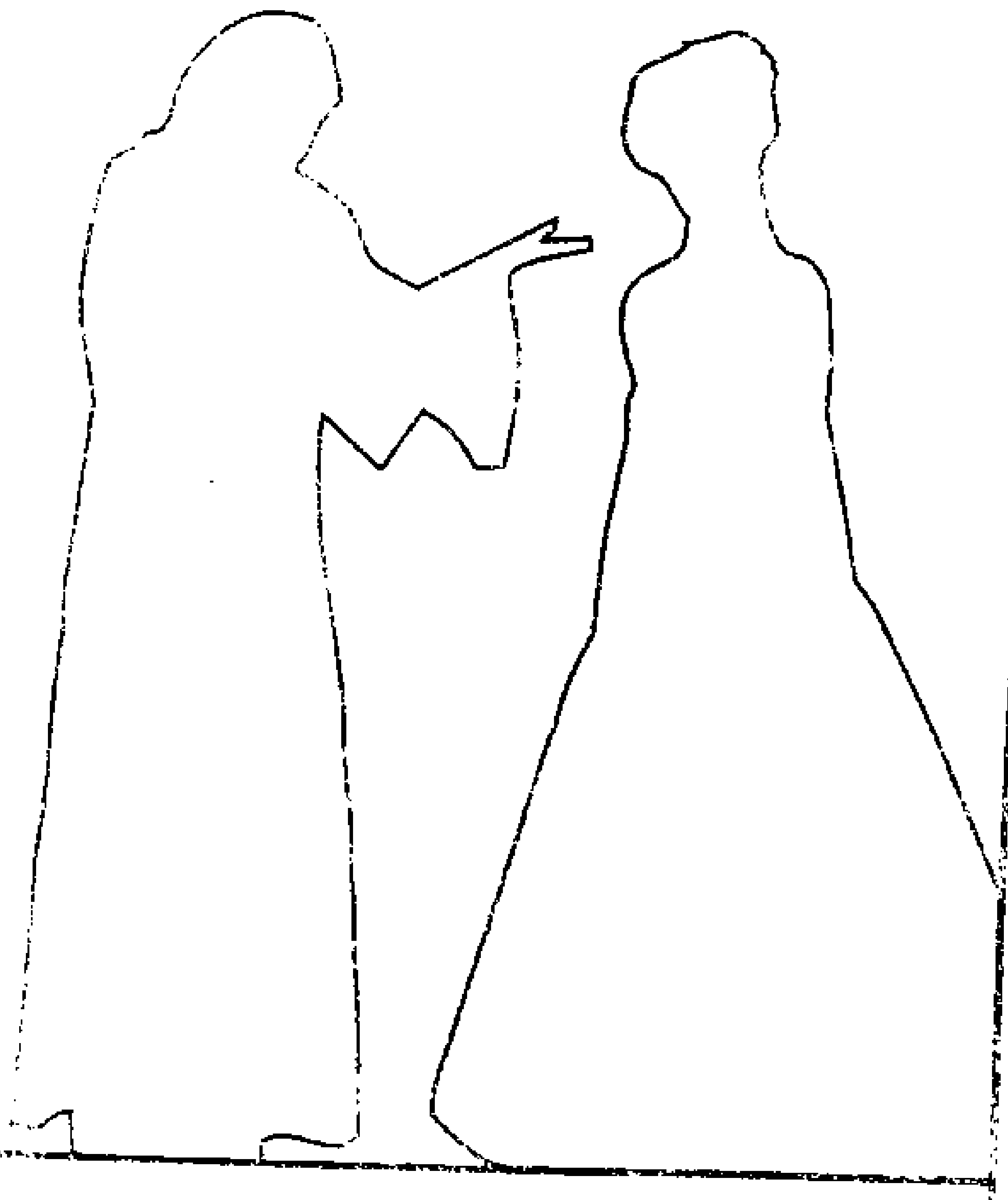

از

عبدالرشید ارشد

النور ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

1453

720401

609

Marfat.com
Marfat.com

81806

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

انتساب

اسلامی جمہوریہ پاکستان

کے

ان صاحب بصیرت افراد

کے نام

جو سماجی اداروں میں سے اصل اور نقل

کو شناخت کرنے کے بعد

سماجی اداروں کے بھیس میں ملک دشمن، اسلام دشمن

اور سماج دشمن سرگرمیوں میں ملوث

این جی او مافیا سے قوم کو بچانے کے لئے

سرگرم عمل ہیں اور "ملک دشمن" کے خطاب

سے نوازے جاتے ہیں۔

عبدالرشید ارشد

Marfat.com
Marfat.com

آئینہ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	حرف اول	2
2	آزادی حقوق نسواں	5
3	کیوں تیری گواہی آدھی ہے	14
4	عورت کی نصف گواہی اور قرآن و حدیث در حضرت حق	18.
5	عورت کی آدھی گواہی کا فلسفہ	19
6	عورت کی آدھی گواہی اور میڈیکل سائنس	20
7	مساوات مرد و زن اور عورت کا حقیقی مقام	21
8	پردہ سے عورت پر جبر	23
9	پردہ اور معاشرتی زندگی	24
10	شریعت گاہ کے جز نامہ کی مزید ہرزہ سرائی	28
11	ترمیمی رنگینیاں بحوالہ اسلامائزیشن	29
12	رنگینیوں کا مختصر جائزہ	30
13	قائداعظم اور پاکستان	33
14	آئین پاکستان 73 ، تعارف بنیادی حقوق پالیسی کے اصول	34
15	قرارداد مقاصد شریعت بل شریعت ایکٹ	35
16	عورت نہ کہ بچے پیدا کرنے والی مشین	36
17	مثالی مسلمان عورت کے لئے مختصر ہدایات	38
18	حقوق نسواں کے لئے پاکستان میں تنظیمیں و فاؤنڈیشن	40

Marfat.com
Marfat.com

19	[illegible]	41
20	[illegible]	45
21	[illegible]	48
22	[illegible]	49
23	[illegible]	50
24	[illegible]	[illegible]
25	[illegible]	60
26	[illegible]	[illegible]
27	[illegible]	1
28	[illegible]	2
29	[illegible]	4
30	[illegible]	9
31	[illegible]	[illegible]
32	Islam The False Gospal [illegible]	2

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

تقریظ

سماجی خدمات ہر دور میں مطلوب رہی ہیں اور یہ عظیم کام ہے جسے انسان کے خالق و مالک نے اعمال پر فوقیت دی ہے۔ دوسروں کے حقوق کے لئے تگ و دو کرنے والے کو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ مگر بدقسمتی کہیے کہ سماجی خدمات کی آڑ میں ہی سماج دشمنی کا کام عرصہ سے پاکستان میں دیکھا جا رہا ہے۔ بے شمار مبینہ سماجی ادارے سماجی خدمات کے دعویدار ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان اسلام کے نظریہ حیات پر معرض وجود میں آئی تھی۔ اس کا آئین و دستور قرآن و سنت کا بالفعل متقاضی تھا مگر عملاً ایسا کبھی نہ ہو سکا جس کے سبب قوم اسلامی نظریہ حیات کے تابع قرآن و سنت کے فیوض و برکات سے کبھی فیضیاب نہ ہو سکی۔ حقوق کا بہترین تعین تمام تر جزیات کے ساتھ قرآن و حدیث میں بیان ہی نہیں ہوا' خاتم الرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً اسے انسانیت کے سامنے رکھا کہ کل کلاں کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ قرآن و سنت کی تعلیمات عملی زندگی میں قابل عمل نہیں ہیں۔ بعد کے کم و بیش 40 سالہ دور میں تسلسل کے ساتھ خلفاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس سرچشمہ نور سے رنگ و نسل' مذہب و ملت اور علاقائی حد بندیوں سے بالاتر رہتے' بنی نوع انسان کو متمتع فرمایا۔

آج مسلمان حکمرانوں اور علماء دانشوروں کی کوتاہیوں کی سزا پوری قوم کو اس طرح مل رہی

Marfat.com
Marfat.com

ہے کہ سماجی خدمت کے نام پر غیر ملکی سرمایہ پر چلنے والی' غیر ملکی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے ہمہ دم کوشاں NGO's ' حقوق و آزادیٔ نسواں کے پرکشش نعرے اور بائبل کارسپانڈنس کورسز کے نام پر کھلی گمراہی بلکہ ارتداد کے منصوبہ پر کام کر رہی ہیں اور حکومت مکمل ''شرح صدر اور یکسوئی'' کے ساتھ ان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے خصوصاً موجودہ فوجی حکومت کہ یہ اس کے اپنے ایجنڈے کی تکمیل میں مددگار ہے کیونکہ اس گراس روٹ لیول کی ''سماجی خدمت'' سے ''اعتدال پسند روشن خیال پاکستان'' کی منزل جلد پانے کا حکومت کو یقین ہے۔

زیر نظر تجزیہ این جی او مافیا کی سرگرمیوں کا علمی محاکمہ ہے۔ یہ بات دلیل سے کی گئی ہے اب یہ پڑھنے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ بات کا وزن محسوس کرے خصوصاً ہماری برادری اور مغرب زدہ خواتین کہ یہود انہیں کدھر لے جا رہے ہیں کیونکہ فی الواقعہ یہ یہود کا صدیوں پرانا طے کردہ ایجنڈہ ہے۔

تجزیہ نگار کے لئے میں دعا کرتی ہوں آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرماتے ہوئے آخرت کا زادِ راہ بنا دے۔ آمین یا رب العالمین

عفت عبدالشکور

جوہر آباد

05-01-2005

Marfat.com
Marfat.com

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی اقدار

پر

آزادی و حقوق نسواں

کی آڑ میں

نام نہاد مسیحی سماجی اداروں کی نشترزنی

مسلمانوں کے لئے

لمحۂ فکریہ

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

حرف اول

☆

اقلیتوں کے وجود سے کوئی ملک خالی نہیں ہے' کسی ملک میں مسلمان اقلیت میں ہیں تو کسی میں عیسائی' یہودی' ہندو' بدھ' پارسی اور سکھ وغیرہ ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان دوسری طرز کی جمہوریہ ہے جس میں اکثریت کا مذہب اسلام ہے۔

ہر ملک کی یہ قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ملک میں آباد اقلیتوں کو ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دے۔ اسی طرح ہر ملک کی اقلیتوں کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اکثریت کے دین' مذہبی عقائد و رسوم اور مروجہ ملکی قوانین کا احترام کریں۔ اپنے دستوری تحفظات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔

اسلام کی ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اپنے ہر دور حکمرانی میں' ہر خطہ میں' اس نے اپنی اقلیتوں کو تمام تر تحفظات سے نوازا اور تاریخ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ اقلیت ہوتے ہوئے یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ ناجائز فائدہ اٹھانے کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ یہ اپنے اپنے ظرف کی بات ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عیسائی اقلیت کو ہر تحفظ میسر ہے' شہری حقوق میں برابری کی نعمت میسر ہے مگر اکثریت کے دینی تقاضوں کو پامال کرنے کی جہاں صورت میسر آئی' یہ بھرپور استفادہ کرنے کے لئے میدان عمل میں' ہر اخلاق سے عاری' مصروف عمل پائے گئے اور یہود و ہنود نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ ہماری اس بات پر پاکستان کی نصف صدی کی تاریخ گواہ ہے۔

مذکورہ بات' جسے سطحی نظر رکھنے والے الزام تراشی کہہ سکتے ہیں' کی تائید میں' ہم نے وطن عزیز میں مسیحی اداروں کی' سماجی اداروں کی بہروپ میں' سرگرمیوں کا جائزہ لیا ہے اور مسیحی سماجی ادارے "شرکت گاہ" کی سرگرمیوں میں اشتراک کرنے

Marfat.com
Marfat.com

والے ملکی اور غیر ملکی اداروں/تنظیموں سے' انہی کے ترجمان "خبرنامہ" کے ذریعے اہل وطن کو روشناس کرایا۔ اس طویل فہرست میں یہودی اور مسیحی عالمی تنظیموں کے نام موجود ہیں اور اس کے علاوہ وہ بھی جو بالواسطہ ان کی سرپرستی میں پیش پیش ہیں۔ اس سماجی ادارے "شرکت گاہ" لاہور اور اس کے اشتراک عمل والے دیگر سماجی اداروں کا دائرہ کار' بقول ان کے' "خواتین زیر اثر مسلم قوانین" ہے گویا عورت کے حقوق اور عورت کی آزادی دنیا کے ہر خطہ میں تو محفوظ و مامون ہے مگر شدید ترین خطرات لاحق ہیں تو ان ممالک میں جہاں کسی نہ کسی پہلو اسلام اور اسلام کے ضوابط موجود ہیں۔ اس بات کو یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان ممالک میں مسلمان خواتین کی اکثریت کو بالخصوص اور اقلیتی خواتین کو بالعموم' اسلام کے ضابطہ حیات سے جو "ممکنہ خطرات" ہو سکتے ہیں' ان سے بچاؤ یہود و نصاریٰ اور ہنود کے سماجی اداروں" کے توسط سے ہی ممکن ہے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والی بعض دین بیزار بیگمات کو اپنی صفوں میں شامل کر رکھا ہے کہ انہیں بطور ڈھال استعمال کیا جا سکے۔

یہ حقیقت کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے کہ آغاز اسلام سے ہی یہود و نصاریٰ اس دین کے دشمن رہے ہیں اور ہر دور میں' ہر خطہ میں جو کچھ ان سے بن پڑا وہ عملاً کیا گیا اور آج بھی کیا جا رہا ہے۔ یہود و نصاریٰ کی تحقیق کا نقطہ عروج یہ ہے۔ مسلمان کی تعداد بھی ہمارے لئے خطرناک ہے اور اسلامی اقدار سے اس کی وابستگی تو خطرناک ترین ہے۔ دونوں مقاصد کے حصول کی خاطر مردوں پر محنت کرنا وہ نتائج نہیں دے سکتا جو ہماری منزل (مسلمان کو مغلوب رکھنا) کو قریب تر کریں اس کے برعکس اگر عورت کو ترجیح دے کر اس پر محنت کی جائے' پوری توجہ دی جائے' اسے محرومیوں' کا احساس ہی نہیں یقین دلا دیا جائے' اسلامی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر اور مغرب کی چکا چوند کو حسین ترین بنا کر اس کے سامنے رکھا جائے' تو اس کے پاؤں ڈگمگا جائیں گے اور منزل قریب ترین آ جائے گی۔ ایک مرد کا بگاڑ صرف ایک اکائی کا

Marfat.com
Marfat.com

بگاڑ ہے مگر ایک عورت کی گمراہی ایک خاندان کی گمراہی ہے' لہٰذا عورت کے گرد گھیرا تنگ سے تنگ کیا جائے' پھر یہی عورت مرد کے بگاڑ کا سبب خود ہی بن جائے گی۔ ہم نے "شرکت گاہ" کے لٹریچر سے اسی زہر کو آپ کے سامنے رکھا ہے۔

کاش مسلمان عورت اپنی ان [illegible] "محسنات" سے سوال کر سکتی کہ جن ممالک میں (ان کی سوچ اور دعویٰ کے مطابق غیر مسلم ممالک) عورت کو تمام تر تحفظات [illegible] وہاں جنسی تشدد' اغوا' قتل' گینگ ریپ' خودکشی کے معاملات کی [illegible] مسلم ممالک [illegible] نسبت کیا ہے؟۔ سویڈن' ناروے اور ڈنمارک میں عورت [illegible] "[illegible]" [illegible] ہے اور امریکہ میں حقوق کے علمبرداروں کی ناک کے [illegible] چند [illegible] بجلی بند ہونے پر' حقوق یافتہ خواتین کی [illegible] تعداد نے "[illegible]" کا مزہ چکھا تھا' مغرب زدہ خواتین کا سر جھکانے کے لئے تو اسی کا [illegible]

[illegible] کی ضمانت ہر اکثریت و اقلیت کے لئے صرف اور صرف اسلام [illegible] عملی نفاذ میں ہے۔ اس پر خلافت راشدہ کا 40 سالہ دور گواہ ہے۔ [illegible] ہونے کا دعویٰ محض و مجذوب کی بڑ' نہیں ہے تو اخلاص نیت سے اسی نظام کو واپس لانے اور عملاً" نافذ کرنے کی کوشش کیجئے کسی کو آزادی [illegible] نہ ملنے کا شکوہ ہی نہ رہے گا۔ یہ سنہرا دور تو آزمودہ ہے۔

عبدالرشید ارشد

Marfat.com
Marfat.com

آزادی و حقوقِ نسواں

[illegible]

"خواتین زیر اثر مسلم قوانین" [illegible]

[illegible] کی کہ دنیا کے ہر اس ملک میں، جہاں مسلم قوانین [illegible]

ہیں، عورت ہر طرح آزاد اپنے تمام تر حقوق سے "فیضیاب" زندگی گزار رہی ہے [illegible]

صرف مسلم ممالک میں ہی، اقلیت و اکثریت کی تمیز کے بغیر، عورت آزادی و حقوق

کے ناطے ظلم کی چکی میں پس رہی ہے اور سکنڈے نیوین ممالک میں تو حقوق و آزادی [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کا "معیار" ہر ملک سے اونچا ہے۔

نصف صدی کا سفر یقیناً ایک طویل سفر ہوتا ہے، خصوصاً" ایک قوم کے لئے اور اگر بصیرت اس کا ساتھ نہ چھوڑ گئی ہو تو نصف صدی پر محیط اقوام کی تاریخ کے نشیب و فراز، سیانوں کی باتوں کو پرکھنے اور مستقبل کے حوالے سے اپنی راہیں متعین کرنے کے لئے بہت لمبا عرصہ ہے۔ مفکر ملت شاعر مشرقؒ نے تہذیب فرنگی کے حوالے سے فرمایا تھا۔

تہذیب فرنگی ہے اگر مرگ اُمومت : ہے حضرت انسان کے لئے اس کا ثمر موت
جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن : کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت
بیگانہ رہے دین سے اگر مدرسہ زن : ہے عشق و محبت کے لئے علم و ہنر موت

تہذیب فرنگی نے عورت کو عملاً آزادی و حقوق کے نام پر جو کچھ دیا، اس کے ثمرات بد پر تو خود فرنگی معاشرہ چیخ اٹھا ہے۔ جس طرح ان کا سماجی و معاشرتی ڈھانچہ ہلا، ان کی عائلی زندگی تباہی کے دہانہ پر پہنچی وہ کھلی کتاب کی طرح ہر صاحب بصیرت کے سامنے ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے تو بہت پہلے فرما دیا تھا۔

نظر کو خیرہ کرتی ہے تہذیب یورپ کی : مگر یہ جھوٹے نگینوں کی ملمع سازی ہے

یہ بات کہنے والا کسی مسجد کا "بنیاد پرستی" کا طعنہ زدہ مولوی نہ تھا بلکہ برسوں تہذیب یورپ کو وہاں رہ کر پرکھنے والا اعلیٰ تعلیم یافتہ بالغ النظر شخص تھا جس نے مغربی تہذیب کے لئے یہ بانگ دہل فرمایا تھا کہ :

فساد قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب : کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف

مغربی عورت نے، جس کی اپنی "دم کٹ چکی تھی" گردوپیش بسنے والی مسلم عورت کی دم کاٹ کر اپنے زمرہ میں اسے شامل کرنے کے لئے آزادی و حقوق نسواں کے ایسے سبز باغ دکھائے کہ وہ اپنے دین کے حوالے سے ملنے والے حقوق و تحفظات کو یکسر نظر انداز کر کے وارفتہ اس کی طرف لپکی۔ اس کے لپکنے پر میں اور آپ سبھی

Marfat.com
Marfat.com

شاہد ہیں۔ آج تک کوئی ایک ایسی مغرب گزیدہ یا مغرب زدہ ترقی پسند اور آزادی و حقوق سے "فیضیاب" خاتون متعین انداز میں ان "برکات" کو گنوا نہیں سکی' جو آزادی اور حقوق نے فی الواقع اس کی جھولی میں ڈالے ہیں۔ اس کے برعکس جو کچھ اس نے گنوایا ہے اس پر وہ خود بھی گواہ ہے' اقرار کرے نہ کرے' اور ہر صاحب بصیرت بھی گواہ ہے۔

انسانی تاریخ اس بات پر شہادت دیتی ہے کہ اسلام نے عورت کو جن اعلیٰ و ارفع اقدار سے متعارف کرایا۔ جن حقوق سے اسے نوازا اور جس حقیقی آزادی سے وہ متمتع ہوئی' کوئی دوسرا معاشرہ' کوئی دوسرا دین اسے نہ دے سکا۔ یہ اس لئے ممکن ہوا کہ جس خالق نے اسے تخلیق کیا' اس کی نفسیات اور اس کی ضروریات سے وہی کماحقہ واقف ہو سکتا ہے' لہٰذا اس نے اس کے حقوق' بحیثیت بیوی' بحیثیت ماں' بیٹی اور بہن بلکہ لونڈی کی حیثیت میں بھی' اس کے حق میں طے کر کے' اپنی کتاب قرآن حکیم' کے ذریعے قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیئے۔ کیا کسی باعزت اور شریف عورت کی ان کے علاوہ کوئی اور حیثیت بھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ ترقی پسند خدا بیزار معاشروں نے آزادی اور حقوق کے نام پر عورت کو داشتہ اور بیسوا بنا کر رسوائی اس کی جھولی میں ڈالی ہے۔

بات آزادی نسواں اور حقوق نسواں کی نہیں ہے' سچی اور کھری بات یہ ہے کہ مسلم معاشرے سے دینی اقدار کا سرمایہ چھیننے کی خاطر جو منصوبہ بندی یہود و نصاریٰ نے کی ہے' اور ہنود مسلم دشمنی کے سبب جس میں مددگار ہیں' وہ یہ ہے کہ مسلمان عورت کو ترقی کا سبز باغ دکھا کر اپنے ڈھب پر لے آیا جائے اور پھر اس گمراہ عورت کے ذریعے مردوں کی عقل پر پردہ ڈالتے ہوئے' مسلم خاندانوں کو بڑی آسانی سے تباہ کیا جائے۔ اکبر الہ آبادی کا مشہور شعر' کہ بے پردہ عورتوں سے پوچھا تمہارا پردہ کدھر گیا' جواباً" کہا کہ "عقل پہ مردوں کی پڑ گیا"۔ گویا اسلامی اقدار کا شکار مسلم عورت کے ذریعے۔

آزادی و حقوق نسواں کے کسی علمبردار سے آپ پوچھ لیجئے کہ کیا آپ نے

Marfat.com
Marfat.com

شعور سے قرآن و حدیث سے حقوق حاصل کرنے کے لئے کوئی سنجیدہ علمی کوشش کا
ب [illegible] کے نتیجے میں ناکام ہو کر آپ نے یہود و نصاریٰ کے ذریعے حقوق و آزادی
کے لئے اس "مقدس جہاد" میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے۔ آئے میں نمک کی شرح سے
بھی [illegible] آپ کو حقوق نسواں کے چیمپئن ملیں گے جنہیں یہ معلوم ہو کہ قرآن میں ہر
کسی کے محفوظ حق کا ذکر ہے' ہر کسی کے لئے آزادی کی حدود و قیود متعین ہیں۔ اگر
[illegible] کو یہ سب کچھ نظر نہیں آتا تو یہ وہی ہیں جو بصیرت سے عاری کور چشم ہیں اور
تقلید مغرب میں اندھے ہو چکے ہیں۔

آزادی و حقوق نسواں کی علمبردار خواتین' غیر مسلم خواتین کی لے میں لے ملا
[illegible] طرح کی آزادی اور حقوق کی طلبگار ہیں' اس کے تصور سے ہی ہر ہوشمند
شخص کو' جسے خالق نے فطرت سلیم سے نوازا ہے' گھن آتی ہے۔ عورت اپنے آپ کو
عقل کل منوانا چاہتی ہے مگر خود ہی اپنے ناقص العقل ہونے کا اٹل ثبوت فراہم کر
رہی ہے کہ اس کے خالق نے تو عزت و احترام کے حقوق کے حوالے سے' اسے
اپنے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ماں کے ناطے سے تیسرے نمبر پر رکھا
اور مرد باپ ہونے کی حیثیت میں چوتھے نمبر پر آیا' اب مرد کے برابر حقوق لینے کے
[illegible] میں عورت نمبر 3 ہونے کے اعزاز کو چھوڑ کر چوتھی نچلی سیڑھی پر مرد کے برابر
کھڑی ہونے پر مصر ہے۔ یہ کیسی عقلمندی ہے جس کے سبب یہ اوپر کی سیڑھی سے نچلی
سیڑھی پر آنے کے لئے' سڑکوں پر آنے تک کو تیار ہے کہ یہ "حقوق کی جنگ" ہے۔

مسیحی اقلیت کی' اسلامی جمہوریہ پاکستان میں آزادی و حقوق کی سعی و جہد' بھی
محل نظر ہے۔ موجودہ حالات میں امیتی خواتین جن سرگرمیوں میں ملا ملوث ہیں وہ
مملکت کے آئین کے صریحاً" خلاف ہے بلکہ نرم سے نرم الفاظ میں اکثریت کے
مذہب پر متعصبانہ تنقید کے علاوہ آئین کے خلاف لوگوں (عورتوں) کو بغاوت پر آمادہ
کرنے کے مترادف ہے' جسے کوئی ملک برداشت نہیں کرتا۔ ایسی قبیح حرکات کے باوجود
[illegible] ہے کہ یہاں عورتوں کو آزادی نہیں' یہاں عورتوں کے حقوق نہیں ہیں۔ اسلامی
ملک میں اکثریت کے مذہب کو نشانہ تمسخر بنایا جائے اور پھر عوام الناس اور حکومت

Marfat.com
Marfat.com

دونوں اس کو برداشت کریں' کسی ردعمل کا اظہار نہ ہو اور اس پر بھی شکوہ ہو کہ عورت آزاد نہیں ہے' عورت کے حقوق پامال ہو رہے ہیں' یہ کوئی عقل کا اندھا ہی کہہ سکتا ہے اور عقل سے عاری ہی اسکا یقین کر سکتا ہے۔

ریڈیو' ٹی وی' اور اخبار و جرائد میں عورت کے حوالہ سے جو سماجی ثقافتی پروگرام عامتہ الناس کے سامنے رکھے جا رہے ہیں وہ انتہائی شرمناک ہیں۔ باشعور مسلمان مرد و زن کی دینی حمیت و غیرت کے قاتل ہیں' دینی غیرت و حمیت کیلئے چیلنج بھی ہیں لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری شدت اور محنت کے ساتھ منظم ہو کر تباہ کن ثقافتی سیلاب اور تحریری مواد پر اپنے ردعمل کا اظہار کیا جائے۔ اگر آج ہم اپنی ذمہ داری پہچان کر میدان عمل میں نہ نکلے تو کل ہماری گمراہ اولاد محشر میں ہمارا گریبان پکڑے بارگاہ رب العزت میں ہمیں مجرم ثابت کریگی اور اگر اولاد والدین کے خلاف مدعی ہو تو کسی دوسرے شاہد کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔

عقل مند اقلیت وہ ہوتی ہے جو اکثریت کے ملکی آئین و قانون' مذہبی عقائد' رسوم و رواج اور سماجی معاشرتی اقدار کا خیال رکھے' احترام کرے اور جواباً" اپنے عقائد اور رسوم کا احترام کروائے۔ بعینہ اسی طرح کوئی ملک چھوٹا ہو یا بڑا اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ دوسرے کسی بھی چھوٹے یا بڑے ملک کے اندرونی معاملات کو درہم برہم کرنے کے لئے وہاں کی اقلیت کو امداد کے نام پر خریدے یا اکثریت میں سے بعض گمراہوں کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے بطور چارہ استعمال کرے۔ یہ حرکت تو عمومی انسانی اخلاق کے بھی خلاف ہے۔

پاکستان میں آزادی و حقوق نسواں کی تحریک کی پشت پر بلاشک و شبہ یہود و نصاریٰ اور ہنود کی سوچ' منظم منصوبہ بندی اور سرمایہ کار فرما ہے' جس کا دل چاہے تحقیق کر لے پھر تسلی ہونے کے بعد یہ چاہئے کہ وہ اپنی ہر صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس شر کا راستہ روکے اور قومی اخبارات بھی اپنا کردار ادا کریں۔

یہ نتیجہ ہے ہماری ان کوتاہیوں کا کہ ہم نے اپنا نظام تعلیم قرآن اور مدرسہ نبی رحمت سے لینے کے بجائے' سب کچھ مغرب سے لیا ہے۔ شاعر مشرق نے قوام

Marfat.com
Marfat.com

پاکستان سے قبل ہماری راہنمائی کیلئے جو کچھ فرمایا تھا ہم نے اس سے بھی استفادہ نہ کیا، اپنی راہیں متعین نہ کر سکے۔ انہوں نے فرمایا تھا۔

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر: لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائیگی فراغت تعلیم: کیا خبر تھی کہ چلا آئیگا الحاد بھی ساتھ

آزادی و حقوق نسواں کے علمبردار ہمیں اگر متعین طور پر یہ بتا دیں کہ قرآن و سنت نے عورت کو کس کس حق اور کس باوقار آزادی سے محروم کیا ہے تو ہم ان کے ممنون احسان ہونگے۔ اسلام نے جو "حق" سلب کیا ہے، جو آزادی "چھینی" ہے اسے ایک جملہ میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اسلام عورت کو جسم فروشی کا حق نہیں دیتا، بن ٹھن کر گڑیا بن کر گھر سے نکلنے کی آزادی نہیں دیتا۔ نادان عورت اپنے جسم پر جس "حق" کی طلبگار ہے اور جو حقوق نسواں کے علمبرداروں کی حقیقی منزل ہے، اس حق اور آزادی پر ہر شریف آدمی کو گھن آئیگی۔

قرآن و حدیث میں کس جگہ لکھا ہے کہ عورت کے معلمہ، ڈاکٹر، انجینئر بننے پر پابندی ہے، اسکے گھر سے نکلنے کی آزادی سلب کی جا چکی ہے، عورت کو میک اپ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، کہاں لکھا ہے کہ وہ ملازمت نہیں کر سکتی۔ حقوق و آزادی کے چیمپئن کوئی ایک آیت، کوئی ایک حدیث سامنے لائیں۔ عورت کی بد نصیبی کہ اس نے اسلام کو قرآن و حدیث سے سیکھنے کے بجائے، ان ناولوں، افسانوں اور ڈراموں سے سیکھا ہے جو دین بیزار اور غیر مسلموں کے ہاتھ بکے ضمیر فروشوں کے قلم سے نکلے، جنہیں یہود و نصاریٰ نے کھلی منڈی سے خریدا ہے۔

عورت جو اس کائنات میں قیمتی متاع ہے، اپنے پاس ایک قیمتی ترین متاع رکھتی ہے، یہ گوہر عفت و عصمت ہے اور اسی کی حفاظت اسے کائنات میں اعلیٰ وارفع مقام دلانے کا سبب ہے۔ خالق نے عورت کو تخلیق کیا اسمیں جبلتیں رکھیں اور اسکی جبلتوں، اسکی نفسیات کے پیش نظر، اسکے گوہر عصمت کی حفاظت کے نقطہ نظر سے، پوری خیر خواہی کے ساتھ، قابل عمل حفاظتی تقاضے وضع کیے اور اپنی محکم، مکمل

Marfat.com
Marfat.com

و مدلل کتاب میں قیامت تک کیلئے انہیں محفوظ فرما دیا۔ یہ محسن کا اپنی تخلیق پر خصوصی احسان ہے مگر یہ کم عقل تخلیق، محسن کیلئے احسان شناسی کا جذبہ رکھنے اور ممنون احسان ہونے کے بجائے الٹا بغاوت پر آمادہ ہے۔ خالق کے دیئے حقوق سے آنکھیں بند کر کے بندوں سے حقوق کا مطالبہ کرتی ہے۔

عورت کے خالق نے اسے علم سیکھنے، علم سکھانے، ڈاکٹر انجینئر بننے کی اجازت دی ہے، صرف تقاضا یہ کیا کہ وہ گھر سے باوقار انداز میں باپردہ نکلے تاکہ گلی محلوں اور راستوں کی نگاہ بد سے محفوظ رہے، مخلوط ادارے نہ ہوں کہ یہ اخلاق کے قاتل ہیں معاشرتی زندگی میں ناگزیر حفاظت کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے پہلے باپ، پھر شوہر اور بیٹوں کو ذمہ دار بنایا اور ذمہ داری پوری نہ نبھانے کی صورت میں اسے محشر میں قابل مواخذہ ٹھرایا۔ عورت کو میک اپ کی اجازت ہی نہیں دی، ترغیب دی مگر اپنے خاوند کیلئے اور گھر کی محفوظ چاردیواری کے اندر۔ کون نہیں جانتا کہ میک اپ کر کے گھر سے بے پردہ نکلنے والی خواتین کے ساتھ ہمارا معاشرہ کیا سلوک کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ برقعہ میں لپٹی عورت جب گھر کی دہلیز سے باہر یہ امر مجبوری قدم رکھتی ہے، تو راہ میں ملنے والوں کی آنکھیں سر سے پاؤں تک اس کے محاسن کی سکریننگ کرتی ہیں۔ گلی محلوں کے کونوں پر بیٹھے اوباش ہوں یا دفاتر جانے والے بس سٹاپوں پر کھڑے لوگ، جنکے اپنے گھروں میں ویسی ہی خواتین ہوتی ہیں، کس کس طرح کے تبصرے کرتے ہیں، یہ سب جانتے ہیں۔ کیا عورت یہ آزادی اور یہ حق چاہتی ہے کہ راستوں میں گدھ نوچیں اور کوئی اعتراض نہ کرے۔ دفتر میں بیٹھی ہو تو لوگ کام کے بجائے اسے دیکھیں، اسے موضوع بنائیں، یا یہ کہ وہ رات کو جب چاہے واپس گھر پلٹے کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ معاشرتی زندگی میں عورت اور مرد کی بے راہ روی حقیقی مرض ہے جس سے تمام دوسرے امراض پیدا ہوئے اور عورت کو آزادی و حقوق کے چکر میں الجھانے کا سبب بنے۔ مرض کی تشخیص کے بعد، (رجوع الی اللہ۔ یعنی حقیقی معالج کی طرف رجوع کرنے کے بجائے، مسلم قوم کی خواتین نے ''اسی عطار کے لونڈے'' (مغربی تہذیب) سے رجوع کیا جس

Marfat.com
Marfat.com

نے انکو بیماری کی اس سٹیج تک پہنچایا ہے' کیا یہاں سے شفاء کی گارنٹی مل سکتی ہے؟

آزادی و حقوقِ نسواں کے طلبگاروں کی یہ منطق کس قدر عجیب و مضحکہ خیز ہے کہ خود' دین و اخلاق عامہ سے عاری آزادی' اور دین بیزار اقدار کا حق مانگتے ہیں جن سے یہ مانگتے ہیں' وہ بھی انہی ہی طرح اسلام بیزار اور بے راہ رو ہیں جو انہیں حق نہیں دیتے' مگر گلا ہے مولوی سے کہ راستے کی رکاوٹ ہے۔ علماء نے کس سے کہا کہ علم حاصل نہ کرو' علماء نے کس کو منع کیا کہ معلمہ نہ بنو' لیڈی ڈاکٹر نہ بنو۔ علماء نے تو عوام الناس کو بے دینی اور بے راہ روی سے روکا کہ یہ روک' یہ سد سکندری' عورت کی ناموس کی حفاظت اور معاشرتی سکھ اور سکون کی ضمانت ہے۔ عقل و بصیرت کو استعمال کیئے بغیر' اسلام اور مولوی کو آزادی نسواں کا دشمن قرار دے گیا ہے۔

یورپ کے مفکرین اپنے ہاں عورت کی آزادی پر شاکی ہیں' مرد و زن کے آزادانہ میل جول کو زہر ہلاہل قرار دیتے ہیں' ایک نظر پڑھ کر دیکھئے کیمرج یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر جے ڈی انون کی کتاب "Sex and Culture" زرا دیکھئے جناب کار لائل کی کتاب "Woman and Islam" جسمیں موصوف کا کہنا ہے کہ "اسلام نے عورت کو جو حقوق دیئے ہیں' آج کی پوری انسانی دنیا مل کر اس کا عشر عشیر بھی نہیں دے سکتی" برٹرنڈرسل کا نقطہ نظر برائے اخلاق و شادی' جس کو اسلام مرد و زن کے لئے ترجیحا" بیان کرتا' انکی کتاب "Burtrand Russll on Sex, Ethies and Marrage" میں ملاحظہ فرمالیجئے

جس آزادی کے ثمرات سے یورپ کا دل بھر چکا ہے' وہ زہراب مسلم خواتین کو حقوق کے حسیں جام میں پلانے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ مسلم معاشرہ تباہ کیا جا سکے۔ حقیقی آزادی اور تمام تر حقوق تو صرف اور صرف قرانی معاشرہ ہی سے مکمل ضمانت کے ساتھ مل سکتے ہیں۔ ایسی ضمانت جس میں مرد و زن ہر طرح خوش و خرم' ہر طرح کے حقوق و آزادی سے متمتع' خوشحال زندگی گذاریں اور عورت کی عزت و عصمت بھی محفوظ رہے۔

Marfat.com
Marfat.com

سماجی اداروں کے روپ میں اسلام دشمنی

ایک مسلمان ملک میں' غیر مسلم' سماجی ادارے مستحکم کر کے' اکثریت کے دین کے مسلمہ امور کا تمسخر اڑائیں' انکی مسلمہ اقدار پر تیشہ چلائیں تو یہ شرمناک قسم کی ڈھٹائی ہے اور اہل وطن اس پر ٹس سے مس نہ ہوں' دین کی حفاظت کے دعوایدار منقار زیر پر رہیں' تو یہ بے حسی اس سے بھی زیادہ شرمناک ہے اور یہ دونوں باتیں مسلمہ حقیقت ہیں۔ پاکستان مسلم اکثریت کا ملک ہے۔ جہاں غیر مسلم اقلیتیں پوری آزادی اور تحفظ کے مزے لوٹتی ہیں' مگر اس انتہائی رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھانے پر ہمہ وقت اور ہمہ جہت مصروف عمل پائی جاتی ہیں یہ محنت خواہ تعلیم بالغاں مراکز کی آڑ میں ہو یا سماجی اداروں کے قیام اور انکے ذریعے سرگرمیوں کی تشہیر کے نام پر' اور سرپرستی ہے یورپی ممالک کی۔

وطن عزیز میں مقامی آبادی کیلئے اپنے وسائل سے سماجی ادارے چلانا مشکل ترین مرحلہ ہے۔ جو چاہے سروے کر کے ہماری بات کی تائید حاصل کر لے مگر غیر ملکی آقاؤں کی سرپرستی اور مالی معاونت سے چلنے والے سماجی ادارے جس طرح زر کثیر خرچ کرتے ہیں اسکا تصور بھی عام پاکستانی کیلئے محال ہے اور جس طرح یہ اسلامی دینی اقدار کے بخیے ادھیڑتے ہیں' اسکا بھی کسی کو حقیقی ادراک نصیب نہیں کہ اہل وطن اپنے اپنے خول میں بند' اپنے اپنے حصار میں قید اور اپنی اپنی آرزوؤں کے بھنور میں پریشاں حال' زندگی کی گاڑی کھینچنے کی مصیبت میں مبتلا ہیں' دین دار ہوں' سیاسی ہوں یا سماج کے سرخیل' کسی کو فرصت نہیں کہ مستقبل کی نسل کو تباہ کرنے کی اس کوشش کا جائزہ لے' اپنی آنکھیں کھولے اور قوم کو آنکھ کھولنے کے لئے کہے۔

پاکستان میں بے شمار غیر مسلم تنظیمیں سماجی خدمت کے نام پر مصروف کار ہیں اور پاکستان کے انتہائی اہمیت کے حامل شمالی علاقہ جات میں اربوں' کھربوں روپے صرف کرنے والے اسماعیلی بھی ہیں جو وہاں اسلام کی حقیقی تعلیمات سے عوام کو برگشتہ کرنے میں مصروف ہیں اور بدقسمتی سے انہیں سرکاری سرپرستی بھی حاصل ہے۔ اس حقیقت کو جو کوئی اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے ایک ہفتہ بلتستان میں کھلی آنکھوں اور

Marfat.com
Marfat.com

کھلے کانوں سے گزار آئے۔ (عرصہ ہوا جب ہفت روزہ تکبیر نے بھی اسکا نوٹس لـ
اس وقت ہم صرف لاہور میں رجسٹرڈ ایک سماجی ادارے "شرکت گاہ"
جائزہ' اس کے سرکاری ترجمان "خبرنامہ" کی روشنی میں' آپ کے سامنے رکھتے ہیں
آپ خود ملاحظہ فرمالیجئے کہ اسلام کے حوالے سے یہ ادارہ ملت مسلمہ کو کیا دے
ہے۔ اس سماجی ادارے کا سارا کام "خواتین زیر اثر مسلم قوانین" کے نعرہ کے حوا
سے ہے۔ نمونہ مشتے از خروارے:۔

کیوں تیری گواہی آدھی ہے؟

"محبوب خدا خود جس سے کہے جنت ہے تیرے قدموں کے تلے
اے عقل کے اندھو! سوچو ذرا کیا اسکی گواہی آدھی ہے
جس روز پکارے جاؤ گے تم نام سے اپنی ماؤں کے
اس روز انہیں بھی کہہ دینا' جا تیری گواھی آدھی ہے
یہ موتی علم و دانش کے یہ حدیثیں رحمت عالم کی
کیوں تم کو یقین ہے ان پہ اگر عائشہؓ کی گواہی آدھی ہے
قرآن میں گر یوں ہی ہوتا خود ☆شیر خدا کیوں نہ کہتا
قصاص نہیں میں لے سکتا' نائلہ کی گواہی آدھی ہے

"(ریحانہ توفیق کی نظم سے صرف چند اشعار' بحوالہ خبرنامہ' جلد اول شمارہ اول 1990ء صفحہ 20) ☆حضرت علی رضی اللہ عنہ"

"ہم حیران ہیں کہ ملاؤں کا اسلام عورتوں کے ساتھ شروع اور ختم کیوں ہوتا ہے' یہی ایک مسئلہ" ہے۔ جس میں ان کا ذہن ہر وقت الجھا رہتا ہے باقی تمام معاشرتی اور معاشی مسائل ان کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں"۔

"ضیاء کے نافذ کردہ پہلے نام نہاد اسلامی قانون' حدود آرڈینس' نے ایک پدرانہ (Parochial) معاشرے میں عورتوں کی حیثیت اور مقام کو شدید خطرے میں ڈال دیا ہے"۔
(مذکورہ شمارہ صفحہ 4 کالم 1)

"جبر قرآن کی روح کے خلاف ہے جو کہتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ (لا اکراہ فی الدین)

Marfat.com
Marfat.com

دراصل قران عورتوں کی حفاظت کیلئے (سورۃ النور 30 - 31 - 24) پہلے آدمیوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اگر ایمان رکھتے ہیں تو انہیں اپنی نگاہ نیچی رکھنی چاہیے اور اپنی حرمت کی حفاظت کرنی چاہیے۔ کچھ مردوں نے اس ذمہ داری کا لحاظ نہیں کیا بلکہ عورتوں کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ پردے اور علیحدگی کو کسی نہ کسی شکل میں قبول کرلیں۔ عورتوں کو مردوں کی نفسانی خواہشات میں کمی اور ان کے ذاتی کنٹرول کھونے کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے"

(خبرنامہ جلد 4 شمارہ 1 92ء صفحہ 23 کالم 1 پیرا 20 اور 4)

"خبرنامہ" نے، پیش کئے گئے مذکورہ اقتباسات میں، اسلام کی جس طرح خبر لی ہے وہ آپ نے ملاحظہ فرمالی ہے، اس پر کسی تبصرہ سے پہلے ہم آپ کے رو برو خبرنامہ ہی سے ان کے اپنے اس موقف کی تائید میں کارٹون بھی پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ مکمل تصویر آپ دیکھ سکیں۔ یہ کارٹون کسی تبصرہ کے محتاج نہیں ہیں۔

☆ خبرنامہ جلد 5، شمارہ 3، 1993ء، صفحہ 3

([illegible])

☆ خبرنامہ 1993ء، جلد 5، شمارہ 2، صفحہ 9

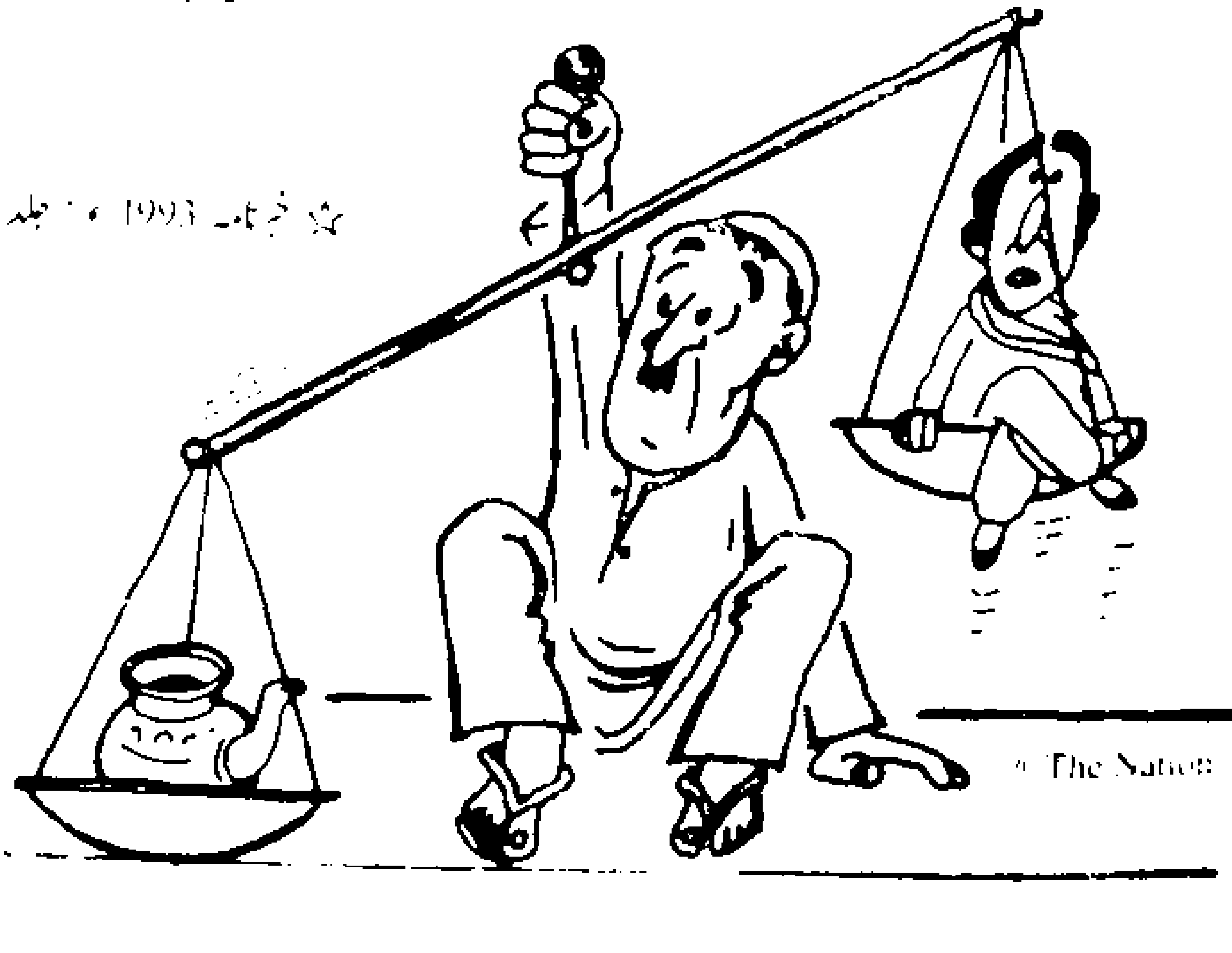

Marfat.com
Marfat.com

خواتین زیرِ اثر مسلم قوانین
Women living under muslim laws
النساء في ظل التشريعات الإسلامية
Femmes sous lois musulmanes
شرکت گاہ
International solidarity network
Reseau international de solidarite

روایت پسندی کو چیلنج

خبرنامہ 1992ء، جلد 4، شمارہ 3، صفحہ 11

بقول لاء منسٹر حدود، دیت و قصاص
کے قوانین پر نظرثانی ہو رہی ہے۔

قانونی اصلاحات کے لئے ایکشن

خبرنامہ 1994ء، جلد 6، شمارہ 1، صفحہ 5

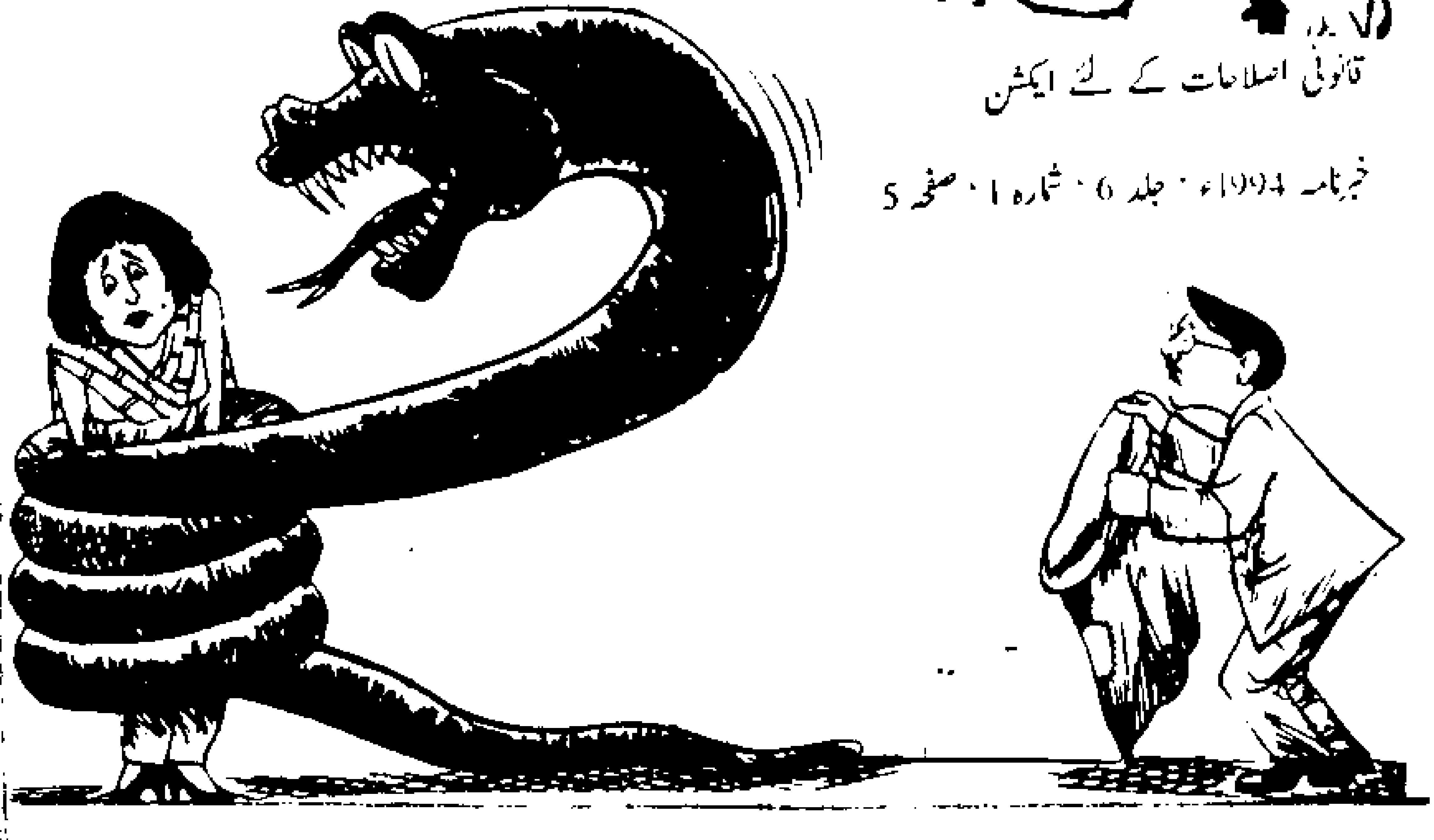

Marfat.com
Marfat.com

☆ خبرنامہ 1992ء، جلد 4، شمارہ 3، صفحہ 7

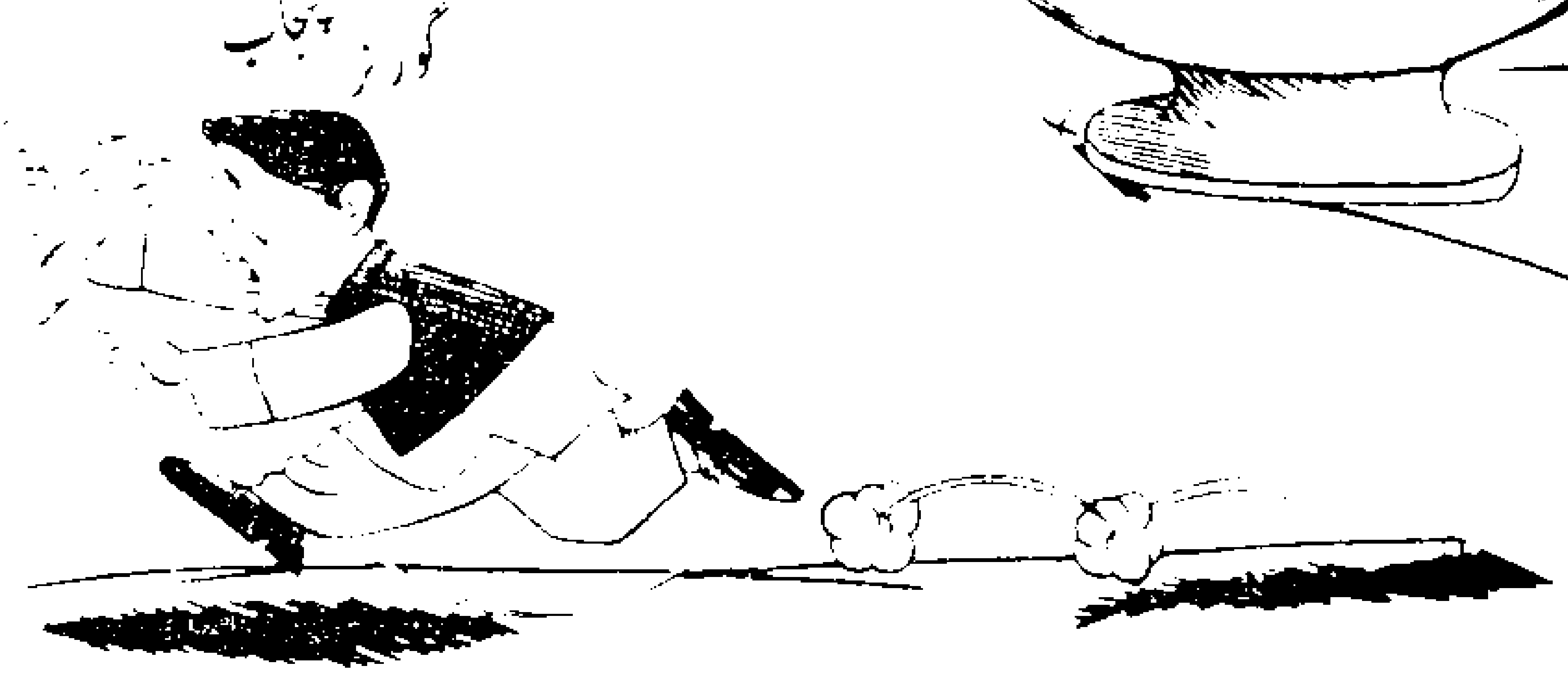

☆ خبرنامہ 1992ء، جلد 4، شمارہ 2، صفحہ 32

☆ قرآن میں پردہ کے حکم کا تمسخر

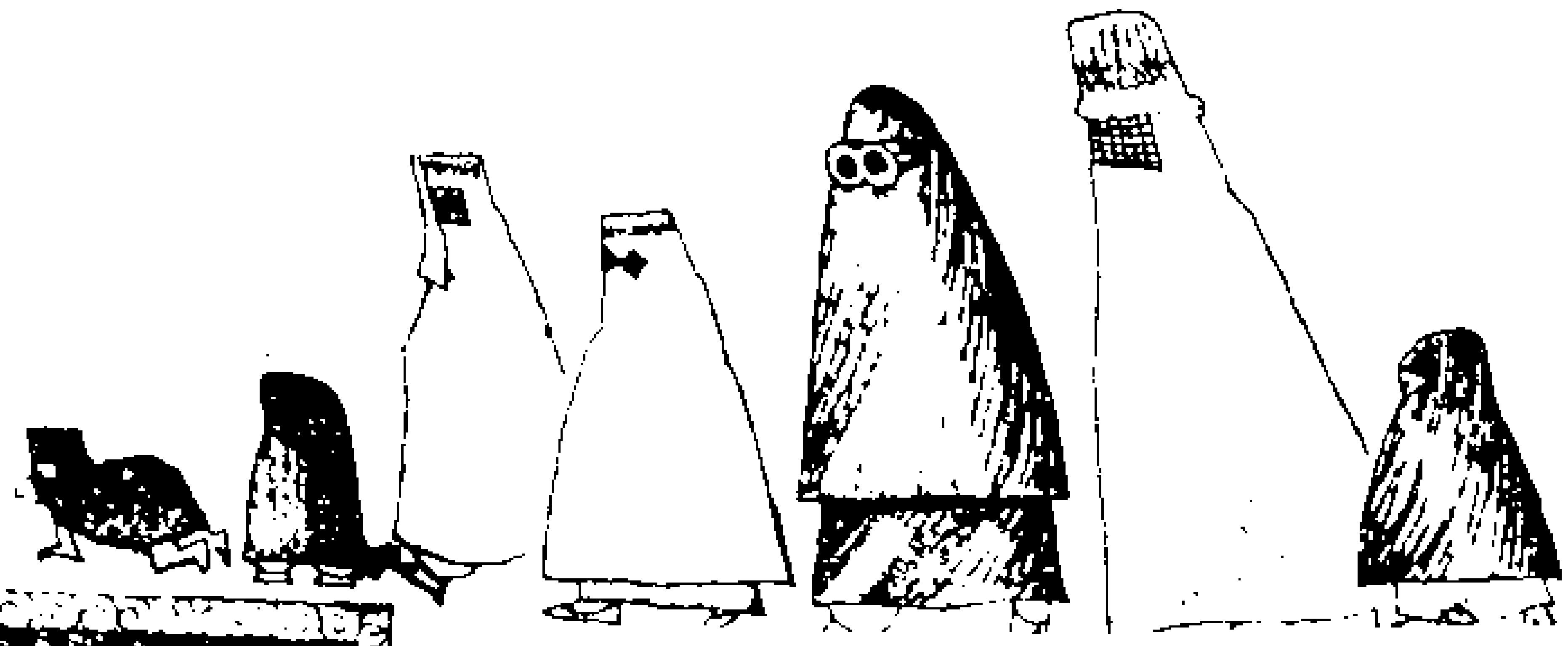

خبرنامہ 1995ء، جلد 7،
شمارہ 2، صفحہ 11

عالمی صلیب، ہلال (اسلام کی علامت) کو اپنے گھیرے میں لئے، مائل بہ عروج

Marfat.com
Marfat.com

عورت کی نصف گواہی اور قرآن

(ترجمہ) "اور اگر وہ' جس پر حق عائد ہوتا ہو' نادان یا ضعیف ہو یا لکھوا نہ سکتا ہو' تو جو اس کا ولی ہو وہ انصاف کے ساتھ لکھوا دے اور اس پر اپنے لوگوں میں سے دو مردوں کو گواہ ٹھہرائے' اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں سہی' یہ گواہ تمہارے پسندیدہ لوگوں میں سے ہوں۔ دو عورتیں اس لئے کہ اگر ایک بھول جائے گی تو دوسری یاد دلا دے گی"۔ (ترجمہ آیت نمبر282 (متعلقہ حصہ) تدبرالقرآن)

(تفسیر) "اگر مذکورہ صفات کے دو مرد میسر نہ آسکیں (عاقل بالغ' امانتدار' پسندیدہ اخلاق اور اچھی شہرت والے) تو اسکے لئے ایک مرد اور دو عورتوں کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ دو عورتوں کی شرط اس لئے ہے کہ اگر ایک سے کسی لغزش کا صدور ہو گا تو دوسری کی تذکیر و تنبیہہ سے اس کا سدباب ہو سکے گا۔ یہ فرق عورت کی تحقیر کے پہلو سے نہیں ہے بلکہ اس کی مزاجی خصوصیات اور اس کے حالات و مشاغل کے لحاظ سے ہے کہ یہ ذمہ داری' اس کے لئے ایک بھاری ذمہ داری ہے۔ اس وجہ سے شریعت نے اس کے اٹھانے میں اس کے لئے سہارے کا بھی انتظام فرما دیا"۔ (تدبرالقرآن۔ مولانا امین احسن اصلاحی' صفحہ 641۔ تفسیر آیت 282)

عورت کی گواہی اور فرمان نبویؐ

"حضور ﷺ نے فرمایا' اے عورتو! صدقہ اور بکثرت استغفار کرتی رہو' میں نے دیکھا ہے کہ جہنم میں تم بہت زیادہ تعداد میں جاؤ گی۔ ایک عورت نے پوچھا' حضور یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لعنت زیادہ بھیجا کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو' میں نے نہیں دیکھا کہ باوجود عقل و دین کی کمی کے مردوں کی عقل مارنے والی تم سے زیادہ کوئی ہو۔ اس نے پھر پوچھا کہ حضورؐ ہم میں دین کی اور عقل کی کمی کیسے ہے؟ فرمایا عقل کی کمی تو اس سے ظاہر ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے۔ اور دین کی کمی یہ ہے کہ ایام حیض (و نفاس) میں نہ نماز ہے نہ روزہ"۔ (صحیح مسلم بحوالہ ابن کثیر صفحہ 34 تفسیر آیت 282)

عورت کی گواہی اور حضرت علیؓ کی رائے

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایتیں اس امر پر متفق ہیں کہ

(ا) "آپ رضی اللہ تعالی نے فرمایا' طلاق' نکاح' حدود اور خون کے معاملات (قصاص) میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں ہے" (عبدالرزاق جلد ہشتم ص 511' المحلی جلد نہم ص 397' کنز العمال 17794)

(ب) "اگر گواہی مالی معاملات میں ہو تو شرط یہ ہے کہ ہر مرد کے بجائے دو عورتیں ہوں" (المحلی نہم ص 399)"

(بحوالہ فقہ حضرت علیؓ' مرتبہ ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی' ص 48-447)

Marfat.com
Marfat.com

ریحانہ توفیق نے عورت کی آدھی گواہی پر قرآن و حدیث اور فقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے جو ٹھوس دلائل اپنی نظم میں آزادی و حقوق نسواں کے طلبگاروں کے سامنے رکھے ہیں ان پر قرآن حکیم، فرمان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناقابل تردید شواہد ہم بھی آپ کے سامنے لائے ہیں خود موازنہ کر لیجئے کہ درست کیا ہے، غلط کیا ہے؟ اور کیوں ہے؟؟ کیا یہ دھوکہ دہی تو نہیں ہے!

عورت کی آدھی گواہی کا فلسفہ

یہ حقیقت کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے کہ کسی بھی چیز کا خالق، صناع اور موجد اس کی کارکردگی کے تعین پر، اپنی رائے کیلئے فائنل اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے کہ آغاز تخلیق سے تکمیل اور کارکردگی کی جملہ جزیات سے وہی پوری طرح باخبر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی بات بھی حرف آخر کے طور تسلیم نہیں کی جاتی۔ زیادہ سے زیادہ وزن کسی کو ملے تو اسے ماہرانہ رائے کا نام دیا جاتا ہے۔ اتھارٹی صرف ایک ہی تسلیم کی جاتی ہے۔

خالق کائنات اس پوری کائنات کا اور بالخصوص حضرت انسان کا تخلیق کنندہ ہے اور اس انسان کی تخلیق میں مرد وزن اگرچہ ایک ہی طرز کے مراحل سے گزرتے، شکم مادر میں ایک ہی طرز کی خوراک لیکر، بلکہ ولادت سے لحد تک بھی ایک ہی طرح کی خوراک سے نشوونما پاکر زندہ رہتے ہیں مگر جسمانی طور پر داخلی اور خارجی تبدیلی انہیں مختلف نوعیت کے امور کی انجام دہی کیلئے مختص رکھتی ہے۔

مرد و زن کی الگ الگ خصوصیت اور صلاحیتوں میں استعمال کے کمال کو خالق سے زیادہ کوئی نہیں جان سکتا تھا لہٰذا اگر خالق نے، اپنی ہر شبہ سے بالا تر کتاب ہدائت میں، بطور فائنل اتھارٹی، یہ فرمایا کہ عورت کی گواہی میں ایک مرد اور ایک دوسری عورت کا ساتھ ہونا ضروری ہے تو اس میں تعجب کس بات پر! نبی رحمت صلی

Marfat.com
Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے (مسلم شریف کی روایت کے مطابق) مزید تشریح فرما دی ہے اور اللہ تعالیٰ' اس کے برحق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر مبہم فرامین کان میں پڑنے کے بعد بھی اگر کوئی ایمان اور اسلام کا دعوی کرنے والا شک میں رہے یا انہیں قابل عمل نہ سمجھے تو اسے اپنے اسلام اور اپنے ایمان پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

عورت کی آدھی گواہی اور طب

اوپر ہم عورت کی گواہی اور قران کے حوالے سے ایک تفسیری اقتباس پیش کر چکے ہیں۔ جسمیں سے ایک جملہ بطور یاداشت درج کر کے' طبی نقطہ نظر آپ کے سامنے رکھیں گے۔ مفسر محترم نے فرمایا "یہ فرق عورت کی تحقیر کے پہلو سے نہیں ہے بلکہ اسکی مزاجی خصوصیات اور اسکے حالات و مشاغل کے لحاظ سے ہے کہ یہ ذمہ داری' اس کے لئے ایک بھاری ذمہ داری ہے" اب ملاحظہ فرمائیے کہ طبی تحقیق کن حقائق کی نشاندہی کرتی ہے۔

عورت کے بالغ ہونے کے ساتھ ہی ہر ماہ کی معین اور متعین تاریخوں میں (مکمل صحت مند ہونے کی صورت میں' ورنہ جس میں جس قدر صحت کا فقدان ہو گا اسی قدر ایام حیض آگے پیچھے ہوتے رہیں گے) حیض کا خون جاری ہونے کے دوران اس کے جسم میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

☆ جسم کا درجہ حرارت گر جاتا ہے'

☆ خون کا دباؤ کم ہونے کے سبب نبض بھی اپنی عمومی رفتار کی نسبت ست پڑ جاتی ہے'

☆ جسم کے اندر مختلف جگہوں پر موجود گلینڈوں کی پہلی قدرتی ساخت میں تغیر رونما ہوتا ہے اور یہ صورت جسم کے باقی نظام پر بھی اثر انداز ہوتی ہے'

☆ نظام ہضم اور جسم کے اندر مختلف نمکیات یا دوسرے مادوں کی حل پذیری کا نظام بھی اس دوران متاثر ہوتا ہے'

☆ سانس' اعصاب اور پٹھوں کا نظام ست پڑ جاتا ہے اور عورت کو آزادی عمل سے محروم کر دیتا ہے'

Marfat.com
Marfat.com

عورت کے جسم میں ہونے والی اس ماہانہ ٹوٹ پھوٹ پر غور کیجئے اور سوچئے کہ اس مجبوری کے ساتھ' جو اس کے خالق نے اعلیٰ وارفع تولیدی مقاصد کیلئے ناگزیر طور پر طے کر رکھی ہے' وہ کس قدر نارمل ہوتی ہے اور کس قدر ابنارمل رہتی ہے۔ لہٰذا ایسے حالات میں' جو ہر عورت کیلئے یقیناً" مختلف ہوتے ہیں' اگر اسی کی سہولت کیلئے گواہی جیسی اہم ذمہ داری کی خاطر' ایک دوسری عورت کا ساتھ ہونا خود خالق ہی طے کر دے تو اس پر ناک بھوں چڑانا یا حق تلفی اور بے عزتی کے درجہ تک اسے لے جانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ ماہرانہ آرا ملاحظہ فرمائے:۔

"ڈاکٹر کریگر نے جتنی عورتوں کا معائنہ کیا ان میں آدھی ایسی تھی جن کو ایام ماہواری میں بد ہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے اور آخری دنوں میں قبض ہو جاتا تھا۔ ڈاکٹر گب بارڈ کا بیان ہے کہ ایسی عورتیں بہت کم مشاہدہ میں آئیں جنکو زمانہ حیض میں کوئی تکلیف نہ ہوتی ہو' بیشتر ایسی دیکھی گئیں جنہیں سردرد' تھکان' زیر ناف درد اور تھوک کی کمی لاحق تھی۔ طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے' رونے کو جی چاہتا ہے" (پردہ صفحہ 88-187)

"ڈاکٹر کرافٹ ایبک کا کہنا ہے کہ "عام حالات میں جو خواتین نرم مزاج' سلیقہ شعار اور خوش خلق ہوتی ہیں' ماہواری شروع ہوتے ہی بدل جاتی ہیں' پھر وہ بہت جھگڑالو اور چڑچڑی ہو جاتی ہیں' نوکر' بچے اور شوہر سبھی ان سے ناخوش نظر آتے ہیں۔ عورتوں سے اکثر جرائم زمانہ حیض میں سرزد ہوتے ہیں" (عورت۔ صفحہ 50-49)

"ڈاکٹر وائن برگ کا کہنا ہے کہ "مشاہدات کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ خودکشی میں ملوث خواتین میں سے آدھی نے حالت حیض میں خودکشی کی ہے" (عورت: صفحہ 50)

مساوات مرد و زن

مسیحی سماجی ادارے کے ترجمان نے مساوات کو بھی ذریعہ استہزا بنایا ہے جس کا ثبوت پہلے دو کارٹون ہیں۔ عورت خود اپنے وجود کے اندر ہونے والی مسلسل ٹوٹ پھوٹ پر گواہ ہے اور بخوبی جانتی ہے کہ وہ مرد کے مقابلے میں ہمہ جہت' ہمہ وقت ایک جیسی قوت کار اور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے سے عاری ہے مگر پھر بھی اپنے غیر حقیقی مطالبے پر مصر ہے کہ ہر میدان میں اس کو برابر کا درجہ دیا جائے۔

عورت کا حقیقی مقام

خالق' جس نے عورت کو تخلیق کیا' اس نے عورت کے مقام و مرتبہ کو مرد

Marfat.com
Marfat.com

کے مقابلہ میں فوقیت دی ہے جس کا ادراک عورت کر ہی نہیں پائی۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اس کائنات میں، خالق کائنات ہونے کے ناطے، سب سے پہلا حق خود خالق کا ہے، دوسرا حق سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور مذکورہ دونوں حقوق کے بعد تیسرا حق جس ہستی کا متعین فرمایا وہ عورت ہے ماں کے روپ میں اور چوتھے نمبر پر مرد ہے باپ کے روپ میں۔ اس حقیقت کی موجودگی میں کیا یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ بقول سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم واقعی عورت کم عقل ہے۔ کہ تیسرے مرتبہ سے نیچے گر کر چوتھے درجے پر مرد کے برابر آنا چاہتی ہے۔ یہ عورت ہی تو ہے جنت جس کے قدموں تلے ہے اور یہ وجہ سکون ہے خاوند کیلئے۔ عورت بلا شبہ مساوی حقوق شہریت کی حقدار ہے اور اسلام سے بڑھ کر کس معاشرے نے اسے یہ عزت دی ہے۔ یورپی اور دوسرے لادین معاشروں نے تو اسے منڈی کا مال بنا کر رکھ دیا ہے جس پر تاریخ کے اوراق گواہ ہیں۔ عقل و شعور رکھنے والے کھلی آنکھوں سے گرد و پیش اسے دیکھ بھی سکتے ہیں۔ ڈھکا چھپا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ مولوی بدنام ہے صرف اس لئے کہ وہ مرد و زن کو انکے مقام و مرتبہ اور مقصد حیات سے اگاہ رکھتا ہے۔ اپنے محسنوں کو طنز کر تیروں سے چھلنی کرنے والے کبھی عقلمند نہیں کہلواتے۔

جبر قران کی روح کے خلاف

اسلام اور قران کو سمجھنے والے بہت سے مسلمان بھی قرآن پاک سے سورۃ بقرہ کی آیت **لا اکراہ فی الدین** "دین میں جبر نہیں ہے" سے انتہائی غیر حقیقی استدلال کرتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ دین (کے تقاضوں کی تکمیل کیلئے) میں کوئی جبر نہیں ہے، رہے غیر مسلم تو دین کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کرنا ان کی زندگیوں کا نصب العین ہے لہٰذا اگر مسیحی سماجی ادارے شرکت گاہ کا ترجمان "خبرنامہ" یہ کہے کہ "جبر قران کی روح کے خلاف ہے" تو بات سمجھ میں آتی ہے۔

"دین میں جبر نہیں" کا حقیقی مطلب تو یہ ہے کہ دائرہ اسلام میں آنے کیلئے کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا، بہ جبر کسی کو مسلمان نہیں بنایا جا سکتا۔ مگر یہ بھی حقیقت

81006

Marfat.com
Marfat.com

ہے کہ بہ رضا و رغبت دین قبول کر کے دائرہ اسلام میں آنے والے اگر اس دائرہ سے نکلیں تو مرتد ہونے کے ناطے واجب القتل ٹھہرتے ہیں اور دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے بدعملی کا مظاہرہ کریں مثلاً" دین کی تعلیم کے خلاف زنا میں ملوث ہوں' شراب پیں یا چوری کا ارتکاب کریں تو دین کے تقاضے اسے سیدھا کرنے کیلئے حد جاری کریں گے' "دین میں جبر نہیں" کا نعرہ انہیں تحفظ فراہم نہیں کرے گا۔ اسلام جبراً کسی کو مطیع نہیں کرتا مگر برضا و رغبت مطیع سے بہ جبر عمل ضرور کراتا ہے۔

پردہ کے لئے عورت پر جبر

اوپر جبر کا ذکر پردہ کے حوالے سے کرتے ہوئے "خبر نامہ" نے یہ کہا کہ " دراصل قرآن عورتوں کی حفاظت کیلئے پہلے آدمیوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اگر ایمان رکھتے ہیں تو انہیں اپنی نگاہ نیچی رکھنی چاہئے اور اپنی حرمت کی حفاظت کرنی چاہیے" (بحوالہ سورۃ نور) اس اقتباس سے یکطرفہ طور پر یہ تاثر ملتا ہے کہ عورت کی حفاظت کیلئے مرد کو نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے مگر عورت ہر طرح آزاد ہے۔ یہ مرد ہیں جو عورت کو مجبور کر رہے ہیں کہ پردے اور علیحدگی کو کسی نہ کسی شکل میں قبول کرلیں وغیرہ وغیرہ۔ حقیقت چھپانے کی یہ بدترین کوشش ہے۔

عورت کیلئے پردہ کا فیصلہ عورت کے خالق نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا اور یہ اسے مشقت میں ڈالنے کیلئے نہیں بلکہ اسے تحفظ فراہم کرنے کیلئے ہے کہ خالق سے بڑھ کر اس کا کوئی خیر خواہ نہیں ہے جسکا ہر حکم' ہر فیصلہ حکمت سے خالی ہو۔ پردہ کے حکم کے قرآنی الفاظ پر ذرا توجہ دی جائے تو ہر بات بڑی آسانی سے سمجھ آتی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

"مومنو کو ہدایت کرو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ طریقہ ان کیلئے پاکیزہ ہے بے شک اللہ باخبر ہے ان چیزوں سے جو وہ کرتے ہیں۔ اور مومنہ عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کی چیزوں کا اظہار نہ کریں مگر جو ناگزیر طور پر ظاہر ہو جائے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنوں کے بکل مار کر لپیٹ لیا کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں کے سامنے

Marfat.com
Marfat.com

یا اپنے باپوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے سامنے یا اپنے بیٹوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے سامنے یا بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی بہنوں کے سامنے یا اپنے تعلق کی عورتوں کے سامنے' یا اپنے مملوکوں کے سامنے یا ایسے زیرِ کفالت مردوں کے سامنے جو عورت کی ضرورت کی عمر سے نکل چکے ہوں' یا ایسے بچوں کے سامنے جو ابھی عورتوں کی پس پردہ چیزوں سے آشنا نہ ہوں اور عورتیں اپنے پاؤں زمین پر مار کر نہ چلیں کہ انکی مخفی زینت ظاہر ہو اور اے ایمان والو! سب ملکر اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم فلاح پاؤ" (النور 31-30)

"اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو ہدایت کردو کہ وہ اپنے اوپر اپنی بڑی چادروں کے گھونگھٹ لٹکا لیا کریں۔ یہ اس بات کے قرین ہے کہ ان کا امتیاز ہو جائے' پس انکو کوئی ایذا نہ پہنچائی جائے اور اللہ غفور الرحیم ہے۔" (احزاب-59)

پردہ کے ضمن میں شرکت گاہ کے خبرنامہ نے جو ڈنڈی ماری ہے' وہ ہر طرح قابل مذمت ہے۔ آپ آغاز میں درج کی گئی عبارت' جو بقول انکے سورۃ نور کی آیت کا ترجمہ ہے' اور سورۃ نور و سورۃ احزاب سے پردہ کیلئے خالق و مالک کی حقیقی ہدایت کا موازنہ کر کے خود ہی فیصلہ فرمالیں کہ گمراہی پھیلانے میں اس ادارے کا کس قدر حصہ ہے۔ سیاق و سباق سے الگ کر کے قرانی آیت کا ترجمہ عامتہ الناس کے سامنے اپنی مطلب براری کیلئے رکھنا کسی طرح بھی سادگی نہیں بلکہ واضح عیاری ہے۔

پردہ اور معاشرتی زندگی

روز مرہ زندگی میں عموی وطیرہ' جو ہر کسی کے تجربہ میں آتا ہے' یہ ہے کہ کوئی کسی کو بھلی بات کہے جس پر عمل سے فائدہ پہنچے' تو ایسی بات کہنے والے کو محسن کہا جاتا ہے' اس کے بعد اس کے خلاف بات کہنے والا محسن کش کہلواتا ہے جو معاشرتی سطح پر گالی سے کسی طرح کم نہیں سمجھا جاتا۔ محسن کش کو ہر کوئی بے عقل کہتا ہے۔ روز مرہ زندگی میں بے شمار مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔

یہ بات بھی اپنی جگہ بڑی وزنی سمجھی جاتی ہے کہ سربراہ خانہ' باپ' خاندان کا محسن ہوتا ہے' خصوصاً" اولاد کیلئے' کہ وسائل رزق وغیرہ مہیا کرتا ہے' خاندان کی آسائش کا خیال رکھتا ہے اور انسان ہونے کے ناطے جو ممکن ہو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ جس طرح باغ کیلئے مالی محسن ہے' اسی طرح خالق کائنات' اپنی مخلوق کا محسن ہے کہ

Marfat.com
Marfat.com

اس نے زندگی دی، صحت و تندرستی دی، صلاحیتوں سے نوازا، معاشرتی زندگی گزارنے کیلئے دور قریب کے رشتے دیئے، عملی زندگی کا مکمل ڈھانچہ فراہم کیا، عملی زندگی کے سکھ اور سکون کی خاطر ہمہ جہت راہنمائی کیلئے کتاب اور عملی ترتیب کیلئے صاحب کتاب سے نوازا، غرض پیدائش کی ابتدا سے لحد تک ہر قدم پر مطلوب سامان زیست اور ہدایت کا سامان فراہم کر کے وہ محسنوں کی فہرست میں پہلے پر نمبر آیا، دنیا کا ہر محسن اس کے بعد ہے۔ اب اگر کوئی اس محسن کی خیر خواہی کو ٹھکرائے تو اس کے بے عقل اور محسن کش ہونے میں کیا شبہ ہے؟

انسان اسقدر کمزور و لاچار ہے کہ اسے اپنے اگلے لمحہ کی حقیقی خبر نہیں ہے عملی زندگی میں قدم قدم پر اسکی بے بسی دیدنی ہے۔ اس کمزور انسان، مرد و زن، کو اس نے معاشرتی زندگی میں تحفظات فراہم کرنے کیلئے خود احکامات جاری فرمائے، قوانین کا مجموعہ بنایا کہ میرا بندہ (مرد و زن) سکھ چین سے زندگی گزارے۔ وہ چونکہ خود انسان کا تخلیق کنندہ ہے، اس میں خیر و شر کے مادہ سے پوری طرح باخبر ہے اس لئے خوبیوں اور کمزوریوں کو نظر میں رکھتے ہوئے انتہائی خیر خواہی سے جو ہدایت اس نے مرد و زن کو دی، اس سے بڑھ کر کوئی دوسری خیر خواہی ممکن ہی نہیں اور خدانخواستہ اگر یہ خیر خواہی کسی کو قبول نہیں تو اس سے بڑھ کر بے عقل بھی کوئی نہیں ہے۔

عورت کا اس معاشرے میں جو مقام خود خالق نے مقرر کر دیا ہے اس کا ذکر ہم کر چکے ہیں، کہ خالق اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کا تیسرا مرتبہ ہے۔ اب اگر عورت خود اس مقام سے نیچے آنے پر مصر ہے تو کوئی بھی اسے عقلمند نہ کہے گا۔ عورت بیوی ہو، ماں ہو، بہن ہو، یا بیٹی ہر حالت میں اسے اس کے پیدا کرنے والے نے بہترین تحفظ فراہم کیا ہے اور اس کا حکم اپنی محکم کتاب، قرآن میں درج فرما دیا۔ بدقسمتی تو یہ ہے کہ مسلم عورت نے قرآن سے حقوق کا تحفظ لینے کی بجائے، مغربی لادینیت زدہ معاشرے سے تلاش کرنا شروع کیا ہے۔ جب کہ مغرب کے دانشور کار لائل اپنی کتاب Woman and Islam میں یہ کہہ رہے ہیں کہ "اسلام نے عورت کو جس آزادی اور جن حقوق سے نوازا ہے۔ وہ انسانیت کی فلاح و

Marfat.com
Marfat.com

ثابت ہو سکتی ہیں اور ان پابندیوں میں کوئی معمولی سے معمولی جز بھی غیر حکیمانہ نہیں ہے۔

اگر کوئی عورت یا مرد اپنے شعوری اسلام اور اپنے دعویٰ ایمان میں کھرا ہے تو اسے اس بات کی چنداں حاجت نہیں ہے کہ خالق کے ہر حکم کی حکمت لازماً اسکی سمجھ میں آئے اور پھر عمل کیا جائے۔ اس کیلئے تو یہی کافی ہے کہ یہ خالق کا حکم ہے' یہ قرآن حکیم میں درج ہے' یہ زبان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے لہٰذا سر تسلیم خم ہے۔ سوچا جائے تو انسانی فہم و فراست کی' خالق کی فہم و فراست کے مقابلے میں حیثیت ہی کیا ہے؟۔ انسانی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جو کل نامعلوم تھا آج معلوم ہے اور جو آج نامعلوم ہے' آج ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا وہ کل آنے والے لوگوں کی سمجھ میں آ جائیگا' کہ اسلام جامد دین نہیں ہے بلکہ ہمہ پہلو متحرک دین ہے اور انسانی زندگی سے ہر لمحہ عہدہ برابر ہو سکتا۔

پردہ پر جن لوگوں نے مکمل پاسداری کے ساتھ عمل کیا' ہماری مراد (عرب کے انتہائی بگڑے معاشرے نے قبول اسلام کے بعد) خلافت راشدہ کا چالیس سالہ دور ہے' اس کے مقابلے میں تاریخ انسانی سے کوئی ایک مثال لائیے جسمیں عورت کو ویسا تحفظ نصیب ہوا ہو' جس میں معاشرتی اور سماجی اقدار کو استحکام ملا ہو' جسمیں ملکی معیشت کو استحکام میسر آیا ہوا' جسمیں عورت کے مقام و مرتبہ کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ بالعکس تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ عورت کو ہر دور میں معاشرتی سطح پر پاؤں کی بہبود کیلئے اتنے کافی ہیں کہ آج تک کوئی دوسرا معاشرہ اس کا عشر عشیر بھی عورت کو نہ دے سکا" کارلائل کی بات کو ماضی اور حال کی تاریخ کی کسوٹی پر جو چاہے پرکھ لے۔

انسانی معاشرے کی سب سی قیمتی چیز (King Pin) عورت ہے اور اس کے پاس سب سے قیمتی چیز' عفت و عصمت ہے۔ اس گوہر نایاب کی حفاظت کیلئے اس کے پرورش کنندہ' رب العالمین نے' جو اس کے معاشرے کے افراد کی ہمہ جہت نفسیاتی کیفیات سے' تخلیق کنندہ ہونے کے ناطے' پوری طرح باخبر ہے' پردہ کے احکامات اور مخلوط میل جول پر پابندیاں عائد کیں' جو صحت مند سماجی ڈھانچے کی ضمانت

Marfat.com
Marfat.com

جوتی' گناہوں کی پوٹ اور بیسوا بنایا گیا۔ اس حوالے سے یورپ کو دیکھ لیں' ہندوستان کو دیکھ لیں یا کسی دوسرے ملک کی تاریخ پڑھ لیں۔

"طعنہ" ہماری معاشرتی زندگی میں چونکہ جان لیوا بھی ثابت ہو جاتا ہے اس لئے "بنیاد پرستی" اور "رجعت پسندی" وغیرہ کے طعنے سے بچنے کی خاطر اور اس لئے بھی کہ آج کا مسلمان قرآن و سنت کی حتمی تعلیم کے مقابلہ میں' ہر لمحہ نئی تحقیق کو زیادہ وزن دیتا ہے' ہم یہاں صرف ایک یورپی محقق اور دانشور کی فاضلانہ تحقیق کا ثمرہ آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ قوانین فطرت کی روشنی میں قرآن کی تعلیم اور اس تحقیق کو پرکھ لیجئے' ماڈرن ازم کا بخار اتارنے کے لئے یہی کافی ہے' بشرطیکہ فہم و بصیرت ہمیں تنہا نہ چھوڑ گئے ہوں۔

> "انسانیت کی پوری تاریخ میں کوئی ایک مثال بھی اس قسم کی نہیں ملتی کہ کوئی ایسی سوسائٹی تمدن کی بلندی تک پہنچ گئی ہو جس کی نسلوں کی پرورش اور تربیت ایسے ماحول میں ہوئی ہو جس میں مرد و زن مخلوط رہے ہوں۔ تاریخ عالم میں کوئی بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ وہ قوم اپنی تمدنی بلندی کو قائم رکھ سکی ہو۔ اس کے برعکس صرف وہی اقوام تہذیب کی انتہائی بلندی پر پہنچ سکی ہیں جنہوں نے مخلوط میل جول پر پابندی عائد کی۔"
>
> "کوئی گروہ کیسے ہی جغرافیائی ماحول میں رہتا ہو' اس کی تمدنی سطح بلند ہو گئی تھی یا پست ہو گئی تھی' اس بات کا انحصار صرف ان حالات پر ہے کہ اس نے اپنے ماضی اور حال میں مرد اور عورت کے میل جول کے لئے کس قسم کے ضوابط مرتب اور نافذ کر رکھے تھے۔"
>
> "اگر کسی قوم کی تاریخ آپ دیکھیں کہ کس وقت اس کی تمدنی سطح بلند تھی یا پست تو تحقیق سے معلوم ہو گا کہ اس قوم نے اپنے مرد و زن کے تعلقات میں کیا تبدیلی کی تھی جس کے نتیجے میں اس کی تمدنی سطح میں بلندی آئی یا پستی۔"

(Sex and Culture - Page 340 Prof: J.D. Unwin, C.U)

قرآنی تعلیمات اور جدید تحقیق کے باوجود ہم عقل کے انتہائی اندھاپن کا شکار ہیں کہ غیر مسلم قوتیں ہمیں ہماری اقدار سے دور لے جا کر کاملا" کھوکھلا کر کے اپنی بالادستی کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم بلا سوچے سمجھے ان کا نوالہ تر بنے ہوئے ہیں۔ کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر جے ڈی انون نے جو کچھ کہا وہی علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال ان سے پہلے فرما چکے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

بڑھ جاتا ہے جب ذوق نظر اپنی حدوں سے : ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر

یا یہ کہ :-

تہذیب فرنگی ہے اگر مرگ امومت : ہے حضرت انسان کے لئے اس کا ثمر موت

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن : کہتے ہیں اسی علم کو ارباب وفا موت

پردہ کے عنوان پر بہت کچھ کہا جا سکتا ہے مگر ہم یہاں اختصار سے مسیحی سماجی اداروں کی جانب سے اسلامی اقدار کے جائزہ کے ضمن صرف اشارات پر اکتفا کرنے پر مجبور ہیں کہ یہ مقالہ کسی طوالت کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ پردہ پر طعن کرنے والے یا تو مسلمانوں کے ناموں کے بھیس میں غیر مسلم ہیں جو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے ہر حربہ سے پاکستانی عورت کو گمراہ کر رہے ہیں یا کالے انگریز ہیں جو وطن عزیز میں سفید انگریز کی باقیات میں سے ہیں' ورنہ مسلمان کہلوانے والا مرد ہو یا عورت' عمل میں کتنا بھی گیا گزرا کیوں نہ ہو' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے روگردانی کا تصور تک کرتے کانپ اٹھتا ہے۔ شاعر مشرق کے اس شعر پر اس بحث کو ختم کرتے ہیں کہ :-

"یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہوا تو : مجھ کو تو گلا تجھ سے ہے یورپ سے نہیں"

شرکت گاہ کے خبرنامہ کی مزید ہرزہ سرائی

مسیحی سماجی ادارے "شرکت گاہ" کی برسوں پر پھیلی "علمی و سماجی کاوش" کا جائزہ چند صفحات میں ناممکن ہے اس لئے اختصار کے ساتھ' اقلیت کا اکثریت کے دین پر حملہ آور ہونا ثابت کرنے کے لئے' "خبرنامہ" کے مختلف شماروں سے وہ سرخیاں پیش کرتے ہیں' جو مسلمہ اسلامی اقدار کا مذاق اڑاتی ہیں اور ان سرخیوں سے پہلے کارٹوں کی زبان میں طنز کے چند اور تیر بھی ملاحظہ فرمالیجئے' جو ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ مسلمان ملک میں اس حد تک اسلام کا تمسخر اڑانے والی بیبیاں اب بھی اس امر پر شاکی ہیں کہ انہیں آزادی حاصل نہیں ہے اور اگر ان کی مطلوبہ آزادی انہیں میسر آگئی تو نہ جانے گاڑی کہاں رکے گی۔ محسوس یوں ہوتا ہے کہ ان

Marfat.com
Marfat.com

کی مطلوبہ آزادی کی تکمیل کا دن وہ ہو گا' جب مسلمان عورت ان کے مذموم مقاصد کے لئے مکمل طور پر ان کی آلہ کار ہو گی اور انہیں یقین آ جائے گا کہ ہم نے جس قدر مسلمان عورتوں کو گمراہ کیا ہے' دراصل اتنے خاندانوں کی تباہی کی ہم نے ضمانت لے لی ہے کہ ایک عورت ایک گھر ہے' ایک خاندان ہے

گمراہ کن سرخیاں ٭بحوالہ اسلامائزیشن:

☆ "مسیحی راہنما نے شریعت بل کو رد کر دیا"۔ (انتہائی شرمناک اور اشتعال انگیز)

"شریعت بل پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کرسچین نیشنل پارٹی کے سیکرٹری جنرل' ایم جوزف فرانسس نے کہا ہے کہ یہ بل انسان دوست حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے' ایک اخباری بیان میں انہوں نے کہا کہ پاکستان کے بننے کے وقت واضح الفاظ میں کہا گیا تھا کہ مذہب کا مملکت کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو گا" (خبرنامہ' جلد 4' شمارہ 2' 1992ء' صفحہ 4)

☆ "وفاقی شرعی عدالت کے رباء پر فیصلے کے پریشان کن مضمرات"۔ (صفحہ 7)

☆ "ربا پر کوئی اجماع نہیں ہوا"۔ (صفحہ 7)

☆ "ناچ گانا بند"۔ (خواتین کے اداروں میں موسیقی' ناچ' گانے والے کلچرل پروگرام سے بچا جائے) (صفحہ 18)

☆ "پاکستان ٹیلی ویژن کی سنسر شپ پالیسی"۔ سنسر شپ پالیسی کے ایک نئے ہدایت نامے کے تحت عورتوں کو "اپنے سر موڑنے یا ہلانے سے منع کر دیا گیا ہے' جسم کے تمام پیچ و خم کو دوپٹے سے ڈھانکنے اور عورت ماڈلوں کو غیر ضروری ابھارنے سے اجتناب کرنے کا کہا گیا"۔ (صفحہ 19)

"جھوٹے مذہبی ہتھیار کا دوبارہ استعمال"۔ نام نہاد اسلامائزیشن کے حامیان یہ دلیل دیتے ہیں کہ ایک مسلم اکثریتی ملک کو لازمی طور پر شریعت کے مطابق چلایا جانا چاہیے اور یہ بھی ہو یہی وہ مقصد تھا جس کے لئے پاکستان وجود میں آیا تھا بہت سے عالموں نے پہلے مفروضے پر بحث کی ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اسلام کوئی ملکی آئین یا طرز حکومت نہیں دیتا صرف اس بات کی نصیحت کرتا ہے کہ ایمان والے باہمی مشورے سے معاملات طے کریں۔ مزید یہ کہ اسلام جبراً "لاگو نہیں کیا جا سکتا" (خبرنامہ' جلد 4' شمارہ 3' 1992ء' صفحہ 10)۔

"نام نہاد توہین رسالت کے قانون نے جس طرح مذہبی جنونیت کی شیطانی لہر کو بے لگام کیا ہے اس کا ثبوت مذہب کے نام پر بہایا جانے والا مزید خون ہے"۔ (خبرنامہ جلد' شمارہ 3' صفحہ 3' 1994ء)۔

"وزیر اعظم بے نظیر نے مولانا فضل الرحمن کے مطالبات تسلیم نہ کرنے پر سکھ کا سانس لیا ہے" (صفحہ 8)۔

Marfat.com
Marfat.com

سرخیوں کا مختصر جائزہ۔

مسیحی برادری کا شریعت بل رد کرنا' مسلمان اکثریت کے ملکی اور مذہبی اصول و ضوابط کے خلاف کھلم کھلا بغاوت ہے۔ عقلمند اقلیت ہمیشہ اکثریت کے قوانین کا احترام کرتی ہے اور کوئی بھی غیرت مند ملک' اقلیت کو اسقدر آزادی نہیں دیتا کہ وہ اکثریت کے مذہبی معاملات کو رد یا قبول کرنے کا فیصلہ کریں۔ اقلیت کی اس دیدہ دلیری پر گرفت نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں اقلیت مادر پدر آزاد ہے۔ یہی کچھ وفاقی شرعی عدالت کے ضمن میں اقلیت کی' اپنی حدودں سے تجاوز کی عادت کے بارے میں کہا جا سکتا ہے اور یہ قانون کی نظر میں قابل مواخذہ بھی ہے۔ شرعی عدالت کے فیصلوں کے مضمرات پر اقلیت کی بے چینی کا سبب اور اس دلیرانہ تبصرہ کو آپ انکے سرپرستوں کے رویہ کی روشنی میں بخوبی جان سکتے ہیں۔

ربا‌ء (سود) پر اجماع نہیں ہو سکا' یہ بھی مجذوب کی بڑ سے زیادہ نہیں کہ مسلمان کیلئے ربا‌ء کا مسئلہ ہمیشہ کیلئے' مسلمان کے رب نے اپنی محکم کتاب قرآن میں طے کر دیا۔ ہر طرح کا جلی خفی سود' اپنی تمام تر جزیات کے ساتھ قیامت تک کیلئے حرام قرار دیا گیا اور اس میں کسی بھی پہلو سے ملوث ہونے کو اللہ اور رسول کے خلاف جنگ قرار دیا گیا۔ قرآن کے فرمان پر اجماع نہ ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس سودی کاروبار میں ملوث مسلمان گناہ کبیرہ کے مرتکب قرار پاتے ہیں اگر کوئی مسلمان سود کو حلال کرے تو وہ اپنے ایمان کی فکر بھی کرے کہ حرام پر دلیل لانا کفر ہے۔

اسلامائزیشن

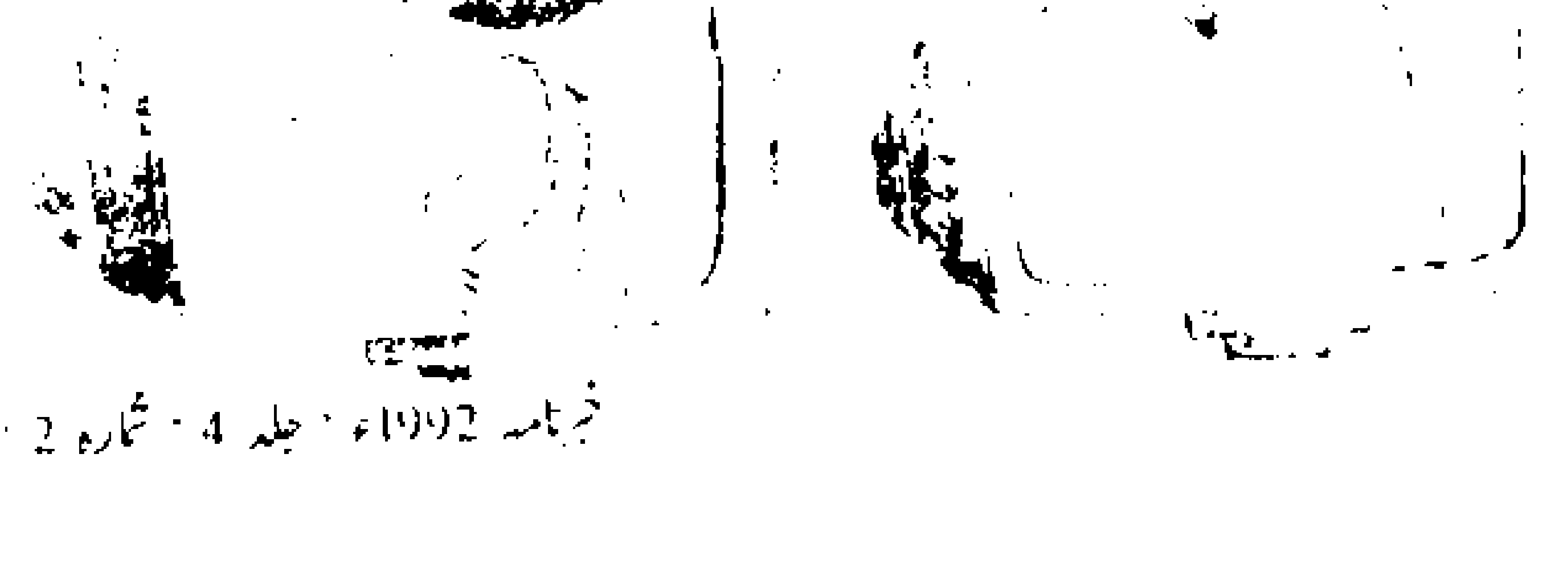

خبرنامہ 1992ء، جلد 4، شمارہ 2، صفحہ 21

Marfat.com
Marfat.com

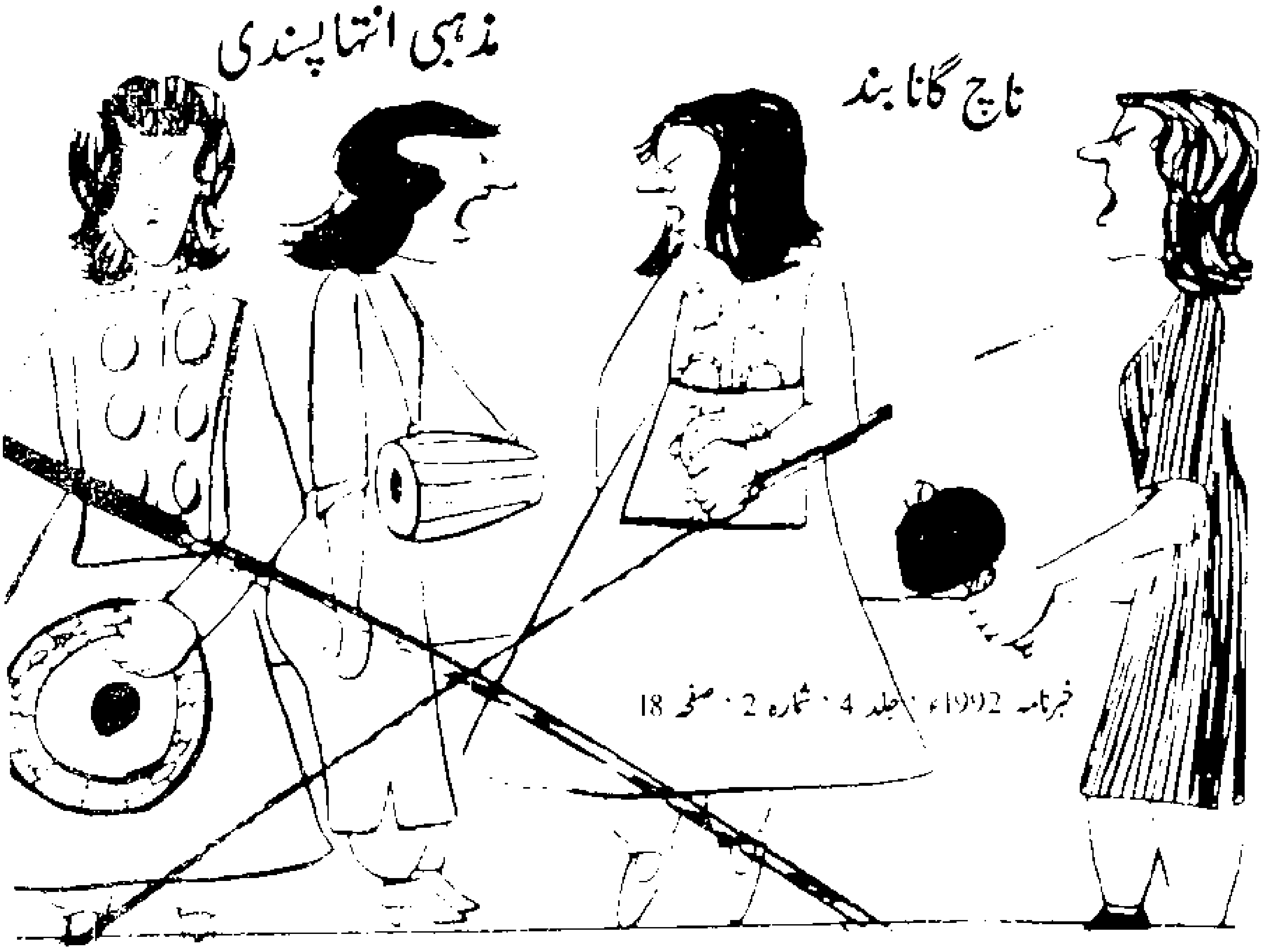

"مردوں کے حقوق یا ان کی حفاظت کوئی بھی مذہبی حربہ نہیں کر سکتا"
خبرنامہ 1993، جلد 5، شمارہ 2، صفحہ 14

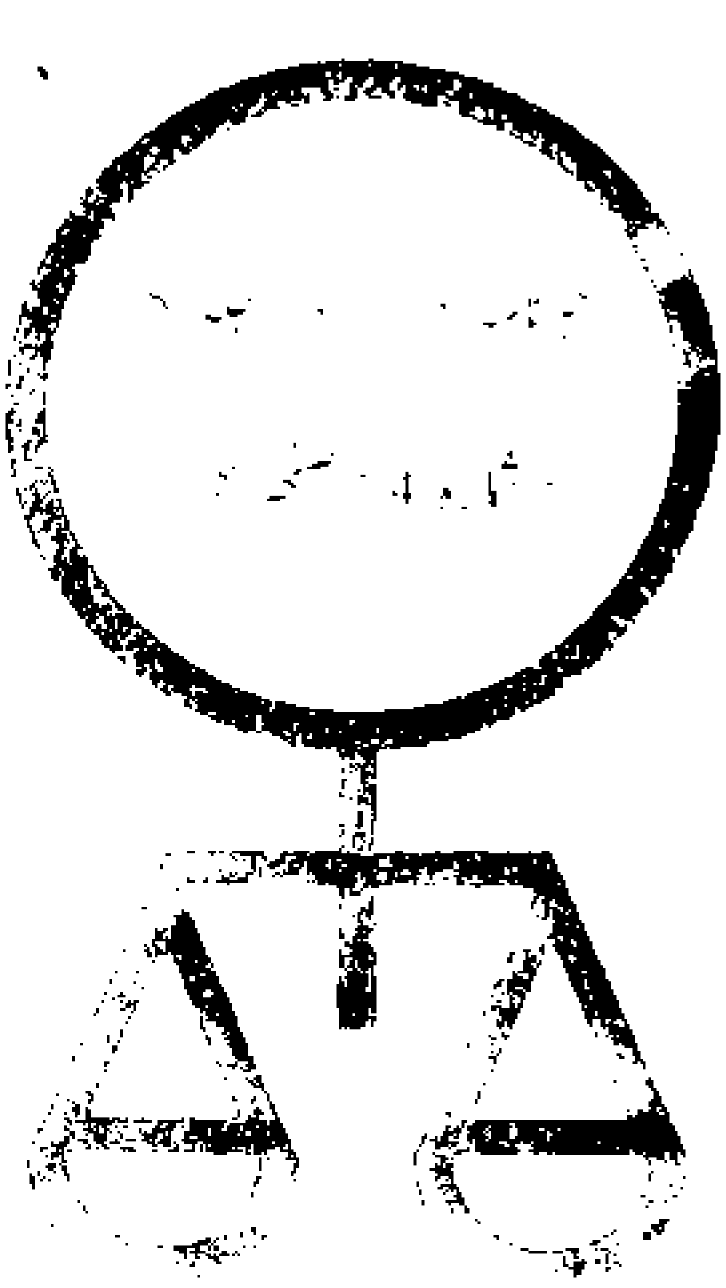

ظالم مسلمان مرد (مولوی) عورت کو زنجیر میں جکڑ کر رکھتا ہے جبکہ
مانی صلیب عورت کی آزادی و حقوق اور انصاف کی نشانی ہے۔
(گول دائرہ دراصل مقلوب ہے)

Marfat.com
Marfat.com

ناچ گانا بند' قرآن و حدیث سے ناچ گانے کے حرام ثابت ہونے کے بعد اسے اپنانا مسلمان کے ایمان کی ضد ہے۔ ایمان اور جانتے بوجھتے نافرمانی ساتھ نہیں نبھ سکتے۔ قوموں کے استحکام میں ناچ گانا ہمیشہ گھن ثابت ہوا ہے کہ ناچ گانے والی قوم کبھی عروج و استحکام کی منزل نہ پا سکی' افراد کو صاحب کردار نہ بنا سکی جب کہ قوم کا حقیقی سرمایہ صاحب کردار افراد ہی ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں مسیحی محقق پروفیسر ڈاکٹر جے ڈی انون کی فاضلانہ رائے ہم پیش کر چکے ہیں۔

اسلام کوئی ملکی آئین یا طرز حکومت نہیں دیتا' یہ بات کوئی عقل کا اندھا ہی کہہ سکتا ہے کہ خلافت راشدہ کا کم و بیش چالیس سالہ دور حکومت' پوری انسانی تاریخ کا درخشندہ باب ہے' جسکے مقابلے میں کار حکومت چلانے کیلئے قواعد و ضوابط آج تک کوئی قوم سامنے نہیں لا سکی۔ قرآن حکیم اور فرامین رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی زندگی کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا' خواہ یہ مسجد سے متعلق ہو' معیشت یا سیاست سے متعلقہ ہو یا سماجی اور معاشرتی تعلقات و معاملات سے واسطہ رکھنے والا ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نجی خاندانی زندگی پر تعلیمات تک کے لئے مفصل ہدایات موجود ہیں جو کسی مخصوص دور تک محدود نہیں ہیں بلکہ ہر دور کیلئے تابندہ ہیں۔

مسیحی راہنماؤں کا شریعت بل مسترد کرنا ہو یا انکی یہ درید دہنی ہو کہ پاکستان کے بننے کے وقت واضح الفاظ میں کہا گیا تھا کہ مذہب کا مملکت سے کوئی تعلق نہ ہو گا' حقیقت سے کس قدر بعید ہے' ثابت کرنے کے لئے ہم آپ کے سامنے قائداعظم محمد علی جناحؒ کے مصدقہ اقوال رکھتے ہیں اور اسی کے ساتھ ہی آئین پاکستان' قرارداد مقاصد اور شریعت ایکٹ 1991ء کی وہ دفعات پیش کرتے ہیں جنکا تعلق مملکت کے دین' شہریوں کے حقوق' اقلیتوں کے حقوق اور عورتوں کے حقوق کے تحفظات سے ہے۔ کیا اس کے بعد بھی اس بات کی گنجائش رہ جاتی ہے کہ آزادی و حقوق کے نام پر مسلمان عورت کو گمراہ کرنے کی خاطر واویلا کیا جائے۔

Marfat.com
Marfat.com

قائد اعظم اور پاکستان

"اس قوم کو ایک جداگانہ گھر کی ضرورت ہے۔ ان دس کروڑ مسلمانوں کو جو اپنی تمدنی معاشرتی صلاحیتوں کو اسلامی خطوط پر ترقی دینا چاہتے ہیں ایک اسلامی ریاست کی ضرورت ہے (قرارداد لاہور 23 مارچ حیات قائداعظم چودھری سردار محمد خان عزیز صفحہ 226)

"مسلمان غلامی کو خدا کا عذاب سمجھتا ہے۔ مسلمان اور غلام دو متضاد چیزیں ہیں ایک آزاد اسلامی سلطنت کے بغیر اسلام کا تصور ہی باطل ہے۔ مسلمان کے نزدیک صحیح آزادی کا تصور یہ ہے کہ وہ ایسی اسلامی حکومت کو معرض وجود میں لائے جو قران کریم کے ضابطہ خداوندی کی تشکل ہو......... مسلمان کے نزدیک ہر وہ نظام حکومت باطل ہے جو کسی انسان کا وضع کردہ ہو کیونکہ اسکے پاس ایک محکم دستور ہے جو اسکی ہر موقع اور ہر زمانہ میں راہنمائی کر سکتا ہے" (بحوالہ مذکورہ صفحہ 252)

سوال = مذہب اور مذہبی حکومت کے لوازم کیا ہیں؟

جواب = (قائداعظم) "جب میں انگریزی زبان میں مذہب کا لفظ سنتا ہوں تو اس زبان اور محاورے کے مطابق لامحالہ میرا ذہن خدا اور بندے کی باہمی نسبت اور رابطہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن میں بخوبی جانتا ہوں کہ اسلام اور مسلمانوں کے نزدیک مذہب کا یہ محدود اور مقید مفہوم یا تصور نہیں ہے۔ میں نے قرآن مجید اور قوانین اسلامیہ کے مطالعہ کی اپنے طور پر کوشش کی ہے۔ اس عظیم الشان کتاب کی تعلیمات میں انسانی زندگی کے ہر باب کے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ زندگی کا روحانی پہلو ہو یا معاشرتی، سیاسی ہو یا معاشی، غرضیکہ کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جو قرآنی تعلیمات کے احاطہ سے باہر ہو۔ قرآن کریم کی اصولی ہدایات اور طریق کار نہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے بلکہ اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے لئے حسن سلوک اور آئینی حقوق کا جو حصہ ہے اس سے بہتر کا تصور ناممکن ہے"۔

(اگست 1941ء مسلمانوں نوجوانان سے حیدر آباد دکن میں سوال و جواب کی نشست' حیات قائداعظم چوہدری سردار محمد خان عزیز۔ صفحہ 255)

"پاکستان کی بنیاد فی الحقیقت اس وقت پڑ چکی تھی جب اس برصغیر کے پہلے غیر مسلم نے اسلام قبول کیا تھا"

(قائداعظم محمد علی جناح سالانہ اجلاس مسلم لیگ' لاہور 1940ء)

(بحوالہ قیام پاکستان میں مولانا مودودی کا فکری حصہ سید نظر زیدی۔ صفحہ۔8)

Marfat.com
Marfat.com

آئین 1973ء

تعارف

دفعہ 2: اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہو گا۔

(الف) قرار داد مقاصد میں دیئے گئے اصولوں اور شقوں کو دستور کا موثر حصہ بنا دیا گیا ہے اور یہ اسی طرح لاگو ہوں گی۔

دفعہ 4: ہر شہری خواہ وہ کسی جگہ بھی ہو، کو قانون کی حفاظت کے دائرے میں رہنے اور قانونی سلوک کے مستحق ہونے کا حق ہے اور یہ حق نا قابل انتقال ہے۔

دفعہ 5: (1) ریاست سے وفاداری ہر شہری کا بنیادی فرض ہے۔

(2) ہر شہری خواہ وہ کہیں بھی ہو یا وقتی طور پر مقیم ہو، آئین و قانون کا بنیادی طور پر پابند ہے۔

بنیادی حقوق

دفعہ 1- حق زندگی اور آزادی:

"دستور کے آرٹیکل نمبر 9 کے مطابق پاکستان کے شہریوں کو آزادی اور زندگی کا تحفظ بہم پہنچایا گیا ہے۔ انسانی زندگی انہی دو عناصر، زندگی اور آزادی سے مرکب ہے اور کسی بھی فرد کو ان دونوں نعمتوں سے محروم نہیں کیا جا سکتا ماسوائے ایسی صورت کے جسکی دستور اجازت دیتا ہو"۔

دفعہ 5- تحفظ و وقار

"موجودہ دستور کے مطابق پاکستان کے شہریوں کے وقار کے تحفظ کی بھی ضمانت دی گئی ہے۔ لیکن یہ تحفظ صرف قانون کے دائرے میں حاصل ہو گا۔ اسی طرح یہ افراد کو ذاتی اور گھریلو زندگی میں بھی حاصل ہو گا.........."

دفعہ 12- "قانون، امن عامہ اور اخلاقی حدود کے اندر، ہر شخص کو کسی بھی مذہب پر کاربند ہونے اور اسکی ترویج کا حق حاصل ہو گا اسی طرح ہر مذہبی فرقے کو اپنی عبادت گاہیں بنانے اور ان کی حفاظت کا حق حاصل ہو گا"

دفعہ 17- "پاکستان کے آئین نے تمام شہریوں کو یکساں درجہ دے کر تمام امتیازات ختم کر دیئے ہیں.......... آرٹیکل نمبر 25 نے جنسی امتیازات بھی ختم کر دیا ہے اور عورتوں مردوں کو بحیثیت شہری یکساں درجہ دیا ہے.........."

پالیسی کے اصول

دفعہ 3- تعصبات کا انسداد

"حکومت گردہی، نسلی، مذہبی اور قبائلی تعصبات کے انسداد کے لئے جدوجہد کرتی رہیگی"۔

دفعہ 4- خواتین کے حقوق

"حکومت اس بات کا اہتمام کرے گی کہ خواتین قومی زندگی میں بھرپور حصہ لیں"۔

دفعہ 6- اقلیتوں کا تحفظ

"حکومت اقلیتوں کے جائز حقوق کی حفاظت اور اسکی مناسب نمائندگی کا اہتمام کرے گی"۔

(آئین پاکستان- ڈاکٹر صفدر محمود، صفحات 58-43)

Marfat.com
Marfat.com

قرارداد مقاصد

"جس کی رو سے جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں کو، جس طرح اسلام نے انکی تشریح کی ہے، پورے طور پر ملحوظ رکھا جائیگا"۔ (پیرہ-4)

"جس کی رو سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائیگا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق، جس طرح قرآن و سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں"۔ (پیرہ 5-)

"جس کی رو سے اس امر کا قرار واقعی انتظام کیا جائیگا کہ اقلیتیں آزادی کے ساتھ اپنے مذہبوں پر عقیدہ رکھ سکیں اور اس پر عمل کر سکیں اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دے سکیں"۔ (پیرہ-6)

بحوالہ آئین پاکستان۔ ڈاکٹر صفدر محمود
(ضمیمہ-4۔ آرٹیکل۔ 2 الف، صفحہ۔ 175)

شریعت بل کا متن

"اور ہر گاہ کہ اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا جا چکا ہے اور اس طرح تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن مجید اور سنت کے احکام پر عمل کریں تاکہ انکی زندگیاں مکمل طور پر خدائی قوانین کے تحت آجائیں"۔ (پیرہ-2)

"اور ہر گاہ کہ قرارداد مقاصد کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مستقل جزو کے طور پر شامل کیا گیا ہے اور ہر گاہ کہ اسلامی ریاست کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کی عزت، زندگی، آزادی، جائیداد اور بنیادی حقوق کا تحفظ کرے اور یقینی بنائے اور اسلامی نظام عدل کے ذریعے تمام عوام کو سستا اور جلد انصاف فراہم کرے" (پیرہ-3)

"اور ہر گاہ کہ اسلام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اسلامی اقدار کی بنیاد پر سماجی نظام قائم کرنے کا حکم دیتا ہے" (پیرہ-4)

شریعت ایکٹ 1991ء

2-اس ایکٹ کو نفاذ شریعت ایکٹ مجریہ 1991ء کا نام دیا گیا ہے۔

3-اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوگا۔

5-اس ایکٹ کا کوئی جزو غیر مسلموں کے پرسنل لا، مذہبی آزادی، روایات، رسوم و رواج اور طرز زندگی پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

دفعہ 9- ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کا فروغ

1- حکومت ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کو فروغ دینے کے سلسلے میں ضروری اقدامات کریگی۔
2- شریعت کے خلاف توہین آمیز مواد جسمیں فحاشی کی ترغیب دی گئی ہو، کی اشاعت پر مکمل پابندی ہوگی۔

دفعہ 10- ہر شہری کی جان و مال اور شخصی آزادی کی ضمانت

"پاکستان کے ہر شہری کے جان و مال عزت، حقوق اور آزادی کے تحفظ کی خاطر حکومت قانونی اور انتظامی اقدامات کریگی"۔

Marfat.com
Marfat.com

دفعہ 20- عورتوں کے حقوق اثر انداز نہیں ہونگے
اس ایکٹ میں شامل کسی بھی جزو کے باوجود آئین کے تحت عورتوں کو دیئے جانے والے کوئی بھی حقوق اثر انداز نہیں ہونگے۔

(آئین پاکستان ڈاکٹر صفدر محمود صفحہ 193-189)

تولیدی حقوق پر "خواتین زیر اثر مسلم قوانین" کا موقف

خبرنامہ 1994ء ، جلد 6 ، شمارہ 2 ، صفحہ 26

عورت نہ کہ بچہ پیدا کرنے کی مشین

Marfat.com
Marfat.com

عورت کی آزادی اور اسلامائزیشن کے حوالے سے مذکورہ کارٹون' جو فحاشی کے زمرہ میں بھی آتا ہے' قابل توجہ ہے۔ عورت کو اس میں مادر پدر آزاد جھولتا دکھایا گیا ہے۔ اور یہی غالباً" آزادی و حقوق نسواں کے علمبرداروں کی منزل ہے۔ کارٹون کے نیچے تحریر ہے "عورت ہے یا بچے پیدا کرنے کی مشین" گویا عورت "کسی اور مصرف' کے لئے تھی مگر اسے بچے پیدا کرنے کی مشین بنا دیا گیا ہے۔ ہم بصد احترام' حوا کی بیٹیوں سے' جنہیں یہ حقیقت ناگوار گذرتی ہے' سوال کرتے ہیں کہ پھر عورت کا مقصد تخلیق ہے کیا؟

عورت کے خالق نے تو مرد اور عورت کا مقصد تخلیق یوں بیان فرمایا اور اسے خلافت ارضی کے لئے اشرف المخلوقات کے مرتبہ پر فائز کیا۔

1- واذقال ربک للملکتہ انی جاعل فی الارض خلیفتہ (البقرہ-30)
"اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (پر) اپنا نائب (میرے احکام کو ٹھیک ٹھیک نافذ کرنے والا) بنانا چاہتا ہوں"۔

2- یایھا الناس اتقو ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منہا زوجھا وبث منھما رجالا" کثیرا و نساء و تقو اللہ الذی تسائلون بہ والارحام (النساء-1)
"اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کو جوڑہ بنایا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد عورت پھیلائے۔ اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔"

قرآن کا فرمان چونکہ 'رجعت پسندی' ہے اور مغربی تہذیب کے دلدادہ یا اسیر مسلمان مرد و زن' قرآن کے حوالہ سے بات کرتے یا بات سنتے شرماتے ہیں' اس لئے ہم جدید سائنسی و طبی تحقیق بھی آپ کے سامنے رکھتے ہیں' جو عورت کے مقصد حیات کی تکمیل پر روشنی ڈالتی ہے۔

"عورت کے لئے وظائف تولیدی جو اہمیت رکھتے ہیں ان کا ابھی تک پورا شعور پیدا نہیں ہوا ہے اس وظیفہ کی انجام وہی عورت کی معیاری تکمیل کے لئے ناگزیر ہے پس یہ احمقانہ فعل ہے کہ عورتوں کو تولید اور زچگی سے برگشتہ کیا جائے۔"

("Man the unkrown" by Dr. Alixis Carrel' Nobale Prize Winner)

"جذبہ جنسی آخر کس چیز کا غماز ہے اور کس مقصد کے حصول کے لئے ہے یہ بات کہ اس کا تعلق افزائش نسل سے ہے بالکل واضح ہے۔ بیالوجی کا علم اس مسئلے کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے یہ ایک ثابت شدہ حیاتیاتی قانون ہے کہ جسم کا ہر عضو اپنا خاص وظیفہ انجام دینا چاہتا ہے اور اس کام کی تکمیل چاہتا ہے جو فطرت نے اس کے سپرد کیا ہے نیز اگر اسے اپنے اس کام سے روک دیا جائے تو لازما" الجھنیں اور مشکلات

Marfat.com
Marfat.com

پیدا ہوں گی۔ عورت کے جسم کا بڑا حصہ بنایا ہی گیا ہے استقرار حمل اور تولید کے لئے۔ اگر عورت کو اپنے جسمانی اور ذہنی نظام کا یہ فطری تقاضا پورا کرنے سے روک دیا جائے گا تو وہ اضمحلال اور شکستگی کا شکار ہو جائے گی اس کے برعکس ماں بن کر وہ ایک نیا حسن ایک روحانی بالیدگی پالیتی ہے جو اس کے جسمانی اضمحلال پر غالب آجاتی ہے جس سے زچگی کے باعث عورت دوچار ہوتی ہے۔"

(The Psychology of sex 'page 17' Dr. Oswald Schwarz)

مذکورہ طبی تحقیقات کے ساتھ اس امر کو بھی شامل کرلیجئے کہ عورت کی چھاتی اور شرمگاہ کے کینسر پر تحقیق کے دوران یہ حقائق بھی سامنے آئے ہیں کہ شادی شدہ عورتوں میں دونوں قسم کے کینسر کی شرح انتہائی کم تھی جبکہ لمبی عمر تک غیر شادی شدہ خواتین یا بچوں کو اپنا دودھ نہ پلانے والی عورتوں میں یہ شرح زیادہ تھی۔ اب تو محکمہ صحت نے اشتہارات اور ٹی وی اعلانات کے ذریعے عورتوں کو' اپنے بچوں کو چھاتی سے دودھ پلانے کی ترغیب پر توجہ دینی شروع کی ہے جس کے دو طرفہ بہتر نتائج ہیں کہ بچے کی صحت اور قوت مدافعت معیاری اور ماں' چھاتی کے کینسر کے خطرہ سے محفوظ۔ سروے نے تو یہ بھی بتایا ہے کہ کلیسا کی پاکباز ننوں میں شرمگاہ کا کینسر زیادہ پایا گیا۔ اسلام کا شادی کا فلسفہ ہمہ جہت خیر کے اثرات کا حامل ہے اور بے شمار قسم کی شر اور بیماریوں سے حفاظت کی ضمانت بھی ہے۔ اسی طرح ایڈز کے لئے بھی اب 'جائز قربت کی ترجیح' کو باربار دہرایا جاتا ہے گویا جدید طبی تحقیق لمبا سفر طے کرکے بالاخر اسلام کی حقانیت کو بتدریج تسلیم کرتی جا رہی ہے۔ اسلام نے تو آغاز ہی سے جائز قربت کے علاوہ ہر دوسرا دروازہ بند کیا ہے۔

مسیحی' مسلمان عورت کیلئے غم خوار کیوں؟

ہماری مذکورہ بات بظاہر تلخ ہے مگر "شرکت گاہ" کے مذکورہ "فرامین" سے یقیناً تلخ نہیں ہے۔ کچھ حلقے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم پاکستانی عورت کی جدوجہد آزادی کو مسیحت کے ساتھ نتھی کرکے اپنے تعصب کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ نہیں بلکہ اسے "خبرنامہ" ہی کی زبان میں دیکھیے :-

مسلمان خواتین کے حقوق کی علمبردار تنظیمیں:

پاکستان میں خواتین کے حقوق کی جنگ لڑنے والی تنظیمیں' جن عالمی تنظیموں

Marfat.com
Marfat.com

کے اشتراک سے "میدان جہاد" میں برسرپیکار ہیں ان پر ایک نظر ڈالنے سے یہ امر روز روشن کی طرح ہر شخص پر عیاں ہو جاتا ہے کہ ان سب تنظیموں کے سامنے ہدف کیا ہے اسے اختصار سے یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان ممالک کی عورتوں میں "بیداری" پیدا کر کے، انہیں غیر مسلم معاشروں کی خواتین کی سطح پر لا کر، مسلم ملت کے حصار پر کاری ضرب لگائی جائے۔ مسلم عورت اپنا مقام، اپنا مقصد حیات بھول کر ہماری راہ لگ جائیگی تو ملت مسلمہ کا شیرازہ بکھر جائیگا کہ اصل سے کٹ کر کبھی کوئی بھی اپنا مقام و مرتبہ برقرار نہیں رکھ سکا۔ غیر مسلم اس حقیقت کو بخوبی جانتے ہیں کہ ایک عورت کو گمراہ کرنا، ایک خاندان کی گمراہی ہے اور خاندانوں کی بربادی قوم کی بربادی بنتی ہے۔

عالمی سطح کی تنظیموں کی ایک فہرست، خبرنامہ 92 (جلد 4 شمارہ 3، صفحہ 25) کے شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہے۔

"افریقن ایسوسی ایشن آف ایجوکیشن فار ڈویلپمنٹ، ایفرو ایشین پیپلز سولیڈیریٹی

آرگنائزیشن، امریکن ایسوسی ایشن آف جیورسٹس، امریکن ایسوسی ایشن آف ریٹائرڈ پرسنز، اینمنسٹی انٹر نیشنل، اینڈین کمشن آف جیورسٹس، اینٹی سلیوری انٹر نیشنل فار دی پروٹیکشن آف ہیومن رائٹس، ایسوسی ایٹڈ کنٹری ویمن آف دی ورلڈ، بہائی انٹر نیشنل کمیونٹی، ریتاس انٹر نیشنلز، کرسچین ڈیموکریٹ انٹر نیشنل، کمیشن آف دی چرچز آن انٹر نیشنل افیرز آف دی ورلڈ کونسل آف چرچز، کوآرڈینیٹنگ بورڈ آف جیوشن آرگنائزیشنز، ڈیفنس فار چلڈرن انٹر نیشنل مومنٹ، ڈویلپمنٹ انوسٹنز اینڈ نیٹ ورک، فرینڈز ورلڈ کمیٹی فار کنسلٹیشن (کویکرز)، ہیومن رائٹس ایڈوو کیٹس، انٹر نیشنل ایسوسی ایشن آف ڈیموکریٹک لائرز، انٹر نیشنل ایسوسی ایشن آف ایجوکیٹرز فار ورلڈ پیس، انٹر نیشنل ایسوسی ایشن فار پینل لاء، انٹر نیشنل سنٹر آف سوشیو لاجیکل پینل اینڈ پینیٹری ریسرچ اینڈ سٹڈیز، انٹر نیشنل کمیشن آف جیورسٹس، انٹر نیشنل کونسل آف انوئر نمنٹل لاء، انٹر نیشنل کونسل آف جیوش ویمن، انٹر نیشنل فیڈریشن آف یونیورسٹی

Marfat.com
Marfat.com

ویمن' انٹر نیشنل فیڈریشن آف ویمن ان لیگل کیریرز' انٹر نیشنل فیڈریشن آف ویمن لائرز' انٹر نیشنل فیڈریشن ٹیرے ڈی ہومز' انٹر نیشنل فیلو شپ آف ریکو نسیلیشن' انٹر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہو مینٹرین لاء' انٹر نیشنل لیگ فار دی رائٹس اینڈ بریشن آف پیپل' انٹر نیشنل موومنٹ فار فریٹرنل یونین امنگ ریسز اینڈ پیپلز' انٹر نیشنل موومنٹ فار ڈویلپمنٹ آف فریڈم آف ایجوکیشن' انٹر نیشنل آرگنائزیشن فار دی ایلیمیش آف آل فارمز آف ریشل ڈسکر مینیشن' انٹر نیشنل سروس فار ہیومن رائٹس' لین امریکن فیڈریشن آف ایسوسی ایشن ریلٹوز آف ڈس اپیرڈ ڈیٹینیز' لاء ایسوسی ایشن فار ایشیا اینڈ دی پیسیفک (ایل اے ڈبلیو اے ایس آئی اے)' میڈیکل ویمنز انٹر نیشنل ایسوسی ایشن' پیکس کرسٹی انٹر نیشنل' سروس جسٹس اینڈ پیس ان لیٹن امریکہ' یونین آف عرب جیورسٹس' ویمنز انٹر نیشنل لیگ فار پیس اینڈ فریڈم' ویمنز انٹر نیشنل زیونسٹ آرگنائزیشن' ورلڈ ایسوسی ایشن فار ورلڈ فیڈریشن' ورلڈ ایسوسی ایشن آف گرل گائیڈ اینڈ گرل سکاؤٹس' ورلڈ فیڈریشن آف میتھوڈسٹ ویمن' ورلڈ جیوش کانگریس' ورلڈ یونین آف کیتھولک ویمنز آرگنائزیشن' ورلڈ یونیورسٹی سروس' ورلڈ فیڈریشن آف مینٹل ہیلتھ"۔

اس طویل فہرست میں اکثر مسیحی تنظیمیں ہیں یا مسیحی سرپرستی میں کام کر رہی ہیں' کچھ یہودی ہیں اور اکثر یہودی سرپرستی میں مصروف عمل ہیں۔ عقل و شعور کی معمولی سی مقدار استعمال کر کے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ ان تنظیموں کی تگ و دو برائے "خواتین زیر اثر مسلم قوانین" کی تہہ میں حقیقی مقاصد کیا ہیں۔

حقوق نسواں کیلئے پاکستان میں تنظیموں کا مشترکہ ایکشن:

اس عنوان پر اپنی طرف سے کچھ کہنے کے بجائے ہم "خبرنامہ" ہی کے صفحات کو من و عن آپ کے سامنے رکھتے ہیں کہ آپ اس "جہاد" میں حصہ لینے والوں کے چہرے بھی دیکھ لیں اور مطالبات کے حسن و قبح کو بھی جان لیں کہ ہم تبصرہ کر کے بنیاد پرست اور متعصب کہلوانا پسند نہیں کرتے۔

Marfat.com
Marfat.com

قانونی اصلاحات کے لئے ایکشن (کاروائی)

پاکستان میں خواتین کی تنظیمیں کئی سال سے ایسا ماحول پیدا کرنے کی جدوجہد کر رہی ہیں جو ان کی اہلیت کو معاشرے کے دوسرے ممبران کے مکمل مقابل اور برابر ہونے کا احساس دلانے کا باعث بنے۔ ایک طرف تو ان کا مقصد نرمی سے خواتین کے حقوق میں رکاوٹوں کا اندازہ لگانا ہے اور دوسری طرف ایسے اقدامات کی تلاش ہے جو مساوات کی طرف ان کی کوشش کو تیز کر سکیں۔ اب بہت سی خواتین کی تنظیمیں' انسانی حقوق کی ایسوسی ایشنز اور تعمیری غیر سرکاری تنظیمیں "ایکشن فار لیگل ریفارمز" کے پلیٹ فارم پر متحد ہو گئی ہیں۔

پاکستان میں بسنے والوں کے تمام گروہوں اور قبیلوں کی نمائندگی کرنے والی چاروں صوبوں میں کام کرنے والی تنظیموں نے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے ہیں۔

1 - حدود آرڈیننس کی تنسیخ

2 - قصاص اور دیت کے قانون کی تنسیخ

3 - قانون شہادت کی تنسیخ

4 - تمام پرسنل لاز میں ٹھوس اصلاحات جیسا کہ مطالبات بالا میں تحریر ہے

مطالبہ کنندہ تنظیموں کے نام یہ ہیں۔

ای جی ایس ایس لیگل ایڈ سیل' اجو کا تھیٹر' بیداری' ڈیمو کریٹک وومن ایسوسی ایشن ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان' ہیومن رائٹس اینڈ سول لبرٹیز ٹرسٹ' ہندو ویلفیئر ایسوسی ایشن' ہندو پنچائت' ادارہ امن و انصاف' جسٹس اینڈ پیس کمیشن' نوائے خواتین' پائیلر' پنجاب وومن لائرز ایسوسی ایشن' پاکستان وومن انسٹیٹیوٹ' پاکستان مائناریٹی ویلفیئر آرگنائزیشن پنجاب نوجوان محاذ' پنجاب لوک رہس' پاکستان کرسچین نیشنل پارٹی' ساؤتھ ایشیا پارٹنرز شپ پاکستان' شرکت گاہ' سین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹیٹیوٹ' سیوک تھیٹر' تحریک نسواں' خواتین محاذ عمل' وارننگ اگینسٹ ریپ' وائی۔ ڈبلیو۔ سی۔ اے' نیشنل عورت فاؤنڈیشن' سیمرغ۔

"خبرنامہ" جلد 6' شمارہ 1' 1994ء صفحہ 3 -

Marfat.com
Marfat.com

قانونی اصلاحات کے لئے ایکشن

.... ہائی کورٹس کے لئے بھی اسی طرح کا طریقہ اپنانا چاہیے کہ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ اور صوبائی چیف جسٹس' متعلقہ ہائی کورٹ کا سینئر جج' وزیر اعلی اور قائد حزب مخالف۔

6 - جج صاحبان کی مدت ملازمت کی جانچ پڑتال کو یقینی بنانے کے لئے اور آئین کے آرٹیکل 209 کے تحت ان کی معزولی ایک وسیع سپریم عدالتی کونسل کے ذریعے ہونی چاہئے۔ سپریم کورٹ کے جج کی معزولی کے لئے وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف کو بحیثیت عہدہ ممبر ہونا چاہیے۔

ہائی کورٹ کے جج کی معزولی کے لئے وزیراعلی اور قائد حزب مخالف کو بحیثیت عہدہ ممبر ہونا چاہیے۔

سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے جج کے خلاف ریفرنس صرف صدر ہی دائر کر سکتا ہے۔ اس اختیار کا استعمال بھی سپریم جوڈیشل کونسل سے مشورہ کرکے کرنا چاہیے۔

7 - چیف جسٹس صاحبان کو قائمقام گورنر مقرر نہیں کرنا چاہیے اور جج صاحبان کو چیف الیکشن کمشنر یا سیکرٹری لاء مقرر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ عہدے انتظامی امور میں تجربہ کے متقاضی ہیں اور عدلیہ کی آزادی کو نگل جاتے ہیں۔

8 - اپیل کرنے کا حق قانون کا بنیادی اصول ہے اس لئے سپریم کورٹ کو آرٹیکل 184 جز تین کے مطابق تفویض کردہ اصل دائرہ کار کو منسوخ کر دینا چاہیے۔

9 - وفاقی شرعی عدالت اور تمام خصوصی عدالتیں ختم کر دینی چاہئیں۔

10 - اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ غیر سرکاری تنظیمیں معاشرے کی اجتماعی آواز کی نمائندگی کرتی ہیں اس لئے یہ سفارش کی جاتی ہے کہ غیر سرکاری تنظیموں اور پارلیمنٹرین کے مابین باقاعدہ رابطے قائم کرنے کے لئے نئی راہیں تجویز کی جائیں اور پارلیمنٹ کو ایسی کمیٹیاں بنانی چاہئیں جن کے ذریعے عورتوں کے گروپ اور اقلیتیں اپنی آواز اسمبلی میں پہنچانے کے قابل ہو سکیں۔

Marfat.com
Marfat.com

11 - یہ بھی سفارش کی جاتی ہے کہ خواتین کی نشستیں فوراً" بحال کر دی جائیں اور یہ کہ حکومت اور حزب اختلاف اس مقصد کے حصول کے لئے بغیر کسی تاخیر کے کام کا آغاز کریں۔ خواتین کو منتخب کرانے کے طریقہ کار اور معیار کو غیر سرکاری تنظیموں کے اتحاد "ایکشن فار لیگل ریفامز" کے مدد سے طے کرنا چاہیے۔

مزید برآں' سیاسی پارٹیوں کے ایکٹ میں ترمیم کی جانی چاہیے جس کے ذریعے سیاسی پارٹیوں کو حکم جاری کیا جائے کہ وہ خواتین کو بلدیاتی نمائندوں' قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے الیکشن کے لئے کافی تعداد میں نشستیں الاٹ کریں۔

12 - ان تمام قوانین کو منسوخ کر دینا چاہیے جو خواتین اور اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھتے ہیں کیونکہ وہ انصاف اور مساوات کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

13 - پاکستان کے آئین میں اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے نظرثانی کرنا چاہیے کہ خواتین اور اقلیتوں کے خلاف بلاواسطہ امتیاز اور اختلاف ختم کیا جا سکے۔

14 - کافر قرار دینے کا قانون خصوصاً" سیکشن 295 سی غیر منصفانہ' مطلق العنان اور امتیازی ہے اس لئے اسے منسوخ کر دینا چاہیے۔

15 - اسلامی نظریاتی کونسل پارلیمنٹ کی خود مختاری سے متصادم ہے اور اپنا قانونی استحقاق کھو بیٹھی ہے اس لئے اس کو ختم کر دینا چاہیے۔

16 - کوئی کمیشن یا حکومتی کمیٹی جو خواتین کے مقام یا حیثیت اور حقوق متعین کرنے کے لئے قائم کی جائے۔ کسی مذہبی پیشوا کو اس کا ہرگز ممبر نہ بنایا جائے اور اگر ایسا کیا گیا تو انسانی حقوق کی تنظیمیں ایسے کمیشن یا کمیٹی کا بائیکاٹ کریں گی۔

17 - خواتین کو ریاست کے تمام محکموں میں ہر سطح کے فیصلے کرنے والی کمیٹیوں میں شامل کرنا چاہیے۔

18 - ایکشن فار لیگل ریفارمز اپنی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے اور ان پر عمل در آمد کرانے کیلئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھنے کا حلف اٹھاتا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے سلسلہ وار کام کیا جائے گا اور آئندہ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اس پر نظرثانی کی جائے گی۔

Marfat.com
Marfat.com

یہ سفارشات 19 مارچ 1994ء کو اسلام آباد میں قومی کنونشن برائے لیگل ریفارمز کے لئے اختیار کی گئی ہیں۔

خبرنامہ 1992ء، جلد 4، شمارہ 3، صفحہ 3

عورت اپنے جسم پر جس 'حق اور آزادی' کے لئے کوشاں ہے وہ حق اور آزادی نہ تو اسے عزت و وقار دیتے ہیں اور نہ ہی صحت و تندرستی کی ضمانت۔ یورپ کی عورت یہ حق لے کر رسوائی کے گڑھے میں گر چکی ہے۔ مغربی معاشرہ میں عورت کے مقام پر گہری نظر ڈال لیجئے وہاں چند ہفتے چند ماہ رہ کر خود مشاہدہ کر لیجئے۔ اس حق نے اسے عزت و وقار سے یقیناً محروم رکھا۔ مغرب میں لباس سے نکال کر عورت کو قدادم دیواری تصاویر، مجسموں، اخباروں اور کلینڈروں بلکہ بلیو فلموں میں جس طرح محو اختلاط دکھایا جاتا ہے، کیا یہی کچھ یہاں مطلوب ہے۔؟ کیا یہی آزادی و حقوق کی منزل ہے؟؟

عورت کا اپنے جسم پر حق لینے کا مطلب کردار کی عظمت سے محروم ہونے کے مترادف ہے۔ ہر ملک میں ایسے حق سے 'فیضیاب' کوٹھے کی زینت بنی دیکھی جا سکتی ہیں، جن کے پاس 'حق' ہے، شاید پیسہ اور میک اپ بھی ہے، مگر معاشرتی عزت و مقام نام کی کوئی چیز ان کا مقدر نہیں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

پرانی اور معروف ضرب المثل ہے:-

If wealth is lost, nothing is lost;

If health is lost, something is lost; and

If character is lost everything is lost.

مذہب کا تمسخر:-

آپ نے حقوق نسواں کے نام پر، وطن عزیز میں سماجی ادارے "شرکت گاہ" کی محنت اور اس تگ و دو میں اشتراک اور تحفظ دینے والی ملکی اور غیر ملکی عالمی تنظیموں کے چہرے بھی دیکھ لئے اب آخر میں مذہب کی شناخت مولوی اور مسلمان کے عقیدہ پر چوٹ بھی دیکھ لیجئے۔

یہ تبصرہ ہمارے علماء کرام اور باشعور مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ بھی ہے۔ غیر مسلموں کو یہ مواقع ہم خود فراہم کرتے ہیں۔ کاش یہ کارٹون ہمیں سنوارنے کا سبب بن سکتے۔

Marfat.com
Marfat.com

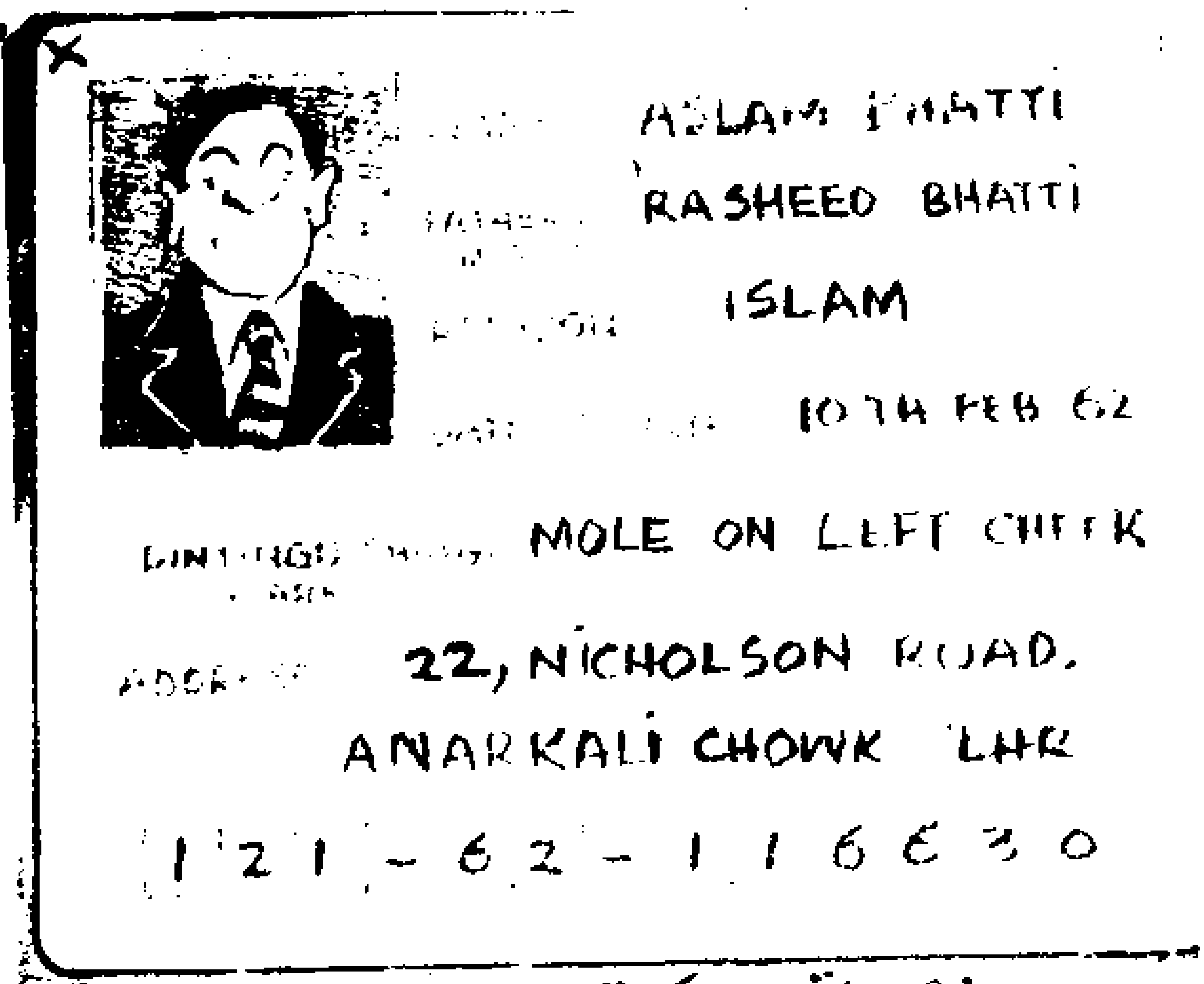

جب مذہبی تعصب کم تھا

بحوالہ فرائیڈے ٹائمز 22-28 اکتوبر 92

1992

جلد ۴ شمارہ ۴۴ 1992

1995

جب مذہبی تعصب بڑھ گیا ۔ طنز کے تیر ملاحظہ کیجیے:

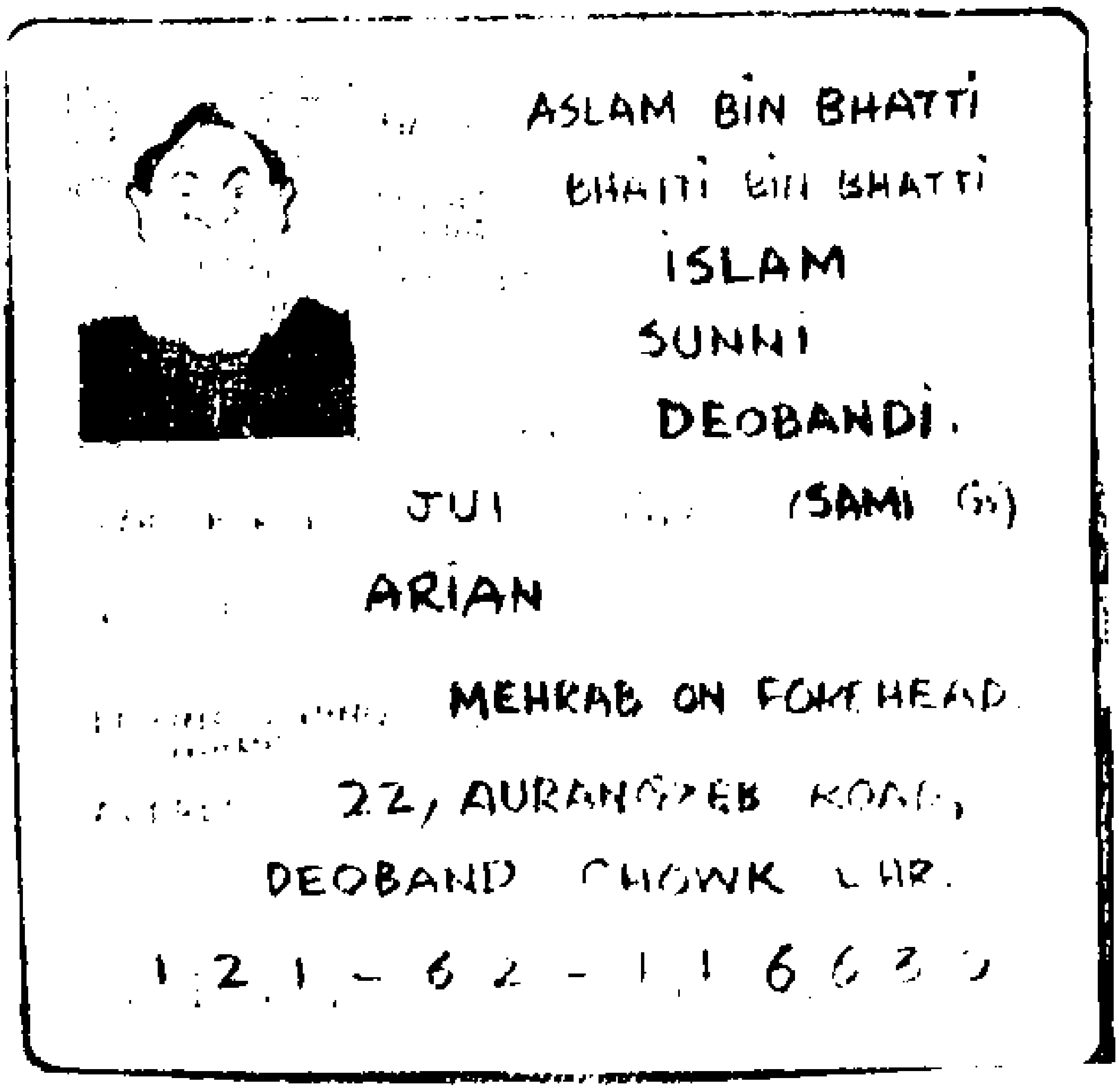

Marfat.com
Marfat.com

بنیاد پرستی

خبرنامہ 1994ء ، جلد 6 ، شمارہ 3 ، صفحہ 5

خبرنامہ 1993ء ، جلد 5 ،

شمارہ 2 ، صفحہ 29

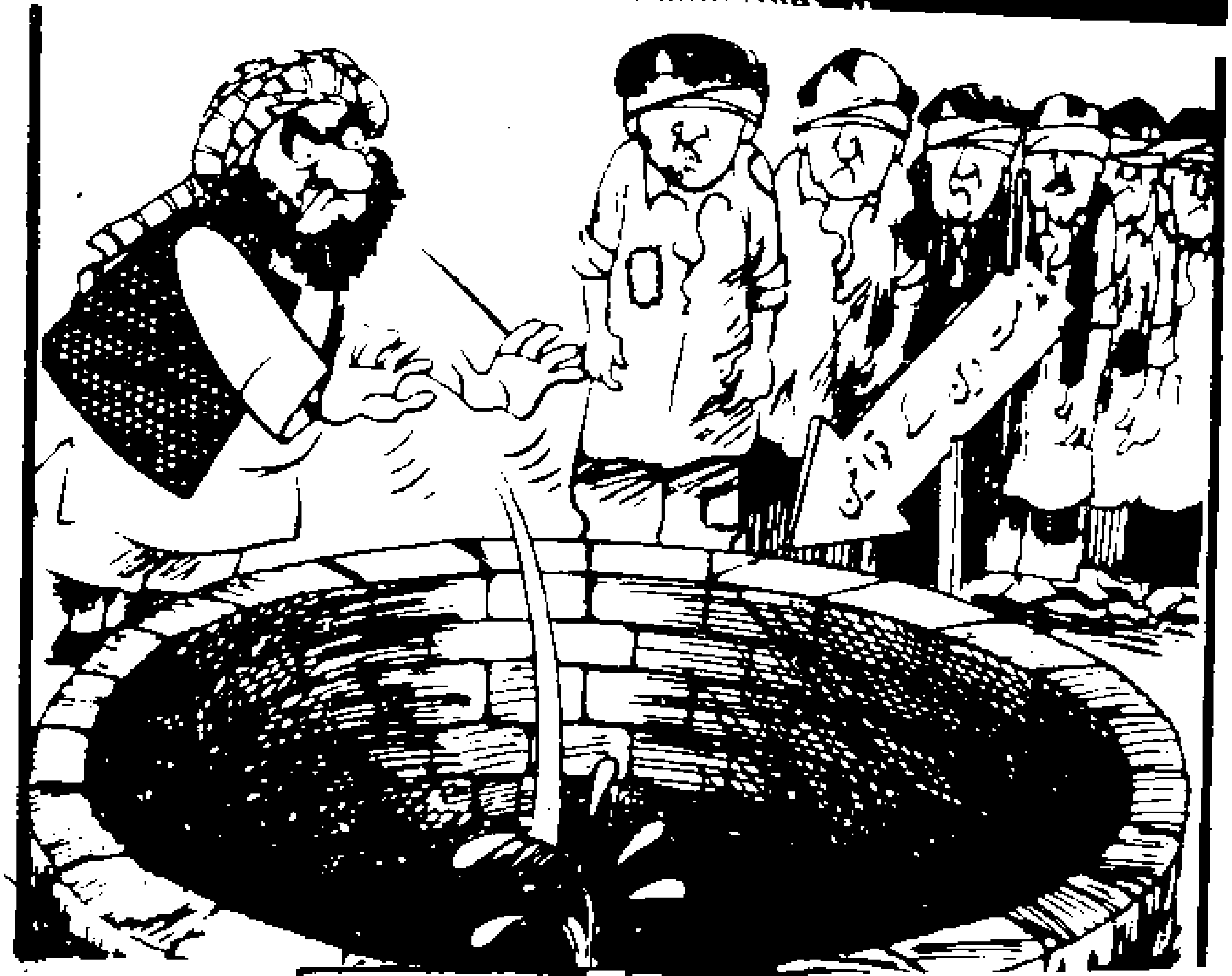

تنگ نظری میں اضافہ

خبرنامہ 1992ء ،

جلد 4 ، شمارہ 4 ، صفحہ 4

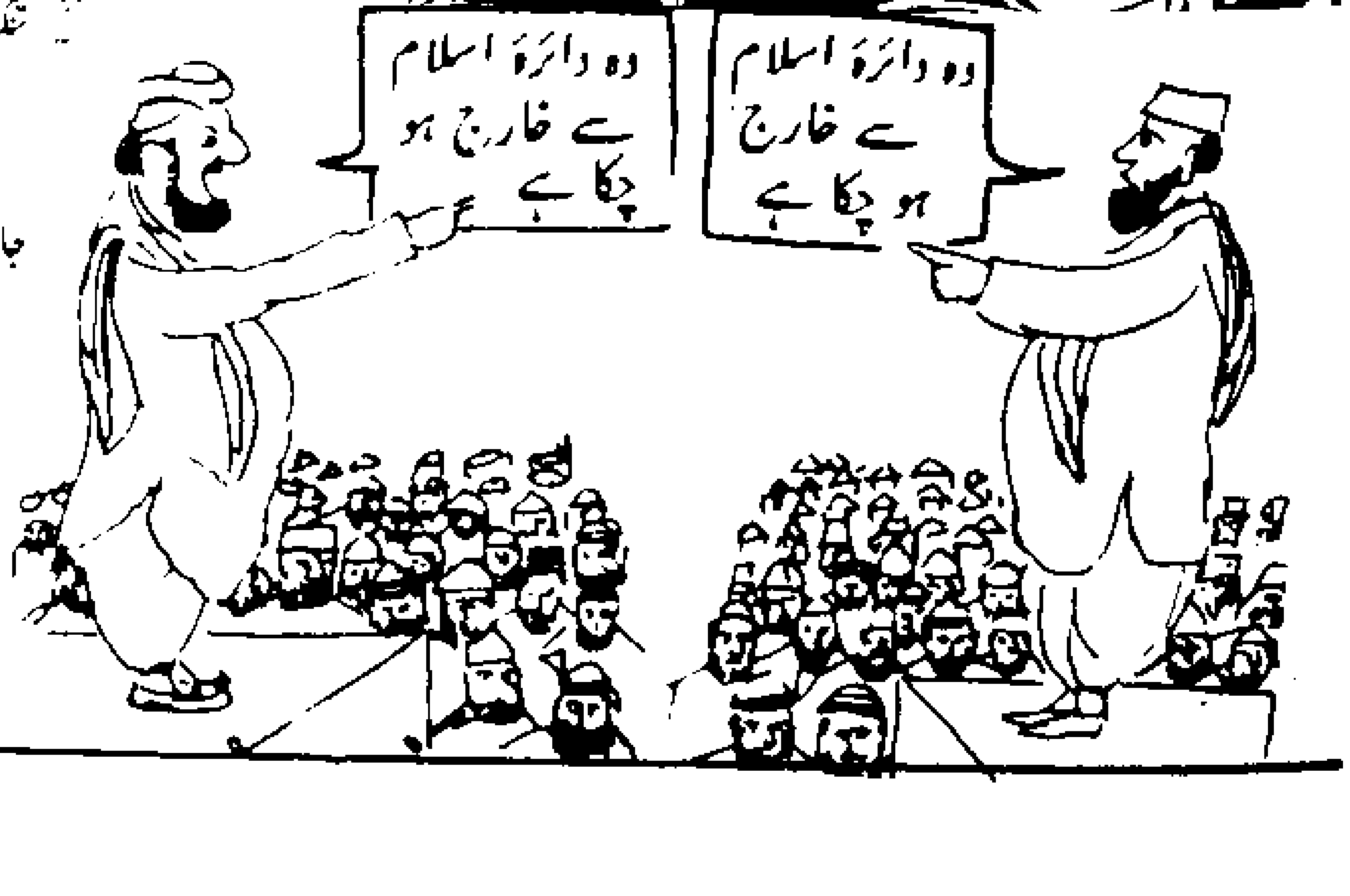

Marfat.com
Marfat.com

علماء اور باشعور مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ!

غیر مسلم اسلام کے لئے کیا نقطہ نظر رکھتے ہیں یہ ہم پڑھ چکے ہیں اور کارٹون بھی دیکھ چکے ہیں۔ بلا شبہ جو کچھ انہوں نے کیا یا ان کے ساتھ مل کر مسلمان کہلوانے والی بعض خواتین کر رہی ہیں وہ آئین پاکستان اور ملکی قوانین سے کھلم کھلا بغاوت ہے۔ مگر اس جگ ہنسائی میں ہمارا اپنا کس قدر حصہ ہے'ہم میں سے کوئی بھی اس سے غافل نہیں کیا ہم نے ایک اللہ ایک قرآن اور ایک رسول پر ایمان کے دعوی کے ساتھ کبھی "واعتصموا بحبل للہ جمیعا" کے تقاضے پورے کرنے پر توجہ دی ہے؟۔ امت کو تقسیم در تقسیم کس نے کیا ہے؟ غیر مسلموں نے یا خود ہم تقسیم ہوئے ہیں؟؟ ہم نے اپنا شیرازہ آپ بکھیرا ہے یا باہر سے کچھ دشمن آئے تھے؟؟؟

آج کسی سے پوچھیں کہ آپ کون ہیں؟۔ وہ مسلمان کہنے کے بجائے یہ کہے گا کہ میں سنی ہوں' میں بریلوی ہوں' میں دیو بندی ہوں' میں اہلحدیث ہوں' یا میں شیعہ ہوں' پھر اس پر مزید ردا چڑھے گا کہ میرا تعلق فلاں گروپ سے ہے

کاش ہم اول آخر صرف اور صرف مسلمان ہوتے اور اپنی اپنی پسند کی فقہ پر' دوسروں کے فقہی مسلک کا احترام کرتے ہوئے عمل کرتے' ہماری صفوں میں اتحاد و یکجہتی ہوتا' ہم مسلمان بن کر اپنی قوت مجتمع رکھتے اور اللہ تعالی کا ان تنصر وا للہ ینصرکم و یثبت اقدامکم کا برحق وعدہ پورا ہوتا۔

کاش ہم یہ جان سکتے کہ ہماری فروعی مذہبی چپقلش کے سبب کتنے مسلمان اسلام سے متنفر ہو کر عیسائیت کے لئے مرغوب چارہ ثابت ہوئے' کتنے گھر عیسائیت کی گود میں چلے گئے یا دیگر بے ایمان اور گمراہ صفوں میں شامل ہوئے۔ مرتدوں کی آئے دن بڑھتی تعداد کا اگر آپ کو شعور ہو جائے تو یہ آپ کو رلانے اور بے چین کرنے کے لئے کافی ہے کہ محشر میں یہ سب آپ کے خلاف گواہ ہونگے۔

کاش ہم اب بھی سمجھنے پر آمادہ ہو پاتے اور ہمار عمل ہماری اس آمادگی پر گواہی دیتا۔
علامہ اقبالؒ فرما گئے ہیں:

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے مسلمانوں : تمہاری داستان تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

میرے بھائی! میری بہن!! ابھی سنبھلنے کا وقت ہے۔ سنبھل جایئے قرآن کو پڑھیئے اس پر عمل کیجئے' ہر حق اور ہر آزادی آپ کا مقدر ہو گی (انشاء اللہ) بشرطیکہ ہر سو شر پھیلانے والوں کی رفتار کے مقابلے میں جذبہ کے ساتھ آپ کی رفتار بڑھ جائے۔ اللہ تعالی آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

Marfat.com
Marfat.com

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بائبل کورس کے نام پر

پھیلائی جانے والی کتاب

"توریت شریف اور انجیل شریف"

کی

صحت و حقانیت

کا

محاکمہ

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وبہ نستعین ○

ابتدائیہ

اقلیت کی مذہبی آزادی اور حقوق شہریت ہمیشہ فرائض کے ساتھ مشروط ہوتے ہیں۔ مادر پدر آزادی جو اکثریت کے مذہب اور اساسی اقدار سے متصادم ہو ہر جگہ ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ تخلیق پاکستان سے آج تک کا سفر اس بات کی عملی گواہی دیتا ہے کہ مسیحی اقلیت نے مسلم اکثریت کی دینی اقدار کا کبھی پاس نہیں رکھا بلکہ وہ شروع سے ہی یہاں اقلیت کو اکثریت میں بدل کر' خداوند یسوع کی حکومت قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

کم و بیش 30' 35 سال قبل پنجاب یونیورسٹی کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے مسیحی سربراہ نے پاکستان کونسل آف چرچز کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مسیحی برادری کے سامنے جو منصوبہ بندی رکھی تھی اور جو بقول اس کے' پاکستان میں آئندہ 25 سال میں خداوند یسوع مسیح کی حکومت کے قیام کا یقین بن سکتی تھی' کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ آئندہ مسیحی اپنے بچوں کے نام مسلمانوں جیسے رکھیں مثلاً" اعجاز کھوکھر' ریحانہ توفیق وغیرہ اور لٹریچر بھی ایسے ہی ناموں کے ساتھ مسلمانوں کے عمومی پسندیدہ سٹائل کے ٹائیٹل اور مسلمانوں میں مقبول دینی اصطلاحات استعمال کرتے ہوئے مارکیٹ میں لایا جائے تاکہ اس مغالطہ میں لوگ مسیحی لٹریچر پڑھیں اور مسیحی برادری کو اپنے ڈھب کے لوگ باآسانی ملتے رہیں۔

مذکورہ بات کی صداقت پرکھنے کے لئے آپ 60ء کے عشرہ کے آخر میں' مسیحی کنٹرول میں چلنے والے گوجرانوالہ کے مرکز تعلیم بالغاں کا تیار کردہ لٹریچر دیکھ لیں یا وقتاً" فوقتاً" دوسرے مقامات پر تیار شدہ لٹریچر کا مواد یا اس کے ٹائیٹل ملاحظہ فرمالیں بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگی۔ اب برکت مسیح' نواب مسیح یا الیگزینڈر اور وکٹر مسیح

Marfat.com
Marfat.com

بتدریج معدوم ہوتے جا رہے ہیں خود راقم الحروف کے ایک پروفیسر چودھری حبیب اللہ باجوہ تھے اور ایک شاگرد خالد جن کے متعلق بہت دیر سے معلوم ہو سکا کہ اسلام کی حقانیت سے منہ موڑ کر یہ دنیوی لالچ میں گمراہی خرید چکے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے بائبل کارسپانڈنس کورس (تعلیم بذریعہ ڈاک) کے حوالے سے چند مسیحی کتب پڑی ہیں مثلاً"

1۔ "توریت شریف اور انجیل شریف کی صحت و حقانیت" دی گڈوے، سوٹزرلینڈ۔
2۔ "شخصیت المسیح فی الانجیل و القرآن" دی گڈوے، سوٹزرلینڈ۔
3۔ "اسلام اور مسیحت میں گناہ و کفارہ" دی گڈوے، سوٹزرلینڈ۔
4۔ "تصلیب و قیامت مسیح" دی گڈوے، سوٹزرلینڈ۔
5۔ "مسیح کے بارے میں بھی کیا آپ نے کبھی سوچا" دی گڈوے، سوٹزرلینڈ۔
6۔ "اثمار شیریں" دی گڈوے، سوٹزرلینڈ۔
7۔ "مباحث المجتہدین" دی گڈوے، سوٹزرلینڈ۔
8۔ "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ" دی گڈوے، سوٹزرلینڈ۔
9۔ "A Question that Demands an Answer" دی گڈوے، سوٹزرلینڈ۔

علاوہ ازیں کچھ دو ورقے ہیں جنکی طباعت بھی بڑی دیدہ زیب ہے اور جن پر کسی لکھنے والے کا نام نہیں مثلاً "آپ گناہ پر کس طرح غلبہ پا سکتے ہیں"، "خدا نے انسان کو اپنی صورت میں پیدا کیا"، "ہم سچ مچ کس طرح بچ سکتے ہیں"، "کیا آپ خدا کے وجود کے قائل ہیں"، "اے محنت اٹھانے والو!"

چند سرکلر لیٹر ہیں جن میں کسی جگہ مسیحت اور اسلام کا تقابلی مطالعہ ہے تو کہیں قرآن و انجیل کا موازنہ کر کے مسیحیت اور انجیل کی برتری ثابت کی گئی ہے یا سرٹیفکیٹ اور عمدہ کتابوں کی ترسیل کی خوشخبری سنائی گئی ہے ان میں سے ایک مراسلے کا اقتباس ہم آپ کے سامنے رکھتے ہیں:۔

☆ "ادارہ کے تمام سرکلر لیٹرز کو بے حد احتیاط سے پڑھیں تاکہ آپ حالات کی نزاکت کے پیش نظر ہر خطرہ سے بچ کر یسوع مسیح کی بابت حقیقی صداقت کو جان سکیں ایمان لا

Marfat.com
Marfat.com

کر ابدی نجات اور ابدی زندگی کے وارث ٹھہر سکیں۔ ہر خط میں دلچسپی رکھنے والے مسلم دوستوں کے نام ادارہ کو ارسال کیا کیجئے گا تاکہ آپکا نام رازداری میں رکھتے ہوئے بہترے لوگوں کو بھی آفتاب صداقت کا پیغام ادارہ کی جانب سے تحفہ کے طور پر بھیجا جا سکے آپکی گرانقدر کاوش اور دعاؤں کے لئے ادارہ ممنون ہوگا۔ اب آپ کو آداب سلام دعاگو۔ عبدالمسیح 95-12-11 (گڈوے سو۔ٹزر لینڈ)" ☆

ان ذاتی خطوط میں اس دعا کی بھی تاکید کی جاتی ہے کہ کوئی "دشمن" راستے میں پارسل گم نہ کر دے اور انہیں سنبھال کر احتیاط سے پڑھیں کہ "شرپسند مسلمان" کے ہاتھ نہ لگیں۔ اس خط کے ساتھ ایک اہم سرکلر "Islam - The False Gospal" "اسلام جھوٹا دین" بھی ہے، جس میں سے ایک ہی جملہ مومن کی غیرت کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہے۔ جملہ یہ ہے "کئی سالوں سے اسلام ایک جھوٹا مذہب قرار پا چکا ہے اور مسیحی، مسلمان کو واحد سچے دین عیسائیت کی طرف لانے کے لئے فکر مند ہیں"۔ یہ کہا جا رہا ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اکثریت کے برحق دین کے لئے۔

بات آگے بڑھانے سے پہلے ذرا رکیے اور مذکورہ اقتباس اور سرکلر لیٹر کی دعا و احتیاط کا جائزہ لیجئے ہر "صحت و حقانیت" کا بھرم یہیں کھل جائیگا۔

عقلمند اس بات پر ہمیشہ سے اتفاق کرتے آئے ہیں کہ اگر دو افراد بات کر رہے ہوں اور کسی تیسرے کے آنے سے یہ روک دی جائے، اگر کوئی کتاب رسالہ یا خط کسی کے آنے پر چھپانا پڑے تو نہ وہ بات درست ہوتی ہے اور نہ ہی وہ کتاب، رسالہ یا خط، کیونکہ اگر وہ نافع ہے اس میں کوئی جھوٹ یا غلاظت نہیں ہے تو چھپانا کس لئے۔ حق کبھی بھی چھپانے کے لئے نہیں ہوتا صرف گمراہی سطح کے نیچے سفر کرتی ہے سچائی ببانگ دہل بیان کرتے (بقول مسیحی برادری) حضرت یسوع مسیح صلیب پر چڑھ گئے مگر ان کے پیروکار بننے کے خواہشمندوں کو "دشمن" سے محتاط رہنے کی تلقین کی جا رہی ہے کہ "کتب ہدایت" چھپا کر پڑھو۔

دوسری اہم مگر تکلیف دہ بات یہ کہ "شرپسند مسلمان" اور "دشمن" ان لوگوں کو کہا جا رہا ہے جو گذشتہ نصف صدی سے تسلسل کے ساتھ فتنہ پھیلانے والے

Marfat.com
Marfat.com

مسیحی طبقے کو مسیحی بھائی کہتے چلے آ رہے ہیں اور اپنے عقیدے کا تمسخر اڑانے والوں کو صبر و تحمل سے برداشت کر رہے ہیں کہ یہ ان کے سچے مذہب کی تعلیم کا تقاضا ہے۔ مسیحی برادری سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ ان دشمنوں اور شرپسند مسلمانوں کے ہاتھوں نصف صدی کے دوران کتنے لاکھ مسیحی پاکستان میں قتل ہوئے اور کتنے ہزار انجیل کے نسخے یہاں جلائے گئے اور بالعکس بوسنیا میں کتنے لاکھ تم نے قتل کئے کتنی مساجد شہید کیں، کتنی مسلمان عورتوں کی صلیب برداروں نے بے حرمتی کی اور کتنے معصوم بچے بچیوں کا خون تمہاری صلیب کے سر ہے۔ یہ کل کی بات ہے آج کی کہانی ہے کیا پاکستان کے شرپسند مسلمانوں نے' دشمنوں نے' رد عمل سے مغلوب ہو کر کسی پاکستانی مسیحی سے کوئی انتقام لیا' کوئی معمولی سے معمولی رد عمل سامنے آیا۔ انکا سر جھکانے کے لئے یہی کافی ہے اگر ان میں غیرت اور عقل شعور ہو۔

مسیحت کی بنیاد عقیدہ تثلیث ہے اور پورے اعتماد و یقین کے ساتھ فاضل مسیحی دوستوں سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس تورات' انجیل کی غیر محرف حیثیت ثابت کرنے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہو اس میں سے کوئی ایک آیت کوئی ایک جملہ پیرہ گراف عقیدہ تثلیث کے ثبوت میں لے آو۔ حضرت عیسیٰؑ نے تو یقیناً" ایسی بات نہیں فرمائی ان کے مسلمہ سچے پیروکار' جنہوں نے بلاواسطہ ان سے فیض حاصل کیا' ہماری مراد حواری برنباس سے ہے' نے اپنی مرتب کردہ انجیل میں عقیدہ تثلیث کا ذکر نہیں کیا تو ان کے بعد یہ عقیدہ آ کہاں سے گیا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہ محض کلیسا کے چند بڑوں کا کارنامہ ہے۔

مذکورہ لسٹ میں دی گئی کتب کا تجزیہ چونکہ ایک ضخیم کتاب کا متقاضی ہے اور کم و بیش سب کا مرکزی نقطہ بھی ایک ہی ہے لہذا ہم نے نمونہ مشتے از خروارے' دیگ میں سے ایک چاول لیا ہے کہ وہ دیگ کے باقی چاولوں کی کیفیت بتا دیتا ہے۔ " تورات انجیل کی صحت و حقانیت" اگر ثابت ہو جائے تو مسیحی دوست سچے اور اگر ان کے اپنے ہی پورے اعتماد و شواہد کے ساتھ "صحت و حقانیت" میں رخنہ ڈال دیں تو ہم خود یہ بدنامی کیوں مول لیں۔ لہذا ہم نے انہی کے سیانوں کا لکھا مع حوالہ جات' جوں کا توں' سب کے سامنے رکھ دیا ہے۔ رہا مسئلہ قرآن سے حقانیت کا ثبوت تو قرآن کی

Marfat.com
Marfat.com

آیات سے اس مطلب براری کو بھی ہم نے ثابت کیا ہے۔ آیات ربانی کی شان نزول کی اپنی تاریخ ہے' اپنی حیثیت ہے' جو معنی متعین کرنے میں مددگار ہے اس سے ہٹ کر معنی نکالنا تحقیقی بصیرت کی نفی ہے۔

ان کتابوں کے حوالہ سے' جان لینے کی ایک بات یہ بھی ہے کہ ان کے بیشتر مصنف اصلی نہیں ہیں' اسلام چھوڑ کر مسیحت کی سچائی' قبول کرنے کی کہانیاں من گھڑت ہیں اور چرب زبانی کا شاہکار بھی۔ بیشتر کتب کو عربی کتب کا ترجمہ ظاہر کیا گیا ہے۔ واقعات اس قدر پرانے بیان کئے گئے ہیں جن کی تصدیق عام "شکار" کے لئے ممکن نہ ہو اور پھر ایک فنکاری یہ بھی ہے کہ مسلمانوں میں معروف بڑی بڑی کتابوں کے حوالے لکھ کر انہیں گمراہ کرنے کا سامان کیا گیا ہے کہ یہ کتب ہر کسی کی دسترس میں نہیں بالخصوص اس طبقہ کے' جنہیں یہ اپنے جال میں لانا چاہتے ہیں مثلاً" بیضاوی جلالین' طبری وغیرہ۔

اپنی بات کی تائید میں ہم اختصار کے ساتھ ایک کتاب "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ۔ تجھ خدائے واحد و برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے' جانیں" جو کسی سلطان محمد پال کی آپ بیتی بتائی جاتی ہے۔ کتاب کے حقوق دی گڈوے' سو۔ٹرز لینڈ کے حق میں محفوظ ہیں۔ مختصراً" آپ بیتی یہ ہے کہ :

" میرا وطن افغانستان ہے۔ والد کا نام پائندہ خان تھا۔ امیر عبدالرحمن نے میرے خاندان کے افراد کو قتل کرایا تو ماموں کے ساتھ ہندوستان آیا۔ حسن ابدال میں مقیم ہوئے۔ میں بخارا کے لئے روانہ ہوا مگر اسلام آباد' جموں' امرتسر ہوتا ہوا دلی پہنچا اور عربی کی تکمیل کے لئے مدرسہ فتح پوری میں داخلہ لیا۔ میں نے علم فقہ' علم الحدیث اور علم التفسیر کی تکمیل کی۔ میں نے جگہ جگہ عیسائیوں سے مناظرے کئے اور ہر جگہ ان کو بھگاتا رہا۔ اس دوران درس نظامی مکمل کی میں نے عیسائی مبلغین سے مباحثوں کی تیاری کے لئے انجمن ندوۃ المتکلمین بنائی اور مباحثوں کے لئے مبلغ تیار کرنے لگا۔ میں حج کے لئے شاہ نور جہاز پر جدہ گیا جہاں سے مکہ گیا مولوی حسام الدین سے ملاقات ہوئی۔ احرام باندھا اور عرفات پہنچ گیا میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور خیال آیا کہ "اگر اسلام سچا مذہب نہیں ہے تو قیامت میں میری حالت کیا ہو گی" اسی وقت میں

Marfat.com
Marfat.com

نے خدا سے دعا مانگی کہ ''الٰہی تو اپنا سچا مذہب اور سچا راستہ مجھے بتا اگر اسلام سچا مذہب ہے تو مجھ کو اس پر قائم رکھ اور مجھ کو یہ توفیق دے کہ میں اسلام کے مخالفین کا منہ بند رکھ سکوں اور اگر مسیحی مذہب سچا ہے تو تو اس کی سچائی مجھ پر ظاہر کر دے۔''

قرآن پڑھنے سے مجھے معلوم تھا کہ نجات اعمال پر موقوف ہے ''جو ذرہ بھر نیکی کا کام کریگا اس کا اجر پائیگا اور جو ذرہ بھر بدی کا کام کرے گا وہ اسکی سزا پائیگا۔ میں چار چیزوں میں پھنسا ہوا تھا' شیطان' دنیا' شہوات اور لالچ۔ تمام انبیاء نے اللہ سے گناہوں کی معافی مانگی یہاں تک نبی آخر محمد نے بھی مگر قرآن میں کہیں بھی حضرت عیسیٰ کے کسی گناہ کا ذکر نہیں ہے اس سے میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آخر حضرت عیسیٰ بھی انسان تھے ان سے گناہ سرزد نہیں ہوئے اس لئے میں نے انجیل سے رجوع کیا۔ احادیث کے مطابق نجات کی تین صورتیں ہیں۔ اولا'' نجات اور اعمال میں کوئی تعلق نہیں' ثانیا'' نجات خدا کے فضل و احسان پر منحصر ہے اور ثالثا'' یہ کہ آنحضرت کسی کو بھی نہیں بچا سکتے۔ (اس سلسلے میں' سلطان پال نے بعض احادیث کا سہارا لیا ہے جن میں ایک بحوالہ بخاری صفحہ 702 کرزن گزٹ دہلی ہے) (بحوالہ - ہمیشہ کی زندگی صفحہ 29)

پھر بھی میرے ذہن میں خیال آیا کہ حضرت مسیح کے اس غیر معمولی دعوے پر کس طرح اعتماد کیا جائے؟ میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اس دعوے پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اول تو مسلمان بھی حضرت مسیح کو بری عن الخطا کلمتہ اللہ اور روح اللہ مانتے ہیں جو آپ کی کاملیت پر دلیل ہے ... متی کی آیت 28:20 پڑھ کر خوشی سے مجھ پر بیخودی طاری ہو گئی اور مجھے عرفات میں مانگی دعا کا جواب مل گیا پس میں نے ندوۃ المتکلمین کے اجلاس میں 'ارتداد' کا اعلان کر دیا اور مسیحی دوستوں نے 'دشمنوں' سے بچانے کا اہتمام کیا''

یہ ہے اپنے 'عزیز مسلم برادران کے روحانی بھی خواہ سلطان محمد خان' کی آپ بیتی' جو اس نے نصف صدی قبل لکھی تھی' اور جس کا پہلا انگریزی ترجمہ 1927ء میں شائع ہو تھا' بعد میں یہی سلطان محمد خان' پادری سلطان محمد پال بنے۔ اس فرضی کہانی پر مفصل تبصرہ بذات خود ایک کتاب بن جائیگا ہم یہاں صرف چند امور پر اپنے دلائل

Marfat.com
Marfat.com

آپ کے سامنے رکھتے ہیں جن سے کہانی کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ ہو جائیگا۔ دروغ گورا حافظہ نہ باشد کے مصداق کتابچہ تضادات کا مجموعہ ہے۔

افغانستان کے پائندہ خان کا بیٹا پال کیسے بن گیا کہ پورے افغانستان میں اس نام کا کوئی قبیلہ نہیں رہا بلکہ امرواقع یہ ہے کہ ہندوں کا ایک معروف قبیلہ لکھنپال تھا جسمیں سے بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا اور ان کی پہچان وہی لکھپنال رہی اور پھر پڑھے لکھے لوگوں نے صرف پال اپنا لیا اس صداقت کی جسے تحقیق کرنی ہو وہ گوجرانوالہ میں قلعہ دیدار سنگھ کے گردونواح میں آباد اس قبیلہ کے بزرگوں سے پوچھ لے رہا مسئلہ عیسائیت کے ساتھ مباحثوں اور مناظروں کا تو یہ عنوانات آغاز سے آج تک کم و بیش وہی ہیں۔ مسیحیت کی طرف سے کسی نئی ریسرچ کے نتیجے میں کبھی نئے سوال سامنے نہیں آئے۔ قرآن و حدیث کی جس بنیاد پر فاضل درس نظامی اور صدر ندوۃ المتکلمین سلطان محمد خان یا پال مسیحیوں کا منہ بند کرتے رہے کیا اس وقت وہ سب کچھ ان کے علم میں نہ تھا اور اگر واقعتاً" خود ان کا کوئی وجود تھا اور واقعی نہیں جانتے تھے تو وہ نہ فاضل عربی تھے نہ فاضل درس نظامی۔ یہ بات اور بھی مضحکہ خیز بن جاتی ہے جب یہ فاضل درس نظامی' بخاری شریف جیسی حدیث کی معتبرو معروف کتاب کا حوالہ 'لارڈ کرزن گزٹ دہلی' سے دیتا ہے۔ یہ کیسا حج سے متمتع فاضل درس نظامی ہے جسے پورے قرآن میں ہر پیغمبر گنہگار نظر آتا ہے۔ سلطان پال اس دنیا میں نہیں ہیں ہم 'انکی آپ بیتی' پھیلانے والوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ قرآن کی اس آیت پر انگلی رکھ کر بتائیں جو عصمت انبیاء کی ضد ہے خصوصاً" حضرت محمد ﷺ کے گناہ کی نشاندہی کرتی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ لوگ اخلاق و کردار کی گراوٹ کا اس حد تک شکار ہوں گے کہ خالص جھوٹ پر اپنی 'صداقت' کی بنیاد رکھیں گے۔

The Bible, The Quran & Science کا غیر مسلم سائنسدان اور سرجن مصنف قرآن اور بائبل کا الہامی کلام کی صحت و حقانیت کے حوالے کھلے دل و دماغ سے مطالعہ کرتا ہے تو ہدایت اسکا مقدر بنتی ہے مگر فاضل درس نظامی (اگر واقعتہ" کوئی تھا) تو عرفات کی دعا کے نتیجے میں قرآن سے ہدایت نہ پا سکا اور محرف بائبل سے اسے ہدایت مل گئی۔ یوں حقائق سے بعید قصے کہانیوں سے مسلمانوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

یہی صورت حال ایک سرکلر لیٹر میں یسوع مسیح کی عظمت ثابت کرنے کے لئے حضرت محمد ﷺ سے انکا موازنہ کیا گیا ہے یہ سرکلر ڈلاس ٹیکساس USA سے ہے اس میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کا والدہ کے بطن سے' بن باپ اور باپ سے پیدا ہونے کے ذکر کے بعد حضرت عیسیٰؑ کا غیر شادی شدہ ہونا اور حضرت محمد ﷺ کی 15 شادیوں کا ذکر ہے حضرت عیسیٰؑ نے کبھی گناہوں کی معافی نہیں مانگی جبکہ موخر الذکر توبہ کیا کرتے تھے' ایک کا مشن محبت تھا تو دوسرے کا جنگ' ایک نے کسی کی موت کا حکم نہیں دیا جبکہ دوسرے نے لوگوں کو موت کی سزا سنائی۔ ایک نے روحانی حکومت قائم کی جبکہ دوسرے نے زمین پر حکومت قائم کی' ایک 33 سال کی عمر میں صلیب پر چڑھ گیا دوسرا 63 سال بعد طبعی موت کا لقمہ بنا' ایک (یسوع) کا ذکر قرآن میں 97 بار آیا تو دوسرے کا صرف 25 بار' ایک نے ایک ہی شادی کا پرچار کیا دوسرے نے زیادہ شادیوں کی بات کی۔

عقل و شعور رکھنے والا کوئی بھی شخص اس موازنہ پر ایک نظر ڈالتے ہی دلائل کی قوت' کا قائل ہو جائیگا۔ انصاف کرنے والوں کا ایک متفقہ فیصلہ ہے کہ اگر کسی کی ایک بات جھوٹی ثابت ہو جائے تو اسکی بقیہ باتوں کا بھی اعتبار اٹھ جاتا ہے اور ایسے شخص کی شہادت یا گواہی قبول نہیں کی جاتی۔ اب مذکورہ موازنہ میں کہا جا رہا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے 15 شادیاں کیں جو سرا سر جھوٹ ہے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر قران میں 97 بار ہے اور حضرت محمد ﷺ کا ذکر صرف 25 بار ہے۔ یہ کوئی عقل کا اندھا ہی دعویٰ کر سکتا ہے کہ دانش کا ساتھ نصیب ہو تو قرآن ہے ہی حضرت محمد ﷺ کے ذکر سے معمور صرف جاننے والی بصیرت کی ضرورت ہے۔

مسیحی دانشوروں سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہمیں یہ بتا دیں کہ انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ کا نام کتنی جگہ مذکور ہے اگر کسی الہامی کتاب میں نام کی تکرار ہی معیار ہے تو بائیبل اس معیار پر کس قدر پوری اترتی ہے۔ انجیل میں یسوع اور مسیح توصفاتی نام ہیں اور انجیل میں کسی ایک مقام پر یہ تخصیص نہیں ملتی کہ حضرت عیسیٰ ہی یسوع اور مسیح ہیں یا یسوع اور مسیح ہی عیسیٰ ہوں گے۔ جنکی والدہ کا نام مریم ہو گا۔ کہیں یہ تصریح ہے تو دکھا دیجئے۔

Marfat.com
Marfat.com

میری اس کاوش کے محرک میرے فاضل و محترم دوست جناب محمد نواز جنجوعہ ہیں یہ مواد مجھے انہی کی وساطت سے ملا۔ جنجوعہ صاحب محترم اسلام کے حوالے سے جو دردمندی رکھتے ہیں وہ محض ایک ایڈمن آفیسر کو دیکھ کر سامنے نہیں آتی بلکہ ان کے اندر جھانک کر ہی اس کی گہرائی و گیرائی کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ اس محنت کو آپ تک پہنچانے کے لئے میرے چھوٹے بھائی میاں عبدالطیف صاحب' جو ہر خیر میں میرے دست راست ہیں' کے علاوہ دامے درمے سخنے مدد کرنے والے احباب خصوصاً" صدیقی ٹرسٹ کراچی کا عملی تعاون شامل ہے۔ میں بارگاہ رب العزت میں خلوص قلب سے' صرف اپنی ذات کے لئے نہیں سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ہماری محنت کو قبول فرما کر آخرت کا سرمایہ بنا دے اور اسے بہت سے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے آمین۔

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ وبہ نستعین ○

☆

"توریت شریف اور انجیل شریف"
صحت و حقانیت

☆

یوں تو عیسائیت کا پراپیگنڈا تاریخ کے ہر دور کا حصہ رہا ہے مگر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے اس کی تیزی میں جس قدر اہم رول ادا کیا ہے وہ کسی محب وطن اور باشعور کی نظر سے اوجھل نہیں ہے۔ پاکستان میں مسلم عوام کے دل نرم کرنے کے لئے اگر ایک طرف ولایتی دودھ اور گھی کا سہارا 'استعمال' کیا گیا تو دوسری طرف تعلیمی سرٹیفکیٹ کے بہت سے بھوکوں کی بھوک مٹانے کے لئے "بائبل کورس بذریعہ خط و کتابت" کے خوبصورت سرٹیفکیٹ کا انتظام ہے اور یوں "ہدایت" گھر گھر پہنچ رہی ہے جس طرح گزشتہ نصف صدی سے بھی زائد عرصہ سے مدینہ منورہ کے کسی نام نہاد شیخ احمد کا وصیت نامہ' 30 نقول کی تقسیم کی ہدایت کے ساتھ بلکہ عمل نہ کرنے کی صورت میں تباہی کی دھمکی کے ساتھ' عیسائی بڑی مہارت کے ساتھ مسلمان گھروں میں پہنچا رہے تھے۔

یہ حقیقت قطعاً" غیر متنازعہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ تک ایک کے بعد دوسرے نبی کے آنے کا بنیادی سبب ہی یہ تھا کہ یا تو متعلقہ نبی کا دائرہ کار کسی مخصوص علاقہ تک محدود تھا یا اس کی امت اس کی شریعت سے منحرف زندگی گذار رہی تھی۔ انبیاء و رسل کے حوالہ سے تاریخ کا مطالعہ کریں تو تاریخی حقائق اس کی تائید کرتے ہیں اور یہ سب کچھ اس کائنات کے خالق و مالک کی طے شدہ پالیسی کے عین مطابق تھا اور یہی وجہ ہے کہ سرور دو عالم ﷺ کی شریعت سے قبل کسی نبی کی شریعت کو مکمل و اکمل کی گارنٹی سے نہیں نوازا گیا۔ (الیوم اکملت لکم دینکم)

Marfat.com
Marfat.com

چونکہ ہر دور کا نبی اللہ رب العزت کا فرستادہ' اس کا محبوب و منتخب تھا اور جس جس کو اس نے کتاب شریعت سے نوازا وہ اس دور کی برحق شریعت تھی اس لئے نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کی امت کے ایمان کی تکمیل کے لئے یہ حکم دیا گیا کہ ہر امتی پہلے گزرے ہر نبی اور اور ہر پہلی کتاب پر' خواہ وہ ہر نبی اور ہر کتاب کا نام نہ جانتا ہو' ایمان لائے۔ اگر امتی کسی نبی یا کسی کتاب کی نفی کرے تو ایمان کی تکمیل کا سرٹیفکیٹ اسے نہیں مل سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہر مسلمان کے ایمان کا جزو قرار پایا کہ وہ پہلی کتابوں کو تحریف شدہ تسلیم کرے اور صرف قرآن کو ہی راہنما کتاب مانے کہ یہ محفوظ ہے۔

اسلام پر ہمہ جہت حملے ہوئے مگر آج تک قرآن میں کسی معمولی سے معمولی تحریف کا الزام سامنے نہیں آ سکا جسے کسی عقل و شعور والے نے ثابت کیا ہو اس کے برعکس پہلی کتب سماوی خصوصاً" توریت اور انجیل کی تحریف پر تو خود عیسائیت کے بڑوں کا اتفاق ہے اور تاریخی تسلسل اس پر گواہ ہے مگر دیدہ دلیری کی انتہا کہ معصوم ذہنوں کو گمراہ کرنے کے لئے آج تحقیق کے نام پر توریت اور انجیل کی 'صحت و حقانیت' ثابت کی جا رہی ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت سوئیزر لینڈ سے کسی "گڈوے" (Good Way) کے طبع کردہ' خط و کتابت سکول کے کتابچوں کا ڈھیر ہے جو بذریعہ ڈاک غیر مسیحی مسلم نوجوانوں کو ارسال کر کے' برائے نام امتحان کا ڈھونگ رچا کر' (کہ ہر کتابچے کے آخر میں عیسائیت کی طرف مائل کرنے اور اسلام سے برگشتہ کرنے والے سوالات ہیں) ایک سرٹیفکیٹ بھیجا جاتا ہے جو اس کی دم کاٹنے (اگرچہ شہ رگ کاٹنے) کے مترادف ہے کہ اسے بائبل کی حقانیت نظر آنے لگتی ہے اور حقانیت سے بھرپور قرآن پر اس کی نظر چندھیا جاتی ہے۔

مذکورہ کتابوں میں سے اس وقت ہمارے پیش نظر' "توریت اور انجیل کی صحت و حقانیت" والا 65 صفحات کا کتابچہ ہے جس میں 'صحت و حقانیت' کو وحی کی شہادت' انبیاء و رسل کی گواہی' اتصال و تواتر' قدیم ترین نسخے' قدیم مخطوطات کی شہادت' علم

Marfat.com
Marfat.com

آثار قدیمہ کی گواہی' سے ثابت کر کے مسلم مخالفین سے ایک ناگزیر سوال پوچھا گیا ہے اور پھر آخر میں تحریف کے مسئلہ پر کچھ مسلم علماء کی آراء پیش کی گئی ہیں۔ کتاب کے آغاز میں کہا یہ گیا ہے کہ یہ ایک عربی کتاب "عصمتہ التوراۃ والانجیل" کا ترجمہ ہے جس کے مصنف کا نام اسکندر جدید ہے۔ یہ کتاب انگریزی اور جرمن زبان میں بھی ترجمہ شدہ ہے۔ کتاب کے آخر میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ "ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ہم آپ کے خطوط کے بھی منتظر ہیں۔ اگر آپ نے 12 جوابات صحیح دیۓ تو اپنی سلسلہ مطبوعات میں سے ایک کتاب ہم آپ کو 'بطور انعام' دیں گے۔

زیر نظر کتابچے کو من و عن نقل کر کے جواب لکھنا ممکن نہیں ہے کہ یہ ایک بڑی کتاب کا مواد بنتا ہے ہم نمونہ" بڑے بڑے دلائل درج کر کے' اپنے قاری کے سامنے حقائق رکھیں گے۔ اس سے 'صحت و حقانیت' کھل کر سامنے آ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

1 - "ہزاروں سال ہوئے اللہ نے یہودیوں یعنی بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ کے ذریعے ایک وصیت کی تھی کہ" ☆ جس بات کا میں تم کو حکم دے چکا ہوں اس میں نہ تو کچھ بڑھانا اور نہ کچھ گھٹانا تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے احکام جو میں تم کو بتاتا ہوں مان سکو۔ ☆ (بائبل : استثناء 4 : 2) (صحت و حقانیت صفحہ 5)"

2 - "عہد عتیق میں تین ادوار و زمانے پائے جاتے ہیں : .... اللہ آدم سے کس طرح کلام کرتا تھا یہ بات آیات بالا سے نہیں معلوم دیتی اس کے لئے انسان کو اپنی پرواز خیال پر بھروسہ کرنا پڑے گا یہ بھی یاد رہے کہ اس کتاب کی فصل اول (حضرت آدم سے موسیٰ تک) میں بیان کئے گئے واقعات میں کروڑوں سال کا درمیانی فرق ہے اسی طرح یہ بات بھی کہ بشر کے لئے اللہ کے اعلان و احکام کا آغاز کب ہوا تھا معلوم نہیں دیتی ...." (صفحہ 7' 8)

3 - "نوح بھی سچائی اور راستبازی سے بھرپور تھے ......" (صفحہ 9)

4 - "اللہ کی باتوں کو کبھی زوال نہیں" - شہادۃ الوحی - (صفحہ 13)

☆ "کتاب مقدس میں اللہ کے وعدہ اور اعلانات کی اتنی کثرت ہے

Marfat.com
Marfat.com

کہ یہ ممکن نہیں کہ وہ زائل یا تبدیل ہو سکیں ..... میں 'خدا' اپنے عہد کو نہ توڑوں گا اور اپنے منہ کی بات کو نہ بدلوں گا☆ (زبور 34:89)"

5 - "اتصال و تواتر - تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ دین کے علما اور آئمہ نے جو کہ رسولوں کے ہم عصر تھے (یہاں رسول سے مراد حواریوں یعنی خلفاء کے ہم عصر مراد ہیں۔ ارشد)۔ کلیسا .... جن اخلاف کے سپرد تھی انہوں نے اپنے وعظ و مواعیظ' مولفات تصانیف میں کتب مقدسہ سے لئے گئے اقتباسات بھی درج کئے ہیں خاص کر انجیل شریف کے حوالے سے کیونکہ ان کا ایمان یہ تھا کہ وہ سب اللہ کی طرف سے وحی کردہ ایسی الہامی کتب ہیں جن میں نہ سامنے سے' نہ پیچھے سے' نہ کسی اور طرف سے باطل کا عمل دخل ہو سکتا ہے" (صفحہ 17 ' 18) (کلیسا کے بعد خالی جگہ اصل کتاب میں ہے)

6 - "قدیم نسخے - مسیحیوں نے جن ذخیروں کی .... حفاظت کی ہے ان میں ایسے ذخائر بھی ہیں جن میں کتاب مقدس کے صحائف کے مخطوطات بھی ہیں۔ جن کی قدامت تاریخ اسلام سے بھی کئی صدیوں پہلے کی ہے" (صفحہ 23) (یہ خالی جگہ اصل میں بھی اسی طرح ہے)

7 - "کتاب مقدس کی صحت پر قدیم مخطوطات کی شہادت - قمران کے مخطوطات - یردن (اصل اردن ہے) کے قریب قمران کے غار ہیں جن میں سے ایک مکمل مخطوطہ عبرانی زبان میں -سعیاہ نبی کے صحیفہ کا ملا ہے کتابت اور لغوی مفردات کی تحقیق سے یہ پتہ چلا ہے کہ یہ مخطوطہ دوسری صدی قبل مسیح کا ہے۔ ہمارے درمیان جو صحیفہ اب تک رائج رہا اس میں اور اس مخطوطہ میں یکسانیت پائی جاتی ہے" (صفحہ 25)

"ڈاکٹر برائٹ ماہر آثار قدیمہ کا قول ہے' قمران میں ملے مخطوطوں کے بل پر اب کوئی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ "نیا عہد نامہ" بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ مسیح اور اس کے حواریوں' رسولوں شاگردوں اور ان مسیحیوں کی

Marfat.com
Marfat.com

تعلیم تھی جو کہ سابقون الاولون کا درجہ رکھتے تھے اور جن کی تاریخ نقل و تدوین 25ء تا 80ء سے زائد نہیں ہے" (صفحہ 27)

8 - "اسلام کی شہادت و تصدیق - یہ صحت و تصدیق کئی سورتوں میں بار بار وارد ہوئی ہے "مثلاً" سورۃ مائدہ آیت 44" - یعنی بے شک ہم نے _ (خدا نے) توریت نازل فرمائی جس میں ہدایت بھی ہے اور نور و روشنی بھی۔ اسی تورات کے مطابق اللہ کے فرمانبردار انبیاء یہودیوں کو حکم دیا کرتے تھے۔ ان کے مشائخ اور علما بھی (ایسے ہی کرتے چلے آئے) کیونکہ یہ لوگ اللہ کی کتاب کے نگہبان مقرر ہوئے تھے اور اس توریت کے مصدق اور گواہ بھی۔ "مائدہ آیت 46" - یعنی ان نبیوں کے بعد انہیں کے آثار قدیم پر ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا جو اپنے سامنے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتے اور اسے سچی کتاب بتاتے تھے اور ہم نے انہیں الانجیل عنایت کی اس میں بھی ہدایت و روشنی ہے وہ بھی اپنے سامنے کی کتاب توریت کو سچی کتاب بتاتی ہے اور خدا ترسوں کو راہ بتاتی ہے اور نصیحت دیتی ہے۔ (المائدہ 48) (صفحہ 36' 37)

"یعنی (اے محمد) ہم نے تم پر بھی سچی کتاب اتاری ہے وہ بھی اپنے سامنے موجود الکتاب کو سچا بتانے والی اور تصدیق کرنے والی ہے اور اس کی محافظ ہے اور جو کچھ اللہ کا نازل کیا ہوا ہے اسی کے مطابق ان کے درمیان فیصلے کرو اور حکم و احکام صادر کرو اور جو کچھ تمہارے پاس سچائی ہے اس سے منہ موڑ کر لوگوں کی من مانی خواہشوں کو نہ اپناؤ ہم نے تم سب کے لئے ایک شریعت و راہ اور دستور و طریقہ مقرر کر دیا ہے اگر خدا کو منظور ہوتا تو وہ سب کو ایک ہی امت و گروہ کی شکل میں قائم رکھتا لیکن چونکہ اس نے تم کو اپنی تنزیلات دے رکھی ہیں اس لئے اللہ تم کو ان کے ذریعے آزمانا چاہتا ہے' چنانچہ بھلائی کے کاموں کے لئے مسابقت کرو (یعنی یہ کہ سب سے پہلے کون دوڑ کر انہیں کر ڈالے) اللہ ہی کی طرف آخر کار تم سب کو لوٹنا ہے وہی تم کو ان ساری باتوں کی خبر دے گا جن کو تم نے باعث اختلاف بنا

Marfat.com
Marfat.com

رکھا ہے" (صفحہ 37، 38)

"یعنی (اے محمد) کہہ دو کہ اے کتاب والو جب تک تم توریت و انجیل اور تمام تنزیلات الہیہ کو قائم نہ کرو تم کسی بھی بنیاد و اصل پر نہیں ہو" (المائدہ 68) (صفحہ 39)

"سورۃ نساء آیت 136 - "یعنی اے ایمان لانے والو" ایمان رکھنا ضروری ہے اللہ پر، اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس سے پیشتر نازل ہو چکی ہے۔ اب جو اللہ کا، اس کے فرشتوں کا اس کی کتابوں، اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے اور جو نہ مانے وہ راہ سے بھٹک کر بہت دور جا پڑا ہے" (صفحہ 39)

چنانچہ آیات بالا سے یہ نتائج اخذ ہوئے ☆ قرآن شریف نے توریت و انجیل کے احکامات کو قائم و رائج کرنے کے سلسلے میں حوصلہ افزائی کی ہے۔ کسی قسم کی تحریف و تبدیل سے بچے رہنے اور دونوں کتابوں کی صحت و سلامتی و اصلیت کا یہ ضمنی اعتراف ہے .... تیسرے یہ کہ سارے ایمان کے مدعیوں کو جن میں مسلمان بھی شامل ہیں، یہ حکم ہے کہ قرآن اور الکتاب توریت و انجیل سب پر ایمان رکھیں جو قرآن سے پہلے نازل ہو چکی ہیں ☆ (صفحہ 40)

"سورۃ انعام آیت 91 - ☆ یہ سارے کے سارے وہ ہستیاں ہیں جن کو اللہ نے سیدھی راہ دکھائی ہے، (اے محمد) تم بھی ان کی ہدایت و راہ کی پیروی کرو ☆ (صفحہ 40)

"سورۃ القصص آیت 49 - ☆ یعنی (اے محمد) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو خدا کے پاس سے ان دو کتابوں سے بڑھ کر ہدایت دینے والی کوئی اور کتاب لا دو تو میں اسکی اتباع کرنے لگوں گا ☆ (صفحہ 41)

"سورۃ النحل آیت 43 - ☆ یعنی اور ہم (خدا) نے تم سے پہلے بھی ایسے مرد بھیجے تھے (اے محمد) جنکی طرف ہم نے وحی کی تھی اگر تم نہیں

Marfat.com
Marfat.com

جانتے تو ذکر والوں یعنی اہل کتاب سے پوچھ لو ☆ (صفحہ 42)

(تفسیر جلالین میں لکھا ہے "اہل ذکر علماء توریت و انجیل ہیں اگر تم نہیں جانتے تو نہ جانو وہ تو جانتے ہیں کہ تم کو اتنی زیادہ ان کی تصدیق کرنی ہے جتنا ایماندار لوگ محمد کی تصدیق کرتے ہیں) (صفحہ 42)

" ایک ناگزیر سوال - اب اس منزل پر پہنچ کر کیا ہم کتاب مقدس کے صحائف کی تحریف کے مدعیوں سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ ان کے پاس وہ کون سی علمی اور تاریخی دلیل ہے جس سے وہ ثابت کر سکیں کہ کس زمانے میں اور کس وقت واقع ہوئی۔ اگر جواب یہ دیتے ہیں کہ تحریف کا وقوع قبل مسیح ہوا تھا تو ہم کہیں گے کہ کتب مقدس کی صحت تو جناب مسیح تصدیق فرما چکے ہیں .... (صفحہ 44)

ہمیں بھی ایسا (تحریف) ماننے والوں سے یہ پوچھنا ہے کہ کب (یہ زبردستی تھوپی ہوئی تحریف) واقع ہوئی قبل قرآن یا بعد قرآن؟ ..... اگر وہ یہ کہیں کہ قبل قرآن تحریف واقع ہوئی تھی تو یہ کہنا ان کو ایک ایسی مشکل اور مخمصہ میں ڈال دے گا جس سے ان کا نکلنا دوبھر ہو جائے گا کیوں کہ حضرت محمد کو خود قرآن یہ حکم دیتا ہے کہ مشکوکات سے خلاصی پانے کے لئے انہیں قارئین کتاب مقدس سے مدد لینی چاہئے ..... (دیکھئے سورۃ یونس آیت 94)

☆ یعنی اے محمد اگر کبھی تم کو کوئی شک و شبہ لاحق ہو تو تم اپنے پہلے نازل شدہ الکتاب (بائبل) کے پڑھنے والوں سے پوچھ لیا کرو۔

☆ اللہ ہر چیز کے علم کا احاطہ کیے ہوئے ہے اس لئے یہ اس کے شایان شان نہیں کہ حضرت محمد کو ازالہ شکوک کے لئے کسی محرف اور تبدیل شدہ کتاب کے قاری اور تلاوت کرنے والوں کی طرف رجوع ہونے کا مشورہ دے۔ " (صفحہ 49)

تورات و انجیل کی صحت و حقانیت پر بات کرنے سے پہلے ہمیں اس حقیقت کو

Marfat.com
Marfat.com

جان لینا چاہئے کہ انبیاء و رسل ہوں یا ان میں سے بعض پر نازل الہامی کتاب اس پر اگر کوئی سپریم اتھارٹی ہے تو وہ اس کائنات اور اپنے ارضی خلیفہ (آدم اور اولاد آدم) کا تخلیق کنندہ ہے' یعنی چہار سو حاکمیت صرف اللہ' احسن الخالقین کی ہے' پالیسی اسی کی ہے' کہ کائنات اور اسکے اندر ہر ذی روح کے آغاز سے انجام کو آخری لمحے تک نبھانا اسی کے حکمت بھرے فیصلوں سے ممکن ہے۔

دھرتی پر بھیجے گئے انسان اول' حضرت آدمؑ اور ان کی ذریت قدم قدم راہنمائی کی محتاج ہے اور یقیناً" محتاج رہے گی۔ راہنمائی کے حقیقی تقاضے اسی وقت پورے ہو سکتے ہیں جب انسان' جس کی راہنمائی مطلوب ہے' کی فطرت' جبلتوں' سماجی و معاشرتی' معاشی و سیاسی' اخلاقی اور عقیدہ کی اقدار کی گہرائی و گیرائی سے کسی کو مکمل آگہی نصیب ہو اور اس پر صرف خالق ہی قادر ہو سکتا ہے کہ وہ ان ابدی تقاضوں سے باخبر ہے۔

خالق نے پوری انسانیت کے لئے ایک ضابطہ حیات تشکیل دیا' ازل سے ابد تک کے لئے' وہ اسلام ہے' (یعنی اس کا نام اسلام ہے)۔ ہر دور کے انسان تک اس اسلام کو پہنچانے کیلئے انہی انسانوں میں سے بندے منتخب کئے جاتے رہے اور ان کے ذریعے' ان نفوس قدسیہ کے ذریعے' اپنے بندوں تک اسلام کو عملاً" پہنچایا گیا۔ یہ کام فرشتوں سے اس لئے نہ لیا گیا کہ فرشتے ان تمام فطری تقاضوں اور جبلتوں کے بغیر ہیں جو حضرت انسان کا مقدر ہیں۔ انسان اپنے خالق سے گلا کر سکتا تھا کہ ہم فرشتوں جیسا عمل کیسے کر سکتے تھے اس لئے پاکیزہ پسندیدہ بندوں کو ہی اس کام کے لئے ہمیشہ چنا گیا اور ان چنے گئے مصلحین - انبیاء و رسل تک بارگاہ رب العزت سے اسلام' حضرت جبریلؑ کے ذریعے پہنچتا رہا۔

مذکورہ وضاحت یہ ثابت کرتی ہے کہ حضرت آدمؑ سے نبی آخر الزماں ﷺ تک تمام انبیاء و رسل داعیان اسلام تھے محض ادوار کی تخصیص کے لئے یا تحریف کے سبب لوگ دین ابراھیمی یا دین عیسوی اور دین موسوی کے نام سے اسے موسوم کرتے ہیں کہ ان کے پیروان نے اسے اسلام کے بجائے من مرضی کی تحریفات سے اس نوبت تک پہنچا دیا تھا۔ ہر آنے والے نبی نے اپنے سے پہلے انبیاء اور

Marfat.com
Marfat.com

پہلی کتب کی تائید کی کہ وہ الہامی' منزل من اللہ تھیں مگر اس سے یہ مطلب نکالنا کہ یہ محرف کتب کی تائید تھی' عقل و شعور کا ماتم کرنے کے مترادف ہے۔

جیسا کہ آغاز میں ہم عرض کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لئے انبیاء و رسل کو حکیمانہ تقاضوں کے ساتھ کتابوں سے نوازا یا پہلی کتابوں کی مٹتی تعلیم کو زندہ رکھنے کی ذمہ داری ان کے سپرد کی۔ انبیاء و رسل کے اپنے اپنے علاقے اور اپنی اپنی امتیں تھیں مثلاً" ایک ہی دور میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ کے درمیان فاصلے کا زیادہ بعد بھی نہ تھا مگر وہ اپنی اپنی امت کے راہنما تھے۔ حضرت موسیٰؑ کے سسر مدائین میں تھے تو حضرت موسیٰؑ کو حضرت ہارونؑ کی معیت میں فرعون مصر کے پاس جانے کی ہدایت ہوئی۔ کسی نبی کو' سرور دو عالم ﷺ کی طرح پوری انسانیت کی اصلاح کے لئے مقرر نہ فرمایا گیا تھا' نہ ہی کسی پہلی کتاب کو مکمل و اکمل کا سرٹیفکیٹ ملا اور نہ ہی قیامت تک کتاب کی صحت و حقانیت کی حفاظت کی گارنٹی ملی۔

پہلے آنے والے اپنے بعد آنے والوں سے متعلق بشارت دیں اور آنے والے کی حقانیت کی گواہی دیں' اسکی واضح نشانیاں بتا کر امت کو ہر مخمصے سے نجات دلا دیں تو عقلمند امتی اپنے نبی' اپنے محسن' کے احسان سے فیضیاب ہونے کا ثبوت' اسکی بات کو عملی جامہ پہنا کر فراہم کرتا ہے۔ اور وہ امتی ہونے کا دعویدار عقل و شعور سے عاری سمجھا جاتا ہے جو کمال ہٹ دھرمی سے اپنے نبی کے فرمان کو جھٹلائے۔ نئے آنے والے کو تسلیم کرنا ہی اپنے نبی کی حقیقی تعبداری قرار پاتی ہے۔ تورات و انجیل میں تحریف کے مسلمہ شواہد کے باوجود کئی مقامات پر حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر گواہی موجود ہے۔ عقل سلیم رکھنے والے انہی بشارتوں کے سبب تاریکی سے نور کی طرف پلٹے ہیں اور عقل و شعور سے عاری بھٹکتے رہنے کی ضد پر قائم ہیں (دیکھئے یوحنا)

"اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اسے دیکھتی ہے نہ جانتی ہے تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہے" (16-17:14)

Marfat.com
Marfat.com

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں" (30:14)

"لیکن جب وہ مددگار آئے گا جسکو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا' یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے' تو وہ میری گواہی دے گا" (26:15)

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اس لئے مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا۔ جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے اس لئے میں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دے گا" (15-12:16) (یہ ہیں انجیل یوحنا سے چند گواہیاں آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی زبان' جو اہل فلسطین کی زبان تھی آرامی اور لہجہ dialect سریانی تھا۔ لامحالہ تعلیمات مسیح علیہ السلام بھی اسی زبان میں ہوں گی مگر یہ بھی مصدقہ امر ہے کہ چاروں انجیلوں کے مرتبین وہ یونانی تھے جنھوں نے مسیحیت قبول کی اور جن کی مادری زبان یونانی تھی لہٰذا اصل تعلیمات کو سریانی میں ڈھالا گیا اور یہ بھی کہ اناجیل میں سے کوئی بھی انجیل 70 عیسوی سے پہلے کی لکھی ہوئی نہیں ہے اور انجیل یوحنا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک صدی بعد ایشیائے کوچک کے شہر افسس میں لکھی گئی۔ اناجیل کے مرتبین میں سے کوئی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حواری یا شاگرد نہ تھا ماسوائے برناباس کے' آج کے عیسائی جس کا نہ نام سننا پسند کرتے ہیں اور نہ ان کی مرتب کردہ انجیل کو' جو شاگرد ہوے اور خود سماعت کلام کے حوالے سے معتبر ہونے کا ہر حق رکھتی ہے' تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں۔ ایک شخص نے خود سن کر لکھا ان کی زندگی میں قدم قدم ساتھ رہا ہر واقعے کا عینی شاہد رہا وہ معتبر قرار پائے گا یا وہ جنھوں نے کم و بیش صدی بعد ادھر ادھر سے معلومات اکٹھی کیں۔

Marfat.com
Marfat.com

ہم یہاں ان کی محنت و اخلاص کی نفی نہیں کر رہے۔

توریت و انجیل - صحت و حقانیت:

ہم اپنی بات کا آغاز تورات و بائبل کے حوالہ سے' اردو انسائیکلو پیڈیا کے بیانات سے کرتے ہیں پھر مصنف کے اٹھائے گئے نکات پر بات کریں گے:

"انجیل - یونانی لفظ بمعنی خوشخبری - کتب سماوی (توریت' زبور' انجیل' قرآن) میں سے ایک صحیفہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا۔ اس کتاب مقدسہ کے اصلی اور ابتدائی نسخے ناپید ہیں۔ اگر ہوتے بھی تب بھی بعد نزول قران پاک اس کو منسوخ تصور کیا جاتا۔ اہل اسلام اسے بھی الہامی کتاب مانتے ہیں اور اس کا ذکر قرآن شریف میں جگہ جگہ آیا ہے .... اناجیل موجودہ صورت میں چار ہیں انجیل متی' انجیل مرقس' انجیل لوقا اور انجیل یوحنا۔ ان میں سے پہلے تین کو اناجیل خلاصہ کہتے ہیں کیونکہ ان میں واقعات ایک ہی سلسلے کے خلاصہ جات دیئے گئے ہیں۔ برخلاف یوحنا کی انجیل کے کہ اس میں دوسری قسم کے واقعات کا بیان ہے۔ یہ اناجیل مصدقہ کہلاتی ہیں۔

عیسائیوں کی چرچ ہسٹری کی رو سے اور کئی اناجیل بھی ہیں لیکن کلیسا ان کو مقدس نہیں مانتا۔ ان میں سے ایک انجیل برنا باس کہی جاتی ہے جس میں نبی آخرالزماں ﷺ کا نام فار قلیط دیا گیا ہے اور جس کا ترجمہ محمد ہے۔ ان اناجیلوں میں وقتاً" فوقتاً" تحریف ہوتی رہی ہے کیونکہ کئی جگہ سے آیتیں اڑا دی گئی ہیں اور کئی فقرات کے معنی بدل کر ان کے معنی تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ اس قسم کی تحریفات کی وجوہ جواز یہ بیان کی جاتی ہیں کہ نئے اور زیادہ مصدقہ نسخے دستیاب ہونے کے باعث موجودہ نسخوں کی تطبیق اور تصحیح لازمی ہے" (صفحہ 134:135)

مذکورہ اقتباس "اردو انسائیکلو پیڈیا" فیروز سنز لاہور' تیسرا ایڈیشن' طباعت دوم 1987ء سے لیا گیا ہے اب ایک دوسرا اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

Marfat.com
Marfat.com

"اینٹی ڈو کمینا - بائبل کے عہد نامہ جدید کی وہ کتب یا صحائف جن کو اوائل میں مختلف فرقوں کے سرکردہ پادری مقدس نہیں مانتے تھے گو بعد میں ان کو تقدس کا درجہ دے دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ صحائف عبرانی زبان میں نہیں ملتے تھے بلکہ ابتدا" یونانی زبان میں تحریر کیے گئے تھے۔ ان کی تعداد بہت تھی لیکن جو صحائف مقدس تسلیم کیے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:- پولوس کا مراسلہ عبرانیوں کے نام، مقدس جیمز کا مراسلہ، مقدس پطرس کا دوسرا مراسلہ، یوحنا کا دوسرا اور تیسرا مراسلہ، مقدس جودی کا مراسلہ اور یوحنا کا مکاشفہ یہ تمام صحائف اب انجیل کا جزو ہیں" (اردو انسائیکلو پیڈیا۔ فیروز سنز 87ء طبع دوم صفحہ 178)

"بائبل - یونانی لفظ بمعنی کتب، عیسائیوں کی مقدس کتاب جس میں عہد نامہ قدیم (عتیق) کی 39 کتب، عہد نامہ جدید کی 27 کتب اور اسفار محرفہ کی 14 متنازعہ فیہ کتب شامل ہیں۔ یہود صرف عہد نامہ قدیم کو بائبل کہتے ہیں ....." (صفحہ 191)

"توراۃ - توریت وہ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی اور جس کا قرآن میں جگہ جگہ ذکر آتا ہے۔ نص قرآنی یہ ہے کہ یہودیوں نے اس میں حسب ضرورت ترمیم کرلی ہے یہی وجہ ہے کہ گو اس میں وہی قصص اور احکام پائے جاتے ہیں جو قرآن شریف میں ہیں لیکن عقائد اور مسائل میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور وہ تمام باتیں جو اسلام کو سچا مذہب ثابت کرتی ہیں اس میں سے نکال دی گئی ہیں۔ اس لئے جب حضور ﷺ سے توراۃ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کتابوں کو نہ سچ کہو نہ غلط بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہم اللہ کی کتابوں پر ایمان لائے۔ آنحضرت کے زمانے میں یہودی توریت کے مضامین کو اچھی طرح سمجھتے تھے یہی وجہ ہے کہ قرآن میں ان کو مطعون کیا گیا ہے کہ وہ بعض باتیں ظاہر کرتے ہیں اور بعض چھپا لیتے ہیں۔ موخر الذکر باتوں میں

Marfat.com
Marfat.com

حضور کے سچے پیغمبر ہونے کی بھی شہادت ہے۔ یہود سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ سچے ہو تو توراۃ لاؤ اور سب کے سامنے سناؤ" (اردو انسائیکلو پیڈیا۔ فیروز سنز ایڈیشن سوم، طبع دوم 87ء صفحہ 332)

"انجیل - بائبل:

"Thus it was not till the middle of the second century that the word came to signify a book and even after that till the end of the 2nd. Century it continued to bear its original meaning as well.."
(Encyclopedia Biblica, Page - 1889).

اچنانچہ دوسری صدی کے وسط تک اس لفظ نے کتاب کے معنی اختیار کر لیے اور اس کے بعد، دوسری صدی کے اختتام تک اپنے انہی اصل معنوں (انجیل - بائبل) میں استعمال ہوتا رہا) یعنی مسیح کے 150 سال بعد یہ نام طے ہوا۔ (انسائیکلو پیڈیا ببلیکا صفحہ 1889)

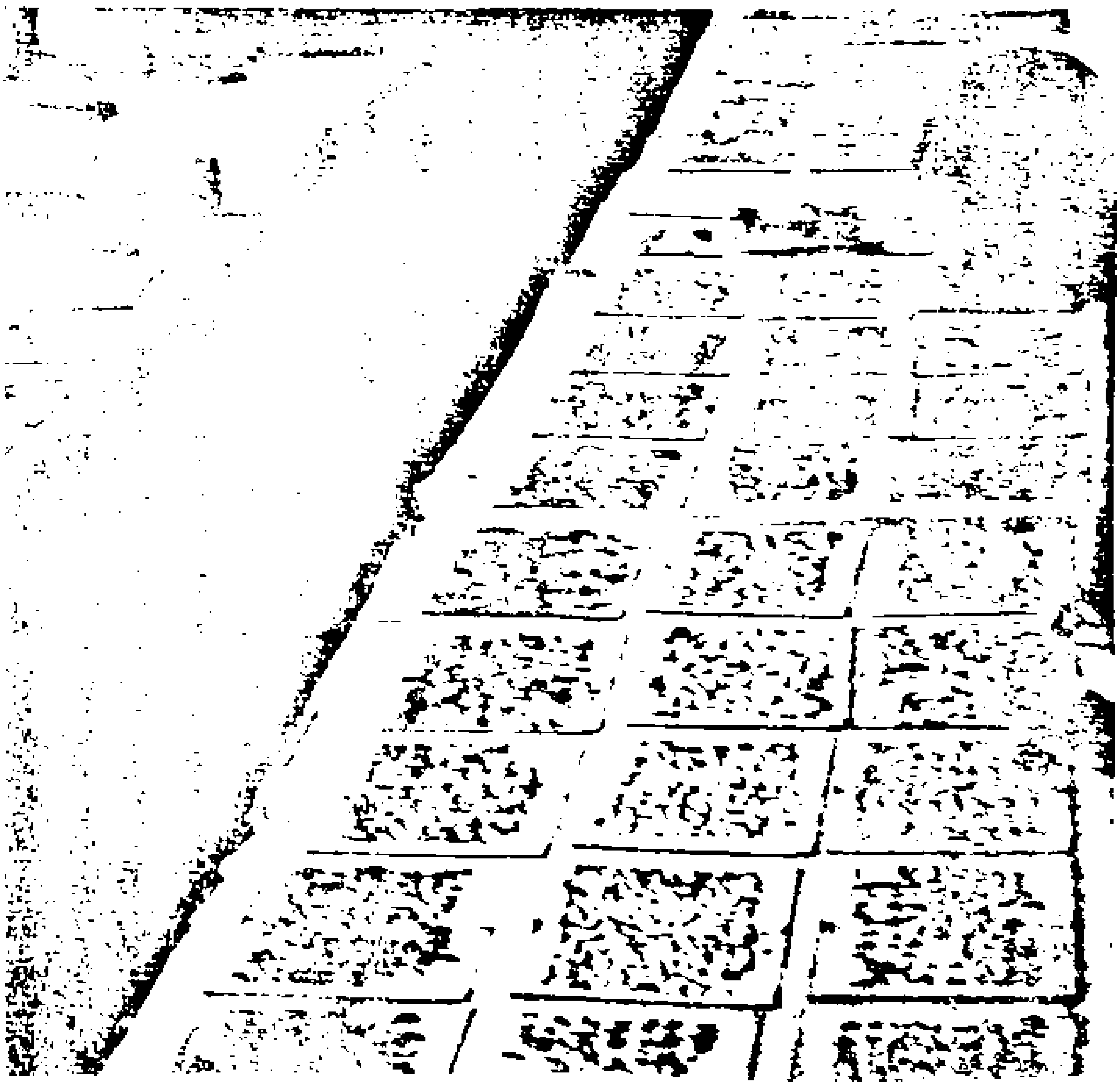

بحر مردار سے ملنے والے مخطوطات عجائب گھر میں

Marfat.com
Marfat.com

"بائبل - تدوین توراۃ:

"یہ امر متحقق ہے کہ اسفار موسیٰ کی تدوین 45 - 444ء قبل مسیح میں کی تھی"

(Chronological Index to the Bible.)

"یہاں تک کہا جاتا ہے کہ عزرا نے تمام عہد عتیق کو محض حافظہ کی بنیاد پر ازسرنو تحریر کیا کیونکہ ان کتابوں کے تمام نسخے تغافل شعاری کی وجہ سے معدوم ہو چکے تھے۔" (کٹو۔ انسائیکلو پیڈیا آف بیکل لٹریچر) اسی عزرا کے حافظے پر ایک معاصر کی رائے دیکھئے:-

"تواریخ باب 4، آیت 7 کے تحت: اس جگہ غلطی سے عزرا نے بیٹے کی جگہ پوتا لکھ دیا تھا۔ ایسے اختلافات میں تطبیق بے فائدہ ہے" (ریورنڈ آدم کلارک کی تفسیر مطبوعہ 1891، صفحہ 1681)

"تمام مسیحی علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ توریت 15 سو برس قبل مسیح لکھی گئی۔ پہلے وہ ایک جلد میں مدون ہوئی لیکن مسیحی علما کے نزدیک جب بہتر 72 علماء (کونسل) نے 284 قبل مسیح توریت کو عبرانی سے یونانی میں منتقل کیا تو اس کتاب کو پانچ مختلف کتابوں میں تقسیم کر دیا 1 - پیدائش، 2 - خروج، 3 - احبار، 4 - گنتی، 5 - استثنا - باب اور آیات کی تفصیل 1240ء عیسوی میں کارڈینل ہوگو نے کی" (احوال کتاب مقدسہ حصہ اول باب 48، صفحہ 117، مطبوعہ لندن)

(یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ تورات پر تباہی و بربادی کے 7 دور آئے جن کی تفصیل متعلقہ کتب میں ہے۔)

Marfat.com
Marfat.com

bi-ble \'bi-bel\ n [ME, fr. OF, fr. ML blia, fr. Gk pl. of bibilion book, dim. of byblos papyrus, book, fr. Byblos, ancient Phoenician city from which papyrus was exported! 1 cup a : the sacred scriptures of Christians comprising the Old Testament and the New Testament b : the scared scriptures of some other religion (as Judaisiam) 2 obs: book 3 cup : a copy or an edition of the Bible 4 : a publication that is preeminent esp. in authoritativeness <the fisherman's ~ > 5 something suggesting a book: as a : a small holystone b: OMASUM

THE BOOKS OF THE OLD TESTAMENT

ROMAN CATHOLIC CANON	PROTESTANT CANON	ROMAN CATHOLIC CANON	PROTESTANT CANON
Genesis	Genesis	Wisdom	
Exodus	Exodus	Ecclesiasticus	
Leviticus	Leviticus	Isaias	Isaiah
Numbers	Numbers	Jeremias	Jeremiah
Deuteronomy	Deuteronomy	Lamentations	Lamentations
Josue	Joshua	Baruch	
Judges	Judges	Ezechiel	Ezekiel
Ruth	Ruth	Daniel	Daniel
1&2 Kings	1&2 Samuel	Osee	Hosea
3&4 Kings	1&2 Kings	Joel	Joel
1&2 Paralipomenon		1&2 Chronicles	Amos Amos
1 Esdras	Ezra	Abdias	Obadiah
2 Esdras	Nehemiah	Jonas	Jonah
Tobias		Micheas	Micah
Judith		Nahum	
Esther	Esther	Habacuc	Habakkuk
Job	Job	Sophonias	Zephaniah
Psalms	Psalms	Aggeus	Haggai
Proverbs	Proverbs	Zacharias	Zechariah
Ecclesiastes	Ecclesiastes	Malachias	Malachi
Canticle of Canticles	Song Of Solomon	1&2 Machabees	

JEWISH SCRIPTURE

[illegible]	1&2 Kings	Nahum	Song Of Songs
Genesis	Isaiah	Habakkuk	Ruth
Exodus	Jeremiah	Zephaniah	Lamentations
Leviticus	Ezekiel	Haggai	Ecclesiastes
Numbers	Hosea	Zechariah	Esther
Deuteronomy	Joel	Malachi	Daniel
[illegible]	Amos	Hagiographa	Ezra
[illegible]	Obadiah	Psalms	Nehemiah
Judges	Jonah	Proverbs	1&2 Chronicles
1&2 Samuel	Micah	Job	

PROTESTANT APOCRYPHA

1&2 Esdras [illegible]	Wisdom Of Solomon	Baruch	Susanna
[illegible]	Ecclesiasticus Or The Wisdom Of Jesus Son Of Sirach	Prayer Of Azariah And The Song Of The Three Holy Children	Bel And The Dragon
			The Prayer Of Manasses
			1&2 Maccabees

Marfat.com
Marfat.com

THE BOOKS OF NEW TESTAMENT

Matthew	Romans	1&2 Thessalonians	1&2 Peter
Mark	1&2 Corinthians	1&2 Timothy	1,2,3 John
Luke	Galatians	Titus	Jude
John	Ephesians	Philemon	Revelation
Acts Of The Apostles	Philippians	Hebrews	(Roman Catholic Canon Apocalypse)
	Colossians	James	

مصنف کے دلائل کا تجزیہ :

1 - ☆ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہود کے لئے کہ میرے احکام کو بڑھانا گھٹانا نہیں۔ اس پر ہم اپنی طرف سے کچھ کہنے کے بجائے مسیحی دانشوروں کی مصدقہ رائے پیش کرتے ہیں:

"اناجیل میں ایسے نمایاں تغیرات دانستہ کئے گئے ہیں جیسے مثلاً" پوری پوری عبارتوں کو کسی دوسرے ماخذ سے لے کر کتاب میں شامل کر دینا .... یہ تغیرات صریحاً" کچھ ایسے لوگوں نے بالقصد کئے ہیں جنہیں اصل کتاب کے اندر شامل کرنے کے لئے کہیں سے مواد مل گیا اور وہ اپنے آپ کو اس کا مجاز سمجھتے رہے کہ کتاب کو بہتر یا زیادہ مفید بنانے کے لئے اس کے اندر اپنی طرف سے اس مواد کا اضافہ کر دیں ...... بہت سے اضافے دوسری صدی ہی میں ہو گئے تھے ...... اور کچھ نہیں معلوم کہ ان کا ماخذ کیا تھا" (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا مضمون بائیبل)

Bible "When Jews and Christian need to find the resources of their faith for a personal crisis, they often turn to the Bible. Its teachings as well as its terminology have tended to dominate the many controversies that have broken out among theologians and religionists throughout Jewish and Christian history." (Encyclopedia Bretanica "Bible", Page 570)

(جب کبھی کسی ذاتی الجھن میں راہنمائی کی خاطر یہودی اور مسیحی اپنے مذہب کی بنیاد کے متلاشی ہوتے ہیں تو وہ بائبل کی طرف لپکتے ہیں۔ اس کی

Marfat.com
Marfat.com

تعلیمات اور اس کی اصطلاحات مذہبی حلقوں میں ہمیشہ بہت متنازعہ فیہ پائی جاتی ہیں اور یہ یہود و نصاریٰ کی پوری تاریخ کی حقیقت ہے۔)

"To be sure, many parts of the Bible do not rank very highly as literature; their style is ordinary and their language repetitive" (As Above Page 570)

(ادب کے معیار پر بائبل کے بہت سے اجزا پورے نہیں اترتے' انداز عامیانہ اور بات بار بار کہنے کا ہے) (مذکورہ' صفحہ 570' پیرہ 3)

"The books were composed over a period of many centuries (how many is a matter of debate) in three languages- Hebrew, Aramaic and Greek Their authors include the sheeperds and the kings, men of considerable learning and men of hug."2

(ان کتابوں کی تدوین کئی صدیوں میں ہوئی (کتنی صدیاں' اس پر گفتگو ہو سکتی ہے) اور تین زبانوں عبرانی' سریانی اور یونانی میں یہ مدون ہوئی۔ اس کے تدوین کنندہ چرواہے بھی تھے اور بادشاہ بھی' اعلیٰ صلاحیتوں والے تعلیم یافتہ بھی اور اپنے اپنے خول میں بند رہنے والے متعصب بھی)

(Encyclopedia Bretanica Bible - Page 570, column 2 outline.)

"When a Protestant examins a Roman Catholic version of the Bible, he notices the presence of certain books that do not appear in his own Bible. Why should this be so, he may ask, and how did those books get into the Bible .... In addition when almost any reader examins a new translation of the Bible he discovers that some well known passages are missing from it."

(ایک پروٹیسٹنٹ جب رومن کیتھولک عقیدہ کی بائبل دیکھتا ہے تو وہ اس میں چند اضافی باب پاتا ہے۔ جو اس کی اپنی بائبل میں نہیں۔ وہ پوچھ سکتا

Marfat.com
Marfat.com

ہے کہ ایسا کیوں ہے اور یہ باب اس کتاب مقدس کا حصہ کیسے بن گئے؟..
مزید براں جب کوئی قاری بائبل کا نیا ترجمہ دیکھتا ہے تو اس میں چند معروف پیرے غائب ہیں)

(Encyclopèdia Bretanica Bible'- Canon and Text- Page 575).

توریت و انجیل کی صحت و حقانیت' کے مصنف (اگر کوئی معقول شخص ہے تو) کی تسلی کے لئے' انہی کے دانشوروں کی مصدقہ تحریروں سے تحریف ثابت ہو چکی ہے تاہم چند عملی مثالیں اور پیش کئے دیتے ہیں۔ تاکہ مسلمان قاری کا الجھاؤ بھی باقی نہ رہے اگرچہ قرآن کے بیان کے بعد تحریف کا ثبوت مانگنا مومن کے ایمان سے فروتر ہے

تضادات

"☆ آدم کو کہا گیا کہ جس دن تو نیک و بد کے درخت کا پھل کھائے گا تو ضرور مرے گا۔ (پیدائش 17:2)

☆ آدم پھل کھانے کے بعد 930 برس جیتا رہا۔ (پیدائش 5:5)

"☆ تو تب موسیٰ اور ہارون اور ندب اور ابیہو اور بنی اسرائیل کے 70 بزرگ اوپر گئے اور انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا اور اسکے پاؤں کے نیچے نیلم کا پتھر کا چبوترہ تھا۔ (خروج' 24:10-9)

☆ اور یہ بھی کہا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا کیونکہ انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہے گا۔ (خروج' 20:33)

2 - ☆ عہد عتیق کے تین ادوار (حضرت آدم سے موسیٰ تک فصل اول) واقعات میں کروڑوں سالوں کا درمیانی فرق ہے۔ یہ دعوی بائبل کے علم سے ناواقفیت' اور جہل مرکب کا شاہکار ہے کہ عہد عتیق کے پہلے باب' پیدائش میں تخلیق آدم سے طوفان نوح تک عمروں کے بیان سے مدت کا تعین واضح ہے مثلاً"

Marfat.com
Marfat.com

نام	عمر (سال)	حضرت آدم کی پیدائش تک وقت
آدم	930	930
سیت	912	1042
انوس	905	1140
قینان	910	1235
محلل ایل	895	1290
یارد	962	1422
حنوک	365	987
متوسلح	969	1656
لمک	777	1651
نوح	950	2006
سم	600	2156
ارفکسد	438	2096
سلح	433	2122
عبر	464	2187
فلج	239	1996
رعو	239	2026
سروج	230	2049
نحور	148	1997
تارح	205	2083
ابراہیم	175	2123

"ابراہیم علیہ سے عیسیٰ علیہ تک محتاط ترین اندازوں کے مطابق 18 صدیوں کا فاصلہ ہے اگرچہ بائبل یہ اعداد و شمار پیش نہیں کرتی۔ 1975ء میں مسیحی کتب کے حساب سے جو محتاط تخمینے کی حیثیت سے زیادہ وزنی نہیں، تخلیق انسان کی مدت 5736 سال بنتی ہے"

Marfat.com
Marfat.com

(The Bible, The Qur'an and Science Maurice Bucaill, The date of the world's creation and the date of the man's appearance on Earth p-29)"

انسان کی تخلیق تو ہزاروں سال سے آگے نہیں بڑھتی مگر 'صحت و حقانیت' کی انتہا کہ آدم سے موسیٰ تک کا فاصلہ کروڑوں سال تک پہنچا دیا گیا۔ ہم مسیحی برادری کی بات نہیں کرتے، ہم ان مسلمان قاری حضرات سے مخاطب ہیں جن کو "اسلام کی تاریکی" سے نکال کر "مسیحیت کی روشنی" تک لانے کے لئے دیانت کا یہ مظاہرہ ہے ضمناً" یہاں یہ ذکر بھی کر دیا جائے کہ جو ماہرین ترقی و تحقیق کے نام پر آج ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ فلاں جگہ پر 50 ہزار سال، یا 5 لاکھ سال وغیرہ قبل کی کھوپڑی ملی یا ڈھانچہ ملا وہ علم کے نام پر جہالت پھیلانے والے ہیں۔ البتہ غیر انسانی اشیاء لاکھوں سال پرانی ہو سکتی ہیں کہ تخلیق کائنات کی تاریخ پرانی ہے اور خود قرآن اس پر گواہ ہے۔ سورۃ الدھر کا آغاز بہترین شہادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئی مذکورا۔ کیا انسان نہیں جانتا کہ لامتناہی مدت تک (اس کی پیدائش تک) وہ کچھ نہ تھا۔

3 - نوح بھی سچائی اور راستبازی سے بھرپور تھے۔ اس پر عہد نامہ عتیق کی 'حقانیت' کا شاہکار ملاحظہ فرمائیے بلکہ چند دوسرے پیغمبروں کی عصمت پر گواہی بھی دیکھ لیجئے۔

"اور نوح کاشتکاری کرنے لگا اور اس نے انگور کا ایک باغ لگایا اور اس نے مے پی اور اسے نشہ آیا اور وہ اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آکر خبر دی ......" (پیدائش (9 : 20 - 22)

" (عذاب کے فرشتوں کی ہدایت کے بعد) اور لوط صغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں۔ کیونکہ اسے صغر میں بستے ڈر لگا اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب

Marfat.com
Marfat.com

پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی پر اس نے نہ جانا کہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ اور دوسرے روز یوں ہوا کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش اور آج بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جا کر اس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو اس رات بھی انہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی اور اس سے ہم آغوش ہوئی پر اس نے نہ جانا کہ کب لیٹی اور کب اٹھی سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنی باپ سے حاملہ ہوئیں" (پیدائش 19 : 30 - 36)

عصمت انبیاء کے حوالے سے "حقانیت اور صحت" سے بھرپور تورات کا اقتباس آپ پڑھ چکے ہیں اب تضاد بیانی سے متعلقہ بعض سوالات دیکھنے سے پہلے ایک اور اقتباس اسی حوالے سے ملاحظہ فرمائیے۔ ہم اگر کوئی تبصرہ نہ بھی کریں تو ان دو تحریروں کو ملا کر پڑھنے والا خود ہی فیصلہ کرنے کے قابل ہو گا۔

"تب ان مردوں نے (عذاب کے فرشتوں نے) لوط سے کہا کیا یہاں تیرا کوئی اور ہے؟ داماد اور اپنے بیٹوں اور بیٹیوں اور جو کوئی تیرا اس شہر میں ہو سب کو اس مقام سے باہر نکال لے کیونکہ ہم اس مقام کو نیست و نابود کریں گے" (پیدائش 19 : 12)

اس کھلے تضاد پر عقل دنگ ہے۔ بیٹیاں شادی شدہ ہیں' باپ پیغمبر ہے' شراب (مے) ہر شریعت میں حرام رہی ہے' باپ اور بیٹیاں معیار تقویٰ کی بنیاد پر عذاب سے محفوظ ہوئے ہیں' قریب ہی چند سو کلو میٹر کے فاصلے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت بستی ہے جس کا حضرت لوط علیہ السلام کو بھی علم ہے اور ان بالغ بیٹیوں کو بھی' شراب ایسا مشروب نہیں جو دھوکے سے پلایا جا سکے اس کی بو اور کڑواہٹ مسلمہ ہے اور پھر وہ شراب پہاڑ کی غار میں آئی کہاں سے یا پیغمبر کے گھر میں

Marfat.com
Marfat.com

تھی جسے چلتے وقت ناجی خاندان نے ساتھ اٹھا لیا تھا۔ کیا ان سوالات کے جوابات کوئی حقانیت کا داعی دے سکے گا؟

4 - اللہ کی باتوں کو کبھی زوال نہیں - (شہادت الوحی) - مسلمان کے لئے تو یہ بات جزو ایمان ہے اس میں معمولی سی جھول بھی ایمان کو غارت کرنے کے لئے کافی ہے اور قرآن اس پر بہت واضح دلیل لاتا ہے مگر جیسا کہ اوپر شواہد سے سامنے آ چکا ہے' ہر دور کے لوگوں نے اللہ کے لازوال کلمات کو زوال سے ہمکنار کرنے کی اپنی سی سعی کی ہے جنہیں اپنی بات کی "صحت وحقانیت" کا زعم ہے وہ صرف اس کا جواب دے دیں کہ کیا ان کا یہ فرمان سچا ہے کہ "نوح علیہ بھی سچائی اور راستبازی سے ؟ رپور تھے" یا عہد نامہ عتیق کی مذکورہ پیش کردہ آیت 20 : 22' باب 9 سچائی بیان کرتی ہے یا پھر حضرت لوط علیہ کے حوالہ سے عصمت انبیاء کو "مستحکم" کرنے والی عہد نامہ عتیق کے باب پیدائش کی آیات 30 تا 36' باب 19' درست ہیں جن نفوس قدسیہ کو خالق نے انسانیت کی راہنمائی کے لئے چنا کہ وہ نمونہ بنیں' بائیبل انہیں زانی شرابی کے روپ میں پیش کر کے اللہ کی باتوں کو لازوال' ثابت کرتی ہے۔

اللہ تعالی کی باتیں بلاشبہ لازوال ہیں اٹل ہیں اور عصمت انبیاء پر دلیل بھی ہیں ملاحظہ فرمایئے اور خود "حقانیت اور صحت" کا معیار دیکھئے :-

"واذکر فی الکتب ابراھیم انه کان صدیقا نبیا"

○ اس کتاب میں ابراھیم کا ذکر کرو بے شک وہ سچا نبی تھا۔ (19 : 41)

ووھبنا له اسحق و یعقوب وکلا جعلنا نبیا"
ووھبنا لھم من رحمتنا و جعلنا لھم لسان صدق علیا"

○ ہم نے اسے اسحاق علیہ اور یعقوب علیہ عطا کئے اور ہر ایک کو نبی کے مرتبہ پر فائز کیا' ہم نے اپنی رحمت سے نوازا اور ان کے لئے سچی ناموری رکھی۔ (19 : 50/49)

Marfat.com
Marfat.com

واذکر فی الکتاب موسی انه کان مخلصا" وکان رسولا" نبیا" ○ اس کتاب میں موسیٰ علیہ کا ذکر کرو بے شک رسول تھا۔ (19 : 52)

ووھبنالہ من رحمتنا اخاہ ھارون نبیا" ○ اور اپنی رحمت سے اس کے بھائی ھارون کو نبی بنا کر (دست راست عطا کیا) (19 : 53)

واذکر فی الکتاب اسماعیل انه کان صادق الوعد وکان رسولا" نبیا" ○ اس کتاب میں اسماعیل علیہ کا ذکر کرو جو وعدے کا سچا تھا۔ (19 : 54)

واذکر فی الکتاب ادریس انه کان صدیقا" نبیا" ○ اس کتاب میں ادریس علیہ کا ذکر کرو جو سچائی کا علمبردار تھا۔ (19 : 56)

اولئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیین من ذریته ادم و ممن حملنا مع نوح ومن ذریته ابراھیم و اسرآئیل و ممن ھدینا و اجتبینا اذا تتلی آیات الرحمن خروا سجدا وبکیا" ○ یہ ہیں انبیاء جن پر اللہ نے احسان کیا اولاد آدم علیہ میں سے' اور ان میں سے جن کو ہم نے نوح علیہ کے ساتھ سوار کیا اور ابراھیم علیہ اور یعقوب علیہ کی اولاد میں سے اور جنہیں ہم نے چنا اور ہدایت بخشی۔ جب ان پر رحمن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے ہیں۔"

یہ ہیں اللہ کی لازوال باتیں قرآن ... ہے اور آج ساڑھے ... گذرنے پر جس کے ایک حرف پر زوال نہیں ہے۔ الحمد للہ۔

Marfat.com
Marfat.com

5 - اتصال تواتر

اتصال و تواتر کے حوالے سے' "صحت و حقانیت" کے مصنف جو دلیل لائے ہیں خود بائبل اس کا منہ چڑاتی ہے۔ اس کے اتصال و تواتر پر اس قدر چرکے لگے کہ عہد نامہ عتیق ہو یا جدیدان کا سینہ و اندار ہے۔

> "The time span covered by the main body of the Old testament is approximately 1000 years. According to most archaeologists and historians the Exodus took place some time after 1300 B.C and the return of Ezha shortly before 400 B.C. .... At the other end of the story of books of the Maccabees provide some addi ional dates for the period between Ezra and the new Testament. But Old Testament history deals largely with the nine or ten centuries beginning at the Exodus."

عہد نامہ عتیق کا معتد بہ حصہ کم و بیش ایک ہزار سال پر محیط ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ اور تاریخ دان حضرات کے مطابق ہجرت (خروج) کا وقت 1300 ق م ہے اور عزرا کی واپسی تو 400 ق م سے کچھ پہلے ہے ..... دوسری جانب یہود کے خطوط عہد نامہ جدید کے حوالے سے عزرا کی واپسی کے ضمن میں کچھ اور مدت کا تعین کرتے ہیں۔ تاہم عہد نامہ عتیق (قدیم) خروج یا ہجرت کو نویں یا دسویں صدی قبل مسیح تک محدود رکھتا ہے۔

(Encyclopedia - Article 'Bible' - page - 571)

"تورات پر متعدد بار آسمانی آفتیں نازل ہوئیں' جس کی وجہ سے کئی بار یہ کتاب گم ہوئی اور کئی بار لکھی گئی" (احوال کتاب مقدس حصہ اول صفحہ 117 باب 48 مطبوعہ لندن)

" توریت پہلی گمشدگی اور بازیابی : ☆ اور سردار کاہن خلقیاہ نے سافن منشی سے کہا کہ مجھے خداوند کے گھر سے تورات کی کتاب ملی ہے

Marfat.com
Marfat.com

اور خلقیاہ نے وہ کتاب سافن کو دی اور اس نے اس کو پڑھا اور سافن منشی بادشاہ کے پاس آیا اور بادشاہ کو خبر دی کہ تیرے خادموں نے وہ نقدی جو ہیکل میں ملی لے کر ان کارگذاروں کے ہاتھ میں سپرد کی جو خداوند کے گھر کی نگرانی رکھتے ہیں اور سافن منشی نے بادشاہ کو یہ بھی بتایا کہ خلقیاہ کاہن نے ایک کتاب میرے حوالہ کی ہے۔ اور سافن نے اسے بادشاہ کے حضور پڑھا جب بادشاہ نے تورات کی کتاب کی باتیں سنیں تو اپنے کپڑے پھاڑے☆" (سلاطین دوم باب 22ء آیات 8 تا 12)

"توریت کی دوسری گمشدگی اور بازیابی: ☆ اور انہوں نے خدا کے گھر کو جلا دیا اور یروشلم کی فصیل ڈھا دی اور اس کے تمام محل آگ سے جلا دیئے اور اس کے سب قیمتی ظروف کو برباد کیا اور جو تلوار سے بچے اور وہ ان کو بابل لے گیا اور وہاں وہ اس کے (بخت نصر کے) اور اس کے بیٹوں کے غلام رہے جب تک فارس کی سلطنت شروع نہ ہوئی تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کی زبانی آیا تھا پورا ہو کہ ملک اپنے سبتوں کا آرام پالے کیونکہ جب تک وہ سنسان پڑا رہا تب تک یعنی 70 برس تک اسے سبت کا آرام ملا (کتاب گم رہی)" (تواریخ دوم 36: 19 تا 21)

نمونہ ہم نے چند اقتباسات مسیحی کتب سے بلکہ خود تورات سے پیش کیئے ہیں کہ یہ اختصار کی مجبوری ہے ورنہ کتاب مقدس پر تاریخی شواہد کی روشنی میں جو مصیبت آئی' اس پر کتاب مقدس کی اپنی شہادتیں موجود ہیں مثلاً" تیسری تباہی 170 قبل مسیح میں انطاکیہ کے بادشاہ انیٹومس کے ذریعے' چوتھی تباہی 70ء قبل مسیح میں شہزادہ ٹیطس کے ذریعے پانچویں بربادی ٹیطس کے حملے کے 65 سال بعد یعنی 5 قبل مسیح میں قیصر ہڈرین کے عہد میں' چھٹی تباہی 400ء میں رومیوں پر وحشی اقوام کے غلبہ کے وقت اور ساتویں بار 613ء عیسوی میں خسرو پرویز کے یروشلم پر حملے کے وقت جب کم و بیش نوے ہزار عیسائیوں کے قتل عام کے ساتھ گرجے اور متبرک نشانات تک مٹا دیئے تھے۔ ان کی تفصیلات کے لئے جس کا جی چاہے مسیحی مصنفین کی کتب

Choronological Index to the Bible ' Introduction to Polyglat Bible'

Marfat.com
Marfat.com

اور الکتاب کے مقامات معروف' مطبوعہ مرزا پور 1860ء کے صفحہ 20 - 19 دیکھ لے۔

6 - 7 - قدیم نسخے

اردن کے قریب بحر مردار کے آس پاس قمران کے غاروں سے 1945ء میں ملنے والے بعض مخطوطات سے بائیبل کی صداقت ثابت کرنا انتہائی کم علمی ہے۔ ان مخطوطوں (Dead sea scrolls) نے جو کچھ دیا اسے ایک اخبار کی خبر میں دیکھ لیجئے مسیحی برادری کا سر جھکانے کے لئے تو یہی کافی ہے:۔

" (نیو یارک - انٹر نیشنل ڈسک) عیسائیت کے بنیادی عقائد یہودیوں نے وضع کیے تھے۔ بحر مردار کی غاروں سے قدیم مخطوطے دریافت ہونے سے یہودیت اور عیسائیت کے موجودہ عقائد کی حقیقت واضح ہو گئی۔ اسرائیل نے سالہا سال تک محققین کو ان مخطوطات کی ہوا نہ لگنے دی۔ لانگ بیچ میں کیلیفونیا سٹیٹ یونیورسٹی میں مشرق وسطیٰ کے مذاہب کے پروفیسر رابرٹ آئزمین نے حال ہی میں ان مخطوطات کا دقیق مطالعہ کرنے کے بعد یہ انکشاف کر کے دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے کہ عیسائیوں کا حضرت یسوع مسیح کو صلیب' دیئے جانے کا عقیدہ دراصل ایک قدیم یہودی فرقے کی اختراع ہے ......"

'Attention was new focused upon essential difference between" the Scrolls and the New Testament."
(Dead Sea Scroll- page 13, Para-2, John M. Allegro)

عہد نامہ جدید اور مخطوطات کے مابین ناگزیر تضادات پر اب توجہ مرکوز کی گئی - (بحر مردار کے مخطوطات از جان ایم الیگرو)

"On the other hand, the view of Jesus's mission and person as represented by the letters of St. Paul, the earliest of the New Testament records, and dating, supposedly, to within a decade or two of the Crucification, is completely different again. If we had only this correspondence to go on, we should know practically nothing about the

Marfat.com
Marfat.com

Teacher's public ministry, his sayings or details, including the date, of his shameful death.."

(Dead Sea Scrolls - John M. Allegro, Page-14, Para-3).

(دوسری طرف سینٹ پال' کا یسوع کے مشن اور شخصیت پر اظہار خیال' عہد نامہ جدید کی ابتدائی تدوین کے عہد کا مفروضہ' کہ یہ حضرت عیسیٰ کو صلیب دیئے جانے کے عشرہ دو عشرہ بعد ہوئی تھی' اب بالکل مختلف ثابت ہے۔ اگر ہم اس مفروضے کو درست مان لیں تو ہم "عملاً" معلم و مربی یسوع) کے متعلق اس کی شخصیت اور پیغام کے حوالے سے کچھ نہ جان سکیں گے خصوصاً اس کو دی جانے والی شرمناک موت کے مہ و سال)

"The New Testament is still our main witness, and we can't afford to neglect the Gospal narratives, however lacking they may be in chronological consistency, geographical, topographical, sociological, political, philological or religious"

(Dead Sea Scrolls, Page-193).

(آج بھی ہمارے لئے عہد نامہ جدید معتبر شہادت ہے اور ہم اس کے مرتبین کو نظر انداز نہیں کر سکتے' چاہے یہ کتنی بھی تاریخی عدم تسلسل کا شکار ہو' جغرافیائی' ارضیاتی' معاشرتی' سیاسی' علم اللسان اور مذہب کے معیار سے بعید ہو۔)

پھر اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ یہی وہ مسئلہ ہے (مخطوطات اور عہد نامہ جدید) جس سے اس کتاب میں بحث کی گئی ہے اور یہی وہ چیز ہے جس نے دنیا بھر میں قمران سے دستیاب ہونے والے مخطوطات سے گہری دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ عیسائی تصورات و عقائد اور اور اس کے نظریات و دعاوی کے لئے اس نئی دریافت نے جو سنگین خطرہ پیدا کیا ہے اسی کی بنا پر عام عیسائی' ان کے پادری اور مذہبی رہنماؤں کے اعصاب پر

Marfat.com
Marfat.com

مخطوطات مسلط ہو گئے ہیں۔ ایڈمنڈ ولسن کی کتاب "بحر مردار کے مخطوطات" کی مقبولیت کا محض یہی سبب نہیں کہ اس میں مصنف نے بڑی خوبی کے ساتھ ان مخطوطات کی پوری کہانی بیان کر دی ہے بلکہ یہ بات بھی ہے کہ مصنف نے اس میں واضح طور پر یہ حقیقت نمایاں کر دی ہے کہ ان مخطوطات نے عیسائی دنیا کے لئے گو ناگوں الجھنیں اور پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں اور یہ کہ عیسائی دنیا کا عروج و فروغ محض تاریخی اتفاق کا ایک جزو اور نتیجہ ہے عیسائیت کے عقائد اور الہامی تعلیمات کا عروج و ترقی سے کوئی واسطہ نہیں ہے" (مخطوطات اور عہد نامہ جدید - کرسٹل سٹڈا - مطبوعہ 57 صفحہ 1`2)

پرانے مخطوطات کے حوالے سے تورات و انجیل کی صحت و حقانیت آپ نے ملاحظہ فرمالی۔ علم و تحقیق کی بددیانتی کی انتہا یہ ہے کہ قاری کو اپنی بات' یا درست کہے' تو اپنے جھوٹ کا یقین دلانے کے لئے' بعض ایسی کتابوں کے نام اور حوالے لکھ دیئے جاتے ہیں جن تک عام آدمی کی رسائی نہیں ہوتی اور وہ بیچارہ یہ باور کر لیتا ہے کہ جو کچھ اتنی بڑی یا نایاب کتابوں میں لکھا ہے یقیناً" درست ہو گا اور گمراہی یہیں سے جنم لیتی ہے کہ گمراہ نے گمراہ کرنے کے لئے بیج ہی گمراہی کا لگایا ہے۔ ہم یہاں اپنے قاری کی معلومات کے لئے بحر مردار کے قمران غاروں سے ملے مخطوطے کی نقل پیش کرتے ہیں جو دلچسپی سے خالی نہیں ہے:

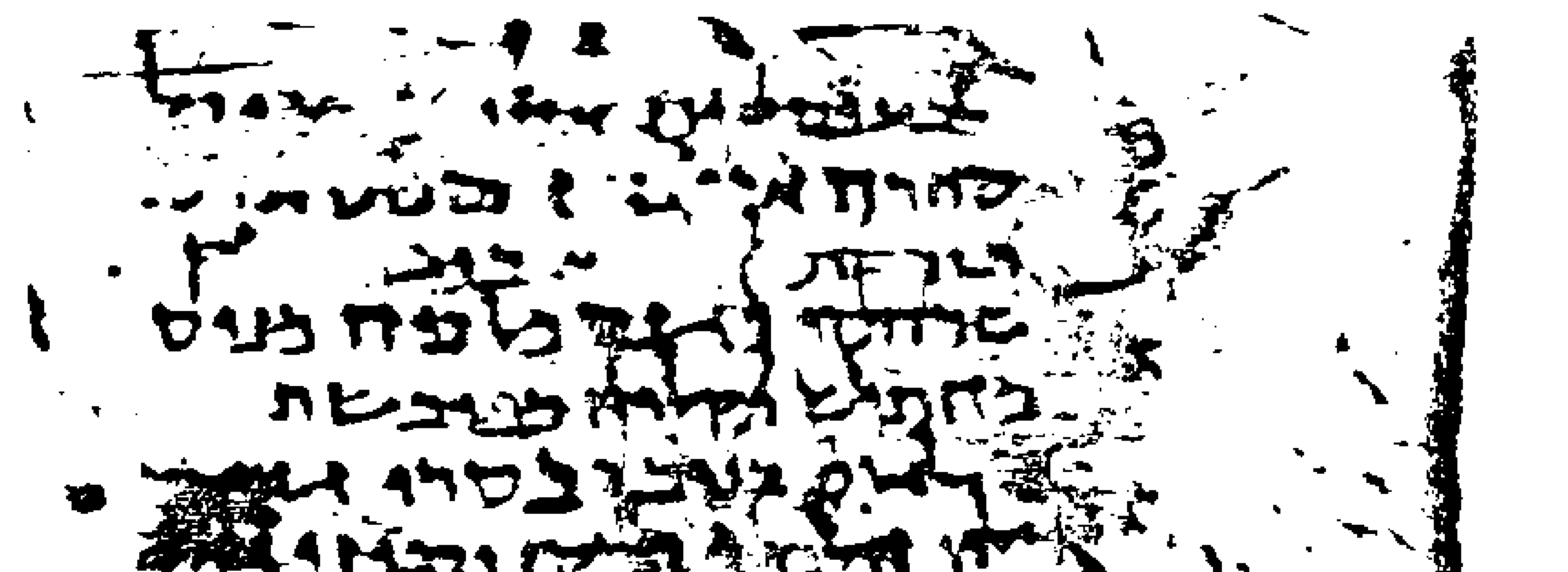

Marfat.com
Marfat.com

9۔ **تورات اور انجیل میں تحریف کب ہوئی:** 'صحت و حقانیت' کے مصنف نے ایک سوال یہ بھی اٹھایا ہے کہ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق جو تحریف توراۃ و بائبل میں بیان کی جاتی ہے وہ نزول قرآن سے قبل ہونا ثابت ہے یا نزول قرآن کے بعد اور اس سوال کے منفی یا مثبت جواب پر پھر نئے سوال تشکیل دے کر وہ مسلمان قاری کی گمراہی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ تحریف کی مزید تفصیلات ملاحظہ فرما کر خود ہی فیصلہ فرمایئے تحریف کب ہوئی اور کب نہیں ہوئی:

"انجیل کا مرتب کنندہ اپنے عقیدہ کے مطابق ترمیم کر سکتا ہے..... یہ تحریف کی بہت ہی شاذ قسم ہے لیکن عیسائیت کے مسلمہ عقائد کے خلاف ایک شخص مارسیون نے بلا شبہ اس طریقہ کو اپنایا اور اس طرح عیسائیت کے قرن اول ہی میں انجیل کے مختلف متضاد نسخے پھیلنے شروع ہو گئے۔ چوتھی صدی عیسوی میں ایک عالم نوسیاں نے انجیل کے مختلف صحائف اور ان کے متضاد مضامین کا بڑی محنت سے تقابلی مطالعہ کیا اور مطالعہ کی بنیاد پر اس نے انجیل کا ایک نظرثانی شدہ نسخہ تیار کیا اس مسودہ کو بازنطینی مسودہ بھی کہا جاتا ہے۔"

(The Origin and Transmission of New Testament L.D. Twettley BD, Page 44-45)

"ہمیں اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ عہد نامہ جدید کو جس شکل میں ہمارے سامنے ہے یہ وہی شکل ہے جس میں انجیل سب سے پہلے ترتیب دی گئی تھی۔ عین ممکن ہے کہ کچھ نامعلوم یا غیر معروف لوگوں کے چھوٹے موٹے نوشتے مفید طلب پا کر معروف و معلوم مصنفوں کی تصانیف میں شامل کر دیئے گئے ہوں۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایک حقیقت ہے کہ عہد نامہ جدید کا کوئی صحیفہ بھی اس حالت میں موجود نہیں ہے جس شکل میں اس کو اصل مصنف نے مرتب کیا تھا اور ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ عہد نامہ جدید کے ابتدائی حصوں کی پولس کے ہاتھوں تحریر و ترتیب کے تین سو سال بعد تک عہد نامہ جدید کو نہ تو کسی قطعی شکل اور

Marfat.com
Marfat.com

مکمل صورت میں کبھی پیش کیا گیا اور نہ ایک مکمل اور ناقابل تغیر کتاب کی حیثیت سے پھیلانا ممکن ہو سکا"

(The Bible and its Common Reader- Netty Ellen Chase 1858 pages 280-281).

" یوحنا نے جناب یسوع کے دوبارہ جی اٹھنے اور لوگوں کے سامنے ظاہر ہونے کی جو روداد بیان کی ہے وہ نمایاں طور پر کتب متفقہ سے مختلف ہے حتی کہ یوحنا کا آغاز کلام بھی مرقس سے مختلف ہے (یہاں یہ بات واضح رہے کہ مرقس کی انجیل میں باب 16 آیت 8 کے بعد جو کچھ بھی ہے وہ اصل انجیل کا حصہ تسلیم نہیں کی جا سکتا) متی اور مرقس کے خاتمہ کلام کو نظر انداز کر کے مرقس کی بعض عبارات لوقا کی انجیل' رسولوں کے اعمال اور پولوس کے خطوط کی عبارات کا موازنہ و تقابل کیا جا سکتا ہے"

(The early Church and the New Testament - page 198.)

"ہم کچھ نہیں جانتے کہ مرقس کون تھا۔ یہ بات بعید از مکان ہے کہ وہ برناس کا چچا زاد بھائی ہو ...... پطرس نے جو واقعات بیان کئے ہیں انہیں بہت سے راویوں کی یادداشتوں کی چھلنی سے گذار کر قبول کیا گیا ہے ...... ہم یہی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ مرقس کی انجیل کا مصنف عیسائی تھا اور اس کی زبان چونکہ آرامی تھی اس بنا پر اندازہ ہوتا ہے وہ یہودی النسل تھا"

(The Rise of Christianity E.W. Barner - page 108 - 109)

"یہ بات تو یقینی ہے کہ چوتھی صدی عیسوی کے وسط میں انجیل کے لاطینی قلمی نسخوں کے متن میں خاصا اختلاف پایا جاتا ہے"

(Bible Encyclopedia vol : iv ' page 4993)

"یونانی زبان بولنے والوں کا کلیسائی نظام کسی تعطل کے بغیر قائم چلا آ رہا تھا اور اسی بنا پر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض نمایاں اہمیت کے قلمی نسخوں میں' جو ابھی تک محفوظ چلے آتے ہیں کچھ سنگین غلطیوں کی اصلاح بھی کر دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں مختلف صحائف اور ان کی روایات میں

Marfat.com
Marfat.com

اختلاف نمایاں ہونا عین ممکن تھا اسے اتفاقی اختلاف نہیں کہا جا سکتا۔ عہد نامہ جدید کے مختلف النوع مسودات کا بار بار جائزہ لیا ہی اس نیت سے جاتا رہا ہے کہ ان میں جہاں جہاں ضرورت اور مصلحت کا تقاضا ہو تبدیلی کر دی جائے"

(Bible Encyclopedia vol : iv ' page 4980)

تحریف کب اور کیوں کا جواب مسیحیت کی مسلمہ و مصدقہ کتب سے آپ کے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔ دلائل کو قبول یا رد کرنے کے لئے آپ قلب و ضمیر کی آواز پر لبیک کہیں گے تو صحت و حقانیت' کی روداد کا بھرم بیچ چوراہے پھوٹا نظر آئے گا۔ تحریف کا آغاز تو حضرت موسیٰ علیہ کی وفات کے تھوڑی دیر بعد ہی ہو گیا تھا اور یہی کچھ عہد نامہ جدید کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ کی وفات کے بعد ہو گیا۔ اس ضمن میں کونسا ثبوت ہے جو ہم نے گذشتہ اوراق میں آپ کے سامنے نہیں رکھا۔

تمام الہامی کتب اپنے سے پہلی کتب کی تائید و تصدیق کرتی رہی ہیں اور اسی طرح پہلے انبیاء و رسل کی بھی مگر اس تائید و تصدیق کے باوجود قابل اتباع ہمیشہ ہی آخری کتاب رہی۔ یہ تائید و تصدیق صرف اس امر کی ہوتی تھی کہ اپنے دور میں نبی اور اس پر نازل کتاب درست تھی اور نیا نبی' نئی کتاب آتی ہی اس وقت تھی جب پہلے نبی کی لائی ہوئی شریعت معقول رد و بدل کا شکار ہو جاتی۔ تحریف سے مراد قطعاً" یہ نہیں کہ تمام کی تمام کتاب بدل ڈالی جائے بلکہ عملی تحریف یہ ہے کہ ناپسند حصوں کی جگہ من پسند حصے ڈال دیئے جائیں یا معنی و مطالب اور تفسیر میں ہیر پھیر کر دیا جائے مثلاً" اگر اسی چیز کو کسوٹی مان لیا جائے تو آپ انجیل متی کی ان آیات کی تشریح کیا کریں گے:۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائے ایک نقطہ ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے" (متی 5 - 18 - 17)

Marfat.com
Marfat.com

تورات کی معدوم آیت کو زندہ کرنے یا پورا کرنے کا نام انجیل ہے جو شریعت موسوی کا تسلسل ہے اور بعینہ اسی طرح قرآن' توریت و انجیل کی معدوم آیات اور مسخ شدہ شریعت موسوی کی تکمیل کے لئے حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ نزول قرآن سے قبل حضرت موسیٰ علیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ کی امتوں نے شریعت موسوی کا جو حشر کیا وہ تاریخ عالم کا حصہ ہے اس مسخ شدہ شریعت پر خود مسیحی دانشوروں کے اقوال مع حوالہ جات پیش کیئے جا چکے ہیں لہٰذا قانون فطرت کی رو سے اس نشاۃ ثانیہ کا انتظام ہونا ناگزیر تھا اور خالق کائینات نے اپنے آخری نبی ﷺ پر قرآن نازل فرما کر شریعت کو مکمل کر دیا اور بار بار کی تحریفات کا راستہ روکنے کیلئے اس کی ذمہ داری بھی خود قبول فرمائی۔ ساڑے چودہ صدیوں کی تاریخ اس حفاظت پر گواہ ہے۔

مذکورہ توضیحات یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ قرآن کریم میں تورات و انجیل کی تائید و تصدیق کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ قرآن نے حضرت آدم علیہ سے لے کر نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ تک بے شمار انبیاء کی نبوت کی تصدیق کی ہے اور ان میں سے جن کو کتابوں سے نوازا ان کا بھی ذکر ہے تو کیا مسیحی احباب کی منطق کے مطابق ان کو بھی اسی طرح برحق مان کر بعد والوں کی نفی کر دی جائے مثلاً" جد انبیاء حضرت ابراہیم علیہ کے صحف اگر مسیحی کسوٹی پر درست ہیں تو تورات و انجیل کا مقام کیا ہے؟ اگر تورات کے بعد زبور ہے تو انجیل عہد نامہ جدید کی حیثیت کیا ہے؟۔

بات اگر کوئی سمجھنا چاہے تو بہت سادہ ہے کہ ہدایت کا منبع و مرکز ایک ہے' جس کے لئے ہے' وہ مخلوق ایک ہے اور ادوار کا فرق انحطاط کو جنم دیتا ہے کہ یہ خالق ہی کی پیدا کردہ فطرت کا تقاضا ہے (چونکنے کی ضرورت نہیں ماضی بعید کو چھوڑ دیجئے اپنے آباؤ اجداد کے دور میں سے' جو شعور کے ساتھ آپ کو یاد ہے اسی کی بنیاد پر بتایئے کہ جو اخلاقی' سماجی' معاشرتی' دینی' تعلیمی اور معاشی اقدار چالیس پچاس سال قبل تھیں کیا وہ 30/35 سال قبل جوں کی توں تھیں اور جو تیس سال قبل تھیں کیا وہ پندرہ سال قبل اصل حالت میں تھیں یا جو پندرہ سال قبل تھیں آج جوں کی توں موجود ہیں؟ (بھلے آدمی کا جواب ہو گا کہ نہیں ہیں)

Marfat.com
Marfat.com

ہماری مثال کو صدیوں پر پھیلایئے آپ کو جواب خود بخود مل جائے گا۔ یہی ہے وہ سبب جس نے رب کائنات، خالق و مالک جہان کی فیز-بلٹی (Feasibility) میں انبیاء و رسل کے بتدریج مبعوث ہونے اور معقول وقفوں کے ساتھ تجدید شریعت کا انتظام فرمایا اور ہر آنے والے نبی کے ذریعے انسانیت کو یہ اطلاع بھی بہم پہنچائی جاتی رہی کہ میرے بعد دوسرا آئے گا جو اس کام کو آگے بڑھائے گا۔ تاآنکہ یہ شریعت حضرت محمد پر نزول قرآن کے ساتھ مکمل ہو گئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا" (آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور اسلام کو تمہارے لئے پسند فرمایا)۔ اور ساتھ ہی سرور دوعالم کو رحمتہ اللعالمین قرار دے کر نبوت کے خاتمے کا اعلان فرما دیا۔ ماکان محمدا" ابا احد من رجالکم ولاکن رسول اللہ و خاتم النبین و کان اللہ بکل شیئی علیما" - (محمد تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر اللہ اور انبیاء و رسل کا تسلسل ختم کرنے والے آخری نبی ہیں)۔

"تورات و انجیل کی صحت و حقانیت" کے مبینہ مصنف کی طرف سے تورات و انجیل کی قرآن سے تصدیق کے لئے سورۃ المائدہ کی آیات 44، 46 اور 48 کے ضمن میں مذکورہ وضاحت تسلی بخش ہونی چاہیے بشرطیکہ کوئی کھلے دل و دماغ سے اس کا مطالعہ کرے۔ لیکن اگر آیات کو سیاق و سباق کے دیکھیں تو یہ اہل کتاب کے مکرو دجل پر گواہ ہیں۔

> "اے پیغمبر ان لوگوں کی روش تمہیں غم میں ڈالے جو کفر کی راہ میں سبقت کر رہے ہیں ان لوگوں (اہل کتاب) میں سے جو زبان سے تو دعوی کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں حالانکہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے یہودیت اختیار کی ہے یہ جھوٹ کے رسیا اور دوسروں کی باتیں ماننے والے ہیں جو خود تمہارے پاس نہیں آتے۔ وہ کلام کو اس کا موقع محل معین ہونے کے باوجود اس کے محل سے ہٹا دیتے ہیں' کہتے ہیں اگر تمہارے معاملے کا فیصلہ یہ ہو تب تو قبول کر لینا اور اگر یہ نہ

Marfat.com
Marfat.com

ہو تو اس سے بچ کر رہنا اور جس کو اللہ فتنہ میں ڈالنا چاہیے تو تم اللہ کے مقابلے میں کچھ نہیں کر سکتے یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا نہیں چاہا ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ یہ جھوٹ کے رسیا اور پکے حرام خور ہیں۔ اگر یہ تمہارے پاس آئیں تو تمہیں اختیار ہے خواہ ان کے معاملے کا فیصلہ کرو یا ان کو ٹال دو۔ اگر ان کو ٹال دو گے تو یہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر تم فیصلہ کرو تو عدل کے مطابق فیصلہ کرو۔ اللہ قانون عدل پر عمل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور یہ تمہیں حکم کس طرح بناتے ہیں جبکہ تورات ان کے پاس موجود ہے پھر حکم بنانے کے بعد برگشتہ ہو جاتے ہیں یہ ہرگز ایمان والے نہیں ہیں"۔

"بے شک ہم ہی نے تورات اتاری جس میں ہدایت و روشنی ہے اسی کے مطابق خدا کے فرمانبردار انبیاء' ربانی علماء اور فقہا یہود فیصلے کرتے تھے بوجہ اس کے کہ وہ کتاب الہی کے امین اور اس کے گواہ ٹھرائے گئے تھے کہ لوگوں سے نہ ڈریو اور میرے احکام کو دنیا کی متاع حقیر کے بدلے فروخت نہ کیجیو اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوی شریعت کے مطابق فیصلے نہ کریں تو یہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے اس میں ان پر فرض کیا کہ جان کے بدلے جان' آنکھ کے بدلے آنکھ' ناک کے بدلے ناک' کان کے بدلے کان' دانت کے بدلے دانت اور اسی طرح دوسرے زخموں کا بھی قصاص ہے سو جس نے معاف کر دیا تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جو اللہ کی لائی شریعت کے مطابق فیصلے نہ کریں گے تو وہی لوگ ظالم ٹہریں گے اور ہم نے ان کے پیچھے انہی کے نقش قدم پر عیسی ابن مریم کو بھیجا مصداق اس سے پیشتر سے موجود تورات کے اور ہم نے اس کو عطا کی انجیل ہدایت اور روشنی پر مشتمل مصداق اپنے سے پیشتر تورات کی اور ہدایت و نصیحت خدا ترسوں کے لئے واجب ہے کہ اہل انجیل بھی فیصلہ کریں اس کے مطابق جو اللہ نے اس میں اتارا اور جو اللہ کے اتارے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں

Marfat.com
Marfat.com

تو وہی لوگ نافرمان ہیں"۔

"اور ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری حق کے ساتھ' مصداق اس سے پیشتر سے موجود کتاب کی اور اس کے لئے کسوٹی بنا کر تو ان کے درمیان فیصلہ کرو اس کے مطابق جو اللہ نے اتارا اور اس حق (قرآن) سے ہٹ کر' جو تمہارے پاس آ چکا ہے' ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک ضابطہ اور ایک طریقہ ٹھرایا اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اس نے چاہا کہ اس چیز میں تمہاری آزمائش کرے جو اس نے تم کو بخشی (قرآن) تو بھلائیوں کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرو۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے تو وہ تمہیں آگاہ کرے گا اس چیز سے جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔ اور یہ کہ ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے اتارا ہے (قرآن) اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور ان سے ہوشیار رہو کہ مبادا وہ تمہیں اس چیز کی کسی بات سے پھسلا دیں جو اللہ نے تمہاری طرف اتاری ہے پس اگر وہ اعراض کریں (منہ موڑیں) تو سمجھ لو کہ اللہ ان کو ان کے بعض گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے اور بے شک ان لوگوں میں بیشتر نافرمان ہی ہیں۔ کیا یہ جاہلیت کے فیصلے کے طالب ہیں اور اللہ سے بڑھ کر کس کا فیصلہ (درست) ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو یقین کرنا چاہیں"۔ (المائدہ 41 تا 50 - ترجمہ تدبر القرآن)

قرآن حکیم کی آیات کو سیاق و سباق سے الگ کرکے بلکہ من مرضی کے ساتھ ترجمہ درج کرکے' "تورات و انجیل کی صحت و حقانیت" ثابت کرنے والا مبینہ سکندر جدید' ساہ لوح مسلمانوں کو جس طرح الجھا کر اپنے جال میں لانا چاہتا ہے' سورۃ المائدہ کی آیات 41 تا 50 کے تسلسل نے اس کے مکرو دجل کا تارپود بکھیر دیا ہے۔ ان آیات کی شان نزول یہ ہے کہ خیبر کے معزز یہود کے ایک شادی شدہ جوڑے سے زنا سرزد ہوا۔ تورات میں اس کی سزا سنگساری ہے انہوں نے مدینہ کے یہود کی وساطت سے معاملہ نبی اکرم تک بھیجا مگر اس تاکید کے ساتھ کہ وہ بھی سنگساری کا حکم دیں تو

Marfat.com
Marfat.com

نہ ماننا۔ کعب بن اشرف وغیرہ مقدمہ لائے تو نبی رحمت نے فرمایا کہ میرا فیصلہ مانو گے یا تورات کا انہوں نے آپ کا فیصلہ قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی تو آپ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا مگر انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا۔ حضور نے ابن صوریا نامی یہودی کے علم پر سوال کیا تو یہود کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر اس سے بڑا تورات کا عالم کوئی نہیں۔ چنانچہ اسے بلایا گیا۔ نبی اکرم نے اسے قسم دے کر تورات میں شادی شدہ زانی کی سزا پوچھی تو اس نے برملا سب کے سامنے سنگسار کرنا بتایا۔ حضور نے اس سے تورات میں تبدیلی کا سبب پوچھا تو ابن صوریا نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں یہ سزا صرف غریب کے لئے تھی امیر پر لاگو نہ ہو سکتی تھی لہٰذا ایک واقعہ نے اسے بدلنے پر مجبور کر دیا واقع یہ تھا کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچا زاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو ہمارے بادشاہ نے اسے سنگسار کرنا چاہا پس قوم اٹھ کھڑی ہوئی پھر سب کے لئے چالیس کوڑے میں اسے بدل دیا گیا۔

اس پس منظر میں یہود کا رویہ اور قرآن پاک کا فرمان پڑھ کر خود فیصلہ فرما لیجئے کہ کیا ان آیات سے وہی حقانیت ثابت ہوتی ہے۔ مصنف جس کے لئے مصر ہے۔ اسی طرح سورۃ النحل کی آیت 43 وما ارسلنا من قبلک الا رجالا" نوحی الیھم فسئلوا اھل ذکر ان کنتم لاتعلمون (اور ہم نے تم سے پہلے بھی آدمیوں (بشر) کو ہی دلائل اور کتابوں کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی کرتے رہے تو اگر تم نہیں سمجھتے (کہ بشر رسول ہو سکتا ہے) تو اہل ذکر (اہل کتاب سے) پوچھ لو (کہ پہلے بھی بشر ہی رسول تھے) یہاں بھی بات سیاق و سباق کے مکر سے متعلق ہے بات ہو رہی ہے مشرکین کے اس اعتراض پر کہ بشر نبی کیسے ہو سکتا ہے جوابا" وحی آتی ہے نبی رحمت کی زبان سے کہلوایا جا رہا تھا کہ تورات و انجیل کا علم رکھنے والے ابھی موجود ہیں (مثلا" یہود میں سے ابن صوریا اور نصاریٰ میں سے ورقہ بن نوفل طرز کے لوگ) ان سے پوچھ لو کہ پہلے انبیاء و رسل بھی بشر ہی تھے جنہیں ہم نے وحی اور کتب سے سرفراز فرمایا تھا اس میں یہود و نصاریٰ کی عظمت اور قرآنی تصدیق کہاں سے آ ٹپکی۔

Marfat.com
Marfat.com

"تورات و انجیل کی صحت و حقانیت" کے مصنف نے سورۃ مائد کی طرح سورۃ انعام کی آیت 91 سے بھی نہایت عیاری کے ساتھ غلط استدلال کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جناب رسالت ماب کو اللہ تعالی نے پہلی ہستیوں کی پیروی

کا حکم دیا ہے یعنی تورات و انجیل میں جو ہدایت ہے اسکی پیروی کرو۔ مکمل رکوع کو نظر انداز کرکے ایک آخری آیت اور وہ بھی نامکمل نقل کرکے مقصد براری کی گئی ہے یعنی اولئک الذین هدی اللہ فبھد اہم اقتدہ ہم آپ کے سامنے مکمل رکوع کا ترجمہ رکھتے ہیں اس مسلسل قرآنی عبارت کو کھلے دل و دماغ سے پڑھئے اور فیصلہ کیجئے کہ اس سے یہود و نصاری کی پیروی کا حکم نکلتا ہے؟۔

> "یہ تھی ہماری وہ حجت جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے مقابلے میں عطا کی ہم جسے چاہتے ہیں بلند مرتبہ دیتے ہیں حق نہ ہے کہ تمہارا رب نہایت دانا اور علیم ہے پھر ہم نے ابراہیم علیہ اسلام کو اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام جیسی اولاد دی اور ہر ایک کو راہ راست دکھائی تھی اور اسی کی نسل سے ہم نے داؤد و سلیمان علیہ السلام ، ایوب علیہ' یوسف علیہ' موسی علیہ' و ہارون علیہ کو (ہدایت بخشی) اس طرح ہم نیکو کاروں کو انکی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔ (اسی کی اولاد سے) زکریا علیہ' یحی علیہ' عیسی علیہ' اور الیاس علیہ کو (راہ یاب کیا) ہر ایک ان میں سے صالح تھا (اسی کے خاندان سے) اسماعیل علیہ' الیسع علیہ' اور یونس علیہ اور لوط علیہ کو (راستہ دکھایا)۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم نے تمام دنیا والوں پر فضیلت دی نیز ان کے آباؤ اجداد اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے ہم نے بہتوں کو نوازا' انہیں اپنی خدمت کے لئے چن لیا اور سیدھے راستے کی طرف ان کی راہنمائی کی' یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے راہنمائی کرتا ہے۔ (جو اخلاص سے راہنمائی کا طلبگار ہوتا ہے - والذین جاھدوا فینا لنھد ینھم سبلنا - جو ہمارے راستے کی ہدایت کے لئے سعی کرے اسے ہم ہدایت

Marfat.com
Marfat.com

سے نوازتے ہیں۔ ارشد) لیکن اگر کہیں ان لوگوں (انبیاء و رسل) نے شرک کیا ہوتا تو ان سب کا کیا کرایا غارت ہو جاتا۔ (یہ) وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تھی۔ اب اگر یہ لوگ (یہود، مشرکین و منافقین) اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں تو (پرواہ نہیں) ہم نے کچھ اور لوگوں کو یہ نعمت سونپ دی ہے (مہاجرین مکہ و انصار مدینہ) جو اس کے منکر نہیں ہیں۔ اے محمد وہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ (انبیاء و رسل سابقہ) تھے انہی کے راستہ پر تم چلو (گمراہوں کے رویہ کو نظر انداز انہوں نے بھی کیا تھا تم بھی یہی کرو) اور کہہ دو کہ میں (اس تبلیغ و ہدایت کے) کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ یہ تو ایک عام نصیحت ہے تمام دنیا والوں کے لئے"۔ (انعام 83 تا 91 - ترجمہ تفہیم القرآن)

ہم اس سے پہلے یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت سے نبی آخرالزماں تک ہر نبی خالق و مالک کائنات کا فرستادہ تھا اور جس ہدایت کے لئے اسے مبعوث فرمایا وہ بھی ایک ہی ہدایت ربانی تھی۔ نبی تو کوئی بھی منحرف نہ ہوا البتہ اس کی زندگی میں اس کی وفات کے بعد گمراہی کے دلدادہ لوگوں نے مصلحین کے بھیس میں اس ہدایت کو من مانے انداز میں بدل لیا مثلاً" حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں سامری کا بچھڑا ہو یا سنگساری کے ضمن میں اوپر گزری تحریف کا قصہ جو یہود کی موجودگی میں ایک یہودی عالم نے نبی اکرم کو سنایا تھا۔ انبیاء ورسل نے اپنی زندگیوں میں ایسے گمراہوں کے مقابلے میں حق پیش کیا اور ہر نبی کی زندگی شاہد ہے کہ اس کے پورے دور نبوت میں کم یا زیادہ گمراہی کسی نہ کسی حال میں موجود رہی کہ یہ بھی منشا ایزدی ہے اگر اللہ تعالیٰ یہ تمیز ختم کر دیتا تو خیر کی عظمت کا احساس و ادراک ہی ختم ہو جاتا۔ دنیا آخرت کے لئے کھیتی کبھی نہ بنتی اسی لئے رسول اللہ کی موجودگی میں بھی یہ گمراہی یہود و نصاریٰ کی شکل میں موجود تھی جس کے بدلے نفوس قدسیہ کا گروہ بشکل مہاجرین و انصار، علم ہدایت کے ساتھ رشد و ہدایت کے غلبہ کیلئے عطا فرمایا گیا۔ اور حضرت محمد کو ہدایت فرمائی گئی، کہ پہلے انبیاء کی طرح ان گمراہی پر ڈٹے لوگوں سے

Marfat.com
Marfat.com

اعراض کرتے ہوئے پہلے انبیاء و رسل کی راہ چلتے حق کے غلبہ کی سعی فرماتے رہے۔

ہم اگر مزید قرآنی آیات کا تجزیہ پیش کریں گے تو بات عیاری و مکاری سے غلط مطلب نکالنے پر ہی ختم ہو گی اس لئے کہ قرآن اپنی اصلی حالت میں اپنی ہر صحت و حقانیت پر گواہ ہے کوئی تاویل کوئی توجیح' کسی بڑی موٹی معروف تفسیر کا نام اس چاند کو گہنا نہیں سکتا۔ آج کے مسیحی "علما و فضلا" کی نسبت ماضی کے علما و فضلا کے پاس بہتر علم تھا اگر ساڑھے چودہ سو سال میں وہ دین حنیف میں تحریف ثابت نہ کر سکے تو آج کے دور میں علمی کنگلہ پن کے شکار مسیحی مصنفین اپنی جھوٹی خود ساختہ داستانوں سے کیا ثابت کریں گے۔

چلتے چلتے "تورات و انجیل کی صحت و حقانیت" کے صفحہ 60 پر ایک آئیت (سورا انعام آیت 92) وما قدر و اللہ حق قدرہ کا اتنا حصہ نقل کرنے کے بعد تفسیر طبری جلد 11' صفحہ 160 کے حوالہ سے مصنف یہود کا مکر ثابت کرتے ہیں کہ وہ تورات کے بعض صفحات چھپا لیتے تھے جو یقیناً" قابل مذمت فعل ہے مگر پوچھا جا سکتا ہے کہ اس سے صحت و حقانیت کے حق میں ہے کیا؟

یہی تو ہم کہتے ہیں کہ یہود و نصاری کے علما نے توریت انجیل کے ساتھ ایسا سلوک کیا تو قران نازل ہوا تاکہ جو کچھ یہ چھپا رہے ہیں' قرآن اسے نہ صرف ظاہر کرے بلکہ عملاً" نافذ کرے یہی کچھ نبی اکرم نے خود کیا' صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا' یوں اسلام کا غلبہ مقدر ہوا جس میں یہود و نصاری نے باوجود سازشوں کے سکھ کا سانس لیا جس پر تاریخ گواہ ہے۔ کیا یہ تاریخی حقیقت نہیں ہے کہ عیسائی حکمرانوں سے نجات اور مسلمان حکمرانوں کی آمد کے لئے عیسائیوں نے باقاعدہ دعائیں کیں۔

آخر میں ہم اپنے مسیحی احباب کی خدمت میں پورے اخلاص کے ساتھ یہ عرض کریں گے کہ اسلام آپ کو بزور مسیحیت چھوڑنے پر مجبور نہیں کرتا آپ کو اپنا

Marfat.com
Marfat.com

دین مبارک ہو۔ اکثریت کے ساتھ رہتے' تمام تر حقوق سے فیضیاب ہوتے ہوئے اس کے سچے دین پر ناروا حملے بند کر دیجئے کہ یہ ہر اخلاق و شرافت سے فرو تر رویہ ہے۔ ہر عمل کا ردعمل ہے اور رویے ہی ردعمل میں شدت پیدا کرتے ہیں۔ پاکستان میں یسوع مسیح کی حکومت کا خواب سازشوں سے شرمندہ تعبیر نہ ہو گا۔ حضرت یسوع مسیح تو ویسے بھی مکرو سازش کے خلاف تھے۔ مسلمان بے حس ضرور ہے مگر بے ایمان نہیں ہے۔ ایمان کی چنگاری اس کا سرمایہ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com
Marfat.com

اقلیت کے لئے حقوق و آزادی اور فرائض

حقوق و آزادی

1- اپنے مسلمہ عقائد پر بلا خوف و جھجک عمل کرنا۔

2- اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ہر شہری کے ساتھ شہری حقوق و آزادی میں برابری۔

3- مکمل قانونی تحفظات سے استفادہ۔

4- تعلیم اور ملازمتوں میں برابر کا حق ماسوائے چند محدود ذمہ داریوں کے' جہاں صرف مسلمان ہونے کی شرط ہے۔

فرائض

1- اکثریت کے مسلمہ عقائد اور پرسنل لا کا احترام کرنا۔

2- اکثریت کے دین' سماجی و معاشرتی اقدار کی حفاظت کرنا۔

3- ملکی آئین و قانون میں مقررہ کردہ حدود' بسلسلہ آزادی و حقوق' سے تجاوز نہ کرنا۔

4- اپنے قول و فعل سے حب الوطنی کا عملی ثبوت فراہم کرنا۔

مساوات مرد و زن

1- اعمال کا اجر مرد و زن کے لئے ایک جیسا ہے۔

2- حصول تعلیم کے لئے مرد و زن پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ فریقین کے لئے ہر طرح کی تعلیم و تربیت کے دروازے کھلے رکھے گئے ہیں۔

3- حقوق شہریت کے لئے قانون کی نظر میں مرد اور عورت برابر ہیں۔ کسی کے لئے کوئی امتیاز نہیں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

برطانوی خواتین اسلام کیوں قبول کر رہی ہیں؟

(لندن کے روزنامہ ٹائمز 9 نومبر 93ء کی سروے رپورٹ)

☆

''مغربی میڈیا کی معاندانہ روش کے باوجود اسلام مغربی دلوں کو فتح کر رہا ہے''

''یہ اور بھی ستم ظریفی کی بات ہے کہ اکثر برطانوی نو مسلم عورتیں ہیں حالانکہ مغرب میں یہ نظریہ بہت پھیلا ہوا ہے کہ اسلام عورتوں سے گھٹیا سلوک کرتا ہے''

''مغرب کے لوگ خود اپنی سوسائٹی سے مایوس ہو رہے ہیں' جس میں بڑھتے ہوئے جرائم' خاندانی نظام کی تباہی' منشیات اور شراب نوشی کا دور دورہ ہے' بالاخر وہ اسلام کے دیئے ہوئے نظم و ضبط اور تحفظ کی تعریف کرتے ہیں''

''برطانیہ کی نو مسلم خواتین نے ہمیں بتایا کہ ''اسلام میں ہمارے لئے کشش کا سبب ہی یہ ہوا کہ اسلام مرد اور عورت دونوں کے لئے الگ الگ دائرہ کار تجویز کرتا ہے' جو دونوں کی جسمانی اور حیاتیاتی ساخت کے عین مطابق ہے''۔ ان کے نزدیک مغرب کی آزادی و حقوق نسواں کی تحریک' عورت کے ساتھ بغاوت تھی یعنی عورتیں مردوں کی نقالی کریں اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں نسوانیت کی اپنی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی''۔

''کسی بھی 'ماڈرن مرد کو کھرچ کر دیکھئے' اندر سے ایک پرانا مرد برآمد ہوتا نظر آئے گا۔ مرد ہمیشہ ایک جیسے رہیں گے۔ عورتیں کہیں زیادہ تیز رفتاری سے بدل رہی ہیں لیکن جو کچھ وہ حاصل کرنا چاہتی ہیں اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہی ہیں۔ آزادی و حقوق نسواں' کی تحریک جن مقاصد کے لئے جدوجہد کر رہی ہے ان میں سے اسقاط حمل اور ہم جنس پرستی کے سوا سب چیزیں پہلے ہی اسلام میں میسر ہیں''۔

''مغربی عورت اور مسلم عورت کا تقابلی مطالعہ کریں تو واضح فرق ملتا ہے اسلامی تعلیمات میں عورت کو زیادہ تقدس اور عظمت حاصل ہے جو مغرب میں عورت کو حاصل نہیں ہے بلکہ 'تحریک آزادی نسواں' کا اس کے سوا کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہوا کہ عورت دوہرے بوجھ تلے دب گئی ہے''

Marfat.com
Marfat.com

salvation by works. [illegible] salvation is a reward for piety and righteousness. The Bible teaches that **Salvation** is not a reward but an **entitlement for the believer** [illegible] the eternal abode of those who have received Jesus Christ as Saviour [illegible]. The main difference however between Islam and Christianity is that Islam [illegible] the concept of Divinity and Divine Sonship of our [illegible] Islam [illegible] God"

[illegible] to copy the Bible the [illegible] where the Deity [illegible] clearly [illegible]

[illegible] "God was [illegible] in the flesh." Jesus [illegible]
[illegible] the [illegible] that I Am" "Before [illegible]
[illegible] 1:3 [illegible] "The Creator [illegible] as a man among men.
[illegible] "Jesus Christ [illegible] the forever of sins.
[illegible] "The Father and Son are one.
[illegible] "It [illegible] that I am He [illegible]

[illegible] people must [illegible] the truth [illegible] God's Word [illegible] the heart [illegible] uninformed millions [illegible]

[illegible] differences between Muhammad and Jesus [illegible]

Jesus	Muhammad
[illegible] Mary [illegible] 4 B.C.	[illegible]
[illegible] father	[illegible] Allah
[illegible]	Married [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] forgiveness	Prayed [illegible]
[illegible]	Waged [illegible]
[illegible]	[illegible] many
[illegible]	[illegible]
[illegible] spiritual kingdom	[illegible] kingdom
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] Alive	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	Muhammad [illegible]
[illegible]	Muhammad [illegible]
	[illegible] Allah [illegible]
[illegible]	Allah [illegible]

[illegible] Christian's simple prayer for salvation: Father God, I confess with my [illegible] and believe in my heart you raised Lord Jesus from the dead. I repent of [illegible] and ask Lord Jesus to come into my heart and be my personal Lord [illegible]. Amen.

[illegible] Christianity
[illegible] God [illegible] God the Father, God the Son and the Holy Spirit [illegible] Islam refers to one god, Allah who [illegible] God!

[illegible] choice. Choose now how you will spend Eternity. Accept Jesus [illegible] Muhammad and for ever be consigned to the Lake of Fire [illegible] to deny Jesus is to die!!

Published by [illegible] Ministries
Box 815581 Dallas Texas 75381 USA

Marfat.com
Marfat.com

Islam .... The false Gospes

Quran states:

1. Birth of Jesus miraculous - Surat Maryam (19:19-21)
2. Jesus was without sin - (20:...)
3. Jesus is the word of God - Surat-al-Nisa (4:117)
4. Jesus ascended and will return Surat al-Imran (3:55)

Bible states:

You cannot have God the father if you deny Jesus His Son" (I John 2:22)

For many years Islam has been regarded as a *"False Gospel"* and Christians have sought to convert Muslims to the only true and living God, by accepting Christianity.

(2) Today, because of a misconception of ecumenism and because of appeasement and ... many Christians follow Islam.

Today there are over 1 billion Muslims. All are unsaved, going straight to hell, all because they seek to reconcile and identify Allah who is no God at all, with Yaweh - Jehovah the only true and living God.

(3) No matter how dressed up Islam is presented, it is still a religion which ... "another gospel that is really no gospel at all - whoever preaches it is eternally condemned" (Gal. 1:6-7). The Christian must present only the true Gospel of Salvation. All men are lost. Man cannot effect his own salvation. When Jesus Christ our Lord came, He bore ... on the cross, shedding His blood as a complete propitious sacrifice for sin. He rose bodily from the dead. All we are required to do is to belive and accept Jesus as our personal Lord and Saviour. Then by our belief we become entitled to Salvation.

(4) The "gospel" of Islam is quite different. Muhammad is considered by his followers to be the culmination and culmination of all prophets. He was entrusted with the power of explaining, and interpreting and living the teachings of the Quran. The end result is that Muhammad joins with Joseph Smith (the Mormons), Charles Russell (Jehovah's Witnesses), Mary Baker Eddy (Christian Scientist), and Ellen G. White (Seventh Day Adventists), who all proclaim that the way to the Godhead is through them.

My Lord Jesus affirms in the 14th chapter of John and the 6th verse "I am the way (not a way), the truth and the life and none comes to the Father except through Me". This statement is a truism.

(5) Where are all of these characters today? Muhammad, Smith, Russell, Eddy, and White??? <u>They are all dead - period dead!</u> Only Jesus conquered death, came back from the dead and historically lived for 40 days on planet Earth <u>to die no more</u> and was then taken up into heaven, promising to return for you, those who believe in him. That return is imminent - it could take place at any time.

(6) Let us examine some more differences between Islam and Christianity. Muslims believe all people are born free of sin, it is only after the age of puberty that they are charged for their mistakes. The Bible teaches that all mankind sinned in Adam and Adam's sin has been imputed to the whole human race (Rom. 5:12-15).

(7) Muslims deny this basic of Christianity. <u>They deny that salvation is by grace through faith alone.</u> Islam lays the foundation for a gospel of righteousness and

Marfat.com
Marfat.com

مصنف کی دیگر تصانیف

1. شرعی دفاع (منظور شدہ GHQ، محکمہ دفاع، ڈیفنس، محکمہ تعلیم پنجاب، سندھ، بلوچستان)
2. خطوط (منظور شدہ محکمہ تعلیم)
3. عورت (حقوق و فرائض قرآن و حدیث میں)
4. الدعاء المستجاب
5. حضرت محمد ﷺ (قرآن و حدیث میں)
6. امام الامم (رابطہ عالم اسلامی کے لئے خصوصی مقالہ)
7. محاکمہ (تورات و انجیل کی حقانیت)
8. یونیورسل اسلامک ورلڈ آرڈر
9. خلفائے ثلاثہؓ اور حضرت علیؓ
10. ابتدائی طبی امداد
11. سیلاب اور کشتی رانی
12. استحکام وطن پنجہ یہود میں
13. 21 ویں صدی کا چیلنج اور لوازم تعلیم و تربیت
14. لمحہ فکریہ (آزادئ نسواں کی آڑ میں سماجی اداروں کی خباثت)
15. خاندانی منصوبہ بندی اور تحریف قرآن (i)
16. خاندانی منصوبہ بندی اور نام نہاد علماء و دانشور (ii)
17. خاندانی منصوبہ بندی کے فتاوی کی حیثیت (iii)
18. خاندانی منصوبہ بندی سچ کیا ہے؟ (iv)
19. سوچ (آپ کے لئے)
20. نماز (جسمانی اور روحانی صحت کی ضامن)
21. اسلام شدید ترین مغالطوں کی زد میں

Marfat.com
Marfat.com

22. انسان (تخلیق اور مقصد تخلیق)

23. [illegible]

24. انسانی اعضاء کی پیوند کاری اور حرام اشیاء سے علاج

25. ایک [illegible]

26. کامیابی و کامرانی کا سربستہ راز

27. خالق نے مخلوق کے لئے دو نظام کیوں بنایا؟

28. [illegible] اور درود شریف [illegible] کیسے پہنچتے ہیں؟

29. [illegible]

30. انوار (تعلیم نبوی)

31. انوار (مراسلات حکیم محمد سعید شہید)

32. خطوط پر نام اور اخبارات و جرائد میں قرآن و حدیث لکھنے کی شرعی حیثیت

33. آخری صلیبی جنگ (حصہ اول)

34. آخری صلیبی جنگ (حصہ دوم)

35. آخری صلیبی جنگ (حصہ سوم)

36 آخری صلیبی جنگ (حصہ چہارم)

37 خطوط (حصہ دوم)

38. روداد سفر حیات

39 ورلڈ آرڈر اور پاکستان

40 **پھسلتے قدم**

تدوین

1. قرآن حکیم کی حقانیت

تراجم

1. وثائق یہودیت **(Protocols)**

2. فری میسنز کی اپنی مذہبی رسوم **(Freemasson's Own Ritual)**

3. روشنی کا سفر (عبداللطیف ایڈوان)

4. حضرت محمد ﷺ سے متعلق انجیل کی پیشین گوئیاں (احمدیت)

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

اقلیت کی پاسداری کا شاہکار

خداوند یسوع مسیح کے مقدس اور پاک نام میں آپ کو آداب سلام۔
آپ کے مہربان خط کے لیے آسمانی خدا باپ کو عزت اور جلال۔ یسوع نام میں ملے! آمین
ادارہ بے حد خدا باپ کا شکر گزار ہے کہ آپ نے ہمیں لکھا اور آج ہی سے آپ کے
نام رہنمائی بیش قیمت کتب کا پارسل بلا قیمت روانہ کیا جا رہا ہے جو کہ بحری ڈاک کے
ذریعہ 3-4 ماہ کے دوران آپ کو مل سکے گا۔ خدا باپ سے یسوع نام میں دعا کیجیے
تاکہ آپ کے نام یہ نادر پارسل کوئی دشمن گم نہ کر دے!
1996 کے لیے Diary اور Calendar بھی آپ کے نام ارسال کی گئی ہے۔
ادارہ کی جانب سے جو کچھ بھی آپ کے لیے روانہ کیا جائے گا وہ بلا قیمت ہوگا اور
خداوند یسوع المسیح کی عزت اور جلال کے لیے ایسا کیا جانا ممکن ہو سکے گا!
فقط آپ سے التماس کی جاتی ہے کہ شر پسند مسلمانوں سے ادارہ کی کتب احتیاط
سے رکھی جا سکیں! کیونکہ ادارہ کی کتب میں اسلام اور مسیحیت کا موازنہ پیش کیا جاتا
اور اسطرح کتب میں بائبل مقدس اور قرآن سے حوالاجات پیش کیے جاتے!
لیکن درخواست ہے کہ جب آپ کتب کا مطالعہ کر سکیں بعد میں ہی تمام کتب
اُن مسلم بھائیوں بہنوں کو دی جا سکیں جو راہِ حق کے حقیقی متلاشی ہیں
اور یاد کیجیے کہ خداوند کے پاک کلام کے مطابق صرف خداوند یسوع مسیح ہی حقیقی
راہ اور حق اور زندگی ہے۔
التماس کی جاتی ہے کہ آپ ہر کتاب کا ذاتی کوشش، محبت اور دلی خوشی مگر فروتنی
سے۔ بغور مطالعہ کریں۔ ہر کتاب کے آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات ادارہ کو
مزید ہی ارسال کرتے رہیں گے! تاکہ آپ کے اور ادارہ کے درمیان باہمی تعاون مزید
بہتر و مضبوط ہو سکے!
ادارہ کے تمام Circular Letter کو بے حد احتیاط سے پڑھیں تاکہ آپ حالات
کی نزاکت کے پیش نظر خطرہ سے بچ کر یسوع المسیح کی بابت حقیقی صداقت
کو جان کر ایمان لا کر ابدی نجات اور ابدی زندگی کے وارث بن سکیں۔
ہر خط میں دلچسپی رکھنے والے مسلم دوستوں کے نام ادارہ کو ارسال کیا کیجیے گا تاکہ
آپ کا نام راز داری میں رکھتے ہوئے، بہتر سے لوگوں کو بھی انجیلِ صداقت کا پیغام
ادارہ کی جانب سے متفرقہ طور پر بھیجا جا سکے۔ آپ کا
شکریہ ادارہ ممنون ہوگا۔ اب آپ کو آداب۔ سلام

5889

11-12-95

Marfat.com
Marfat.com